محامد خاتم النبیین

جس میں آنحضرت صلعم کے محامد و مکارم و فضائل و خصائل بزبان اردو بیان ہیں

مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں طبع ہو کر مشہور ہوا

بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

محامد خاتم النبیین

مطبع منشی نولکشور میں بطبع مزین ہوا

فہرست دیوان محامد خاتم النبیین تصنیف مفتی امیر احمد صاحب امیر

تمت

بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

محامد خاتم النبیین

مطبع منشی نولکشور میں طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ مشتمل بر حمد و نعت و مدح و منقبت و سبب تالیف

کرے حمد رب کی یہ کسکی زبان — نبی کو ہے اقرار عجز بیان
یہان طاقت نطق پاتا نہین — کہ کوزی مین دریا سماتا نہین
اسیطرح نعت رسول کریم — بیان کس سے ہو جز خدائی قدیم
وہ ہین آسمان نبوت کے بدر — خدا ہی کو معلوم ہے اونکی قدر
مناسب ہے اس سے بھی منعطف عنان — کرون مختصر حال اپنا بیان
بجا ہے اسیر احمد اسم فقیر — فقیر در مصطفی ہے اسیر
تخلص اسیر اس لیے ہے مرا — کہ ہون مین فقیر در مصطفیٰ
طبیعت مین اول سے تہا ذوق علم — رہا ابتدا سے مجھے شوق علم
کتب تہی جو درسی پڑہے وہ تمام — پڑہا یا کیا صبح سے تا بشام
مگر شاعرون سے جو صحبت ہوئی — سو نظم مائل طبیعت ہوئی
یہی سالہا شغل میرا رہا — کہ دریای فکرت مین ڈوبا رہا
وہ کیا نظم ہے جو نہ سیکھی کہی — رباعی قصیدہ غزل مثنوی

مضامین کی روزانہ اکثر تلاش — مضامین تازہ کی شب بھر تلاش
مناسب طبیعت تھی شہرت ہوئی — مشقت سے لیکن مشقت ہوئی
یہ آیا مرے دل مین اک دن خیال — کہ کب تک یہ اشغال خسران مآل
پچاس سال عمر عزیزت گذشت — مزاج تو از حال طفلی نگشت
کہی عاشقانہ جو اچھی غزل — نہین ہے کوئی اس مین حسن عمل
وہ کر فکر جس مین کہ عقبی ہو پاک — ترا اختر بخت ہو تابناک
مناسب ہے فکر مضامین نعت — کہ تزئین ایمان ہی تبیین نعت
کرے تا خدا خود صلہ مرحمت — محمدؐ کے صدقے سے ہو مغفرت
مگر اور فکرو نسے فرصت نہ تھی — معیشت سے حاصل فراغت نہ تھی
اوٹھے ہاتھہ میرے جو بہر دعا — ہوا بخت یاور مرا رہنما
مین اوس در پہ پہونچا جو ہی باب فیض — کہلے ہین اوسی در پہ ابواب فیض
وہ **کلب علیخان بہادر** کا در — جو سارے رئیسون مین ہے نامور
اگر آسمان تخت کا پایہ ہے — تو خورشید بھی چتر کا سایہ ہے
خردمند ہے صاحب ہوش ہے — عطا پاش ہے وہ خطا پوش ہے
اگر چشم حق بین تو دل حق گزین — سوا حق کے مد نظر کچھ نہین
ہمیشہ سے یہ گوش ہین حق نیوش — دل پاک مین بحر عرفان کا جوش
زبان آشنائی سخنہاے حق — معین اسکا حق ہے یہ شیدای حق
شریعت کا تابع فدائی رسول — بھری سر مین اوسکے ہوائی رسول
مسافر نواز و رحیم و کریم — شب و روز جاری ہے فیض عمیم
بڑے عزت افزای اہل علوم — کہ ہین ماہ کے ساتھ صد ہا نجوم
یہ ذرہ بھی کچھ ہے خاطر پسند — نظر کردہ آفتاب بلند

یہ اوس در سے حاصل سعادت ہوئی | سوی نعت مائل طبیعت ہوئی
ہوئین نظم غزلین مخمس کہے | رباعی قصیدے مسدس کہے
ہوا ہو کوئی شعر شاید قبول | کہ اوس سے ہو عقبی کی دولت حصول
الٰہی حقیقت مری کچھ نہین | مگر بندۂ خاتم المرسلین
اس امید پر کی ہے نعت رسول | کہ شاید یہ طاعت کرے تو قبول
ترا دوست ہے تجکو پیارا بہت | تجھے بہر بخشش اشارا بہت
الٰہی ہو محشر مین میری نجات | فراغت رہے تا بقیہ حیات
کسی کا نہ محتاج ہون یا خدا | رہے میری حرمت مع اقربا
بڑا سب سے ہے قرضداری کا بار | نہ دنکو نہ شب کو ہے اس سے قرار
تقاضا ہے جس پر مین خاموش ہون | الٰہی بعجلت سبکدوش ہون
کرم سے سبیل ایسی کوئی نکال | کہ یہ مشکل ہو سر سے اوترے وبال
ہزارون ہین سیدان ہمت کے گرد | بہت وادی جود کے رہ نورد
جسے اک ذرا ہو اشارہ وہی | بلاؤن سے مجکو چھڑا دے الٰہی
ہین لاکھون کرور نکا طالب نہین | یہان حرص دنیا کی غالب نہین
عیال اور اطفال کے واسطے | بلا شرط خدمت وظیفہ ملے
کوئی گوشہ عافیت ہو نصیب | وہان بیٹھکر ورد ہو یا حبیب
فقط اسقدر آرزو ہے مری | لکھون مطمئن ہو کے نعت نبی
الٰہی یوہین زندگی ہو تمام | بحق محمد علیہ السلام
ولی نعمت ذرۂ خاکسار | ہو خورشید سے صاحب اقتدار

ستارہ ہو دولت کا اونکی بلند
رہے حشر تک خرم و ارجمند

شروع قصائد

تفکر امتیاز جان و جانان مین کیا حد کا ۔ عروض اب تک نہ آیا ہاتھہ اس بیت معقد کا
نفخت فیہ من روحی کی معنی سی ہوا ثابت ۔ خزانہ ہی محیط اس چشمہ روح مجرد کا
گیا شبہہ سمجہ مین آیہ حبل الورید آیا ۔ رگ گردن مقام خاص ہے محبوب سرمد کا
سمٹنا تھا بہنور کا جو وہی تھا موج کا بڑہنا ۔ کھلین آنکھین تو عالم ایک دیکھا جزر کا مد کا
سوا حیرت کو کیا ہی فکرت کنہ حقیقت مین ۔ یہ وہ گھر ہے کہ جسمین بند دروازہ ہی مقصد کا
کلید فہم دندان طمع کیا تیز کرتی ہے ۔ کبھی ممکن نہین ہی کھولنا اس قفل ابجد کا
نہ بن نادان نکر کچھ فکر آخر کچھ تہ ٹھہری گا ۔ خرد سے ہے گیا بند اوسکی ذات مین عالم ہی گنبد کا
بحافظ ضبط معنی چاہیے مشتاق معنی کو ۔ جدا کرنا ہی بیجا لفظ مین حرف مشدد کا
حباب آسا ہین آنکھین بند تیری ورنہ ظاہر ہے ۔ کہ ہر موجہ ہی اس دریا مین جادہ راہ مقصد کا
مقام عجز مین آ رو سیاہی دور کر دل کی ۔ غضب ہی خانہ کعبہ مین رہنا مار اسود کا
جھکا سر دیکھہ ہی نور تجلی کعبہ دل مین ۔ نشان طوق گریبان مین بھی ہی محراب معبد کا
ادہر نالہ کیا دل نی ادہر مقصود حاصل تھا ۔ دعا سے تا اجابت فاصلہ ہی تیر کی زد کا
نکیون سوی مقدم ہو رجوع دل موخر کی ۔ کہ مرکز ہی ہر اک مسند الیہ اسناد مسند کا
مٹا دو زندگی مین نقش ہستی کو کہ ہو جائے ۔ بہشت جاودان مین سامنا عیش مخلد کا
در مقصود کا پھر تجکو ہاتھہ آنا ہی کیا مشکل ۔ ہوا غواص جیب تو قلزم اسرار سرمد کا
صفای قلب حاصل کر وہ کسب بلا و تقوی سے ۔ کہ عالم پیکر خاکی مین ہو روح مجرد کا
نہ آ ہرگز فریب محفل آرایان نخوت مین ۔ ق ۔ کہ گاو سامری ہی گاو تکیہ انکی مسند کا
بچھا تین فرش کی جا شمر کا یہ پوست کھچوا کر ۔ خیال آئے جو بالش کا تو سر منگوا ابوجہل کا
رکھہ تاج تکبر سر پہ تیرے حق مین سم ہوگا ۔ سر افعی ہے اس مین ہی جو آویزہ زمرد کا
خیال دولت دنیا کبھی گر دل مین آجائے ۔ سمجھ اوسکو کہ ہے یہ وسوسہ ابلیس مرتد کا

اطاعت اہل دل سے منعمونکی ہو نہیں سکتی
زبان چلتی ہے انکی کاٹ کر رستہ خوشا

یہ دولت سے ہے نفرت چاہتے ہیں صاحب ہمت
کہ بہر غسل میت بھی نہو تختہ زبرجد کا

وہ ہیں مقبول حق جو نا قبول اہل عالم ہیں
ملا ہے منزل مقصود سے جادہ خط رد کا

فرشتے انکو ڈالی میں لگا کر نذر دیتے ہیں
جو پھل پہلے اوترتا ہے نہال لطف سرمد کا

فنا و فقر کے مضمون تو باندھے امیر اچھے
سنا کوئی غزل بھی اب کہ دل مشتاق ہے جا

غزل

خدا جانے کب آنا ہو چمن میں اوس سہی قد کا
بجا رکھا ہے کیوں غنچوں نے ڈنکا آمد آمد کا

اوسے دیکھا جو گلشن میں تو ساری سرکشی بھولا
زمین پر پڑ کے سرو باغ سایہ بن گیا قد کا

اوٹھائیں دل پہ چوٹیں جب گیا بے یار دریا پر
حباب موج کو کیونکر نہ سمجھوں میں پھری گدکا

کبھی گھبرا کے دریا پر جو میں فرقت میں جاتا ہوں
زبان موج پر آتا ہے جملہ خیر باشد کا

موئی پر آئی تو معشوق آئی قبر عاشق پر
دکھائی تو دکھائی کچھ اثر تعویذ مرقد کا

دست محبوب بالش کوچہ محبوب مسند ہے
نہ میں خواہاں ہوں بالش کا نہ میں طالب ہوں مسند کا

خیال آبرو رکھتے ہیں نا حق عاشق ابرو
الف ہر چند ہے اس لفظ میں لیکن ہے بے مد کا

مصور نقش جب اوس نازنین کا کھینچنے بیٹھا
کمر کا یہ پتا رکھا کہ خط کھینچا ندارد کا

سپاہی سے یقین ہے پنجہ مژگان شیر ہو
جو شانہ مہر کا پنجہ ہوا اوس زلف مجعد کا

پھنکیتی چھوڑ دے اب غنچہ شفو بیسی کا ہے شوق اوسکو
دوات و خامہ لاؤ طاق پر رکھ دو پھری گدکا

نہیں ہے طفل میرا دل نہ بہلیگا نہ بہلے گا
تماشا چرخ دکھلائے نہ امثال مجدد کا

کہے دنکو جو شب میں کہوں تارے نکل آئے
مناسب چاپلوسی ہے زمانہ ہے خوشامد کا

خیال گردش چشم بتاں میں موت آتی ہے
یقین ہے گنبد آہو ہو گنبد میرے مرقد کا

کمر کا وصف کرنا صاف حال غیب کہنا ہے
دہن کی مدح لکھنا کھولنا ہے قفل ابجد کا

کسی سے وار شمشیر قضا کا رک نہیں سکتا
امیر اس میں سہارا ہے نہ جوشن کا نہ چلقد کا

سنائی مینے جسدم یہ غزل معنی شناسون کو
کہا صد آفرین مضمون ہی جو اس مین وہ آمد کا

فصاحت اسکو کہتے ہین بلاغت اسکو کہتے ہین
مزہ ہر شعر مین ہے انتہا کا ذائقہ حد کا

جو نقطہ ہے وہ خال روی مہ رویان پہ طرہ ہے
عیان ہر سطر سے ہے سلسلہ زلف مسوّد کا

جو شعر وصف عارض ہے کہین گلسی بھی نازک ہے
بلندی سرو کی رکھتا ہی جو مضمون ہے قد کا

مگر توصیف رخسار و خط و گیسو ہی کیا حاصل
وظیفہ تھا جو ان بیتون مین یہ تا وصف احمد کا

ہوئی غیرت مجھے پھیری عنان اسپ طبیعت کی
ارادہ بندہ کیا وصف جناب خاص سرمد کا

لگا کرنے مین قرآن کی تلاوت پھاڑ کر پوتھی
ہوا مسجد مین داخل چھوڑ کر میخانہ موبد کا

کہو عشاق احمد سے کہ آئین اسکی سننے کو
قصیدہ اک نیا پڑہتا ہون مین نعت محمد کا

مطلع

الف آدم مین ہے حمد و دا احمد مین ہی لی مد کا
سبب یہ ہے کہ وان سایہ تھا یان سایہ نہ تھا قد کا

بلاؤن سو بچے جو نام لے دل سے محمد کا
اثر میم مشدد مین ہے ذو القرنین کی سد کا

جو آنکھین ہین تو نام پاک سے پیدا ہی یکتائی
کہ آغوش احد مین جلوہ گہ ہی میم احمد کا

رہی خاطر جو دنیا ہی بلایا حق نے پاس اپنے
روان ہمراہ قاصد کے کیا ہدیہ خوشامد کا

مگر حاجی انہین کا سنگ در اسکو سمجھتے ہین
لیا کرتے ہین کعبے مین جو بوسہ سنگ اسود کا

شروع دفتر امکان ہین بسم اللہ کے بدلے
قلم نے نام لکھا لوح پر پہلے محمد کا

فلک پر ہون نکیونکر دیدہ شمس و قمر روشن
لگایا کرتے ہین آنکھون مین سرمہ خاک مرقد کا

فلک طاؤس کی صورت جو اب تک رقص کرتا ہے
کبھی دیکھا تھا جلوہ ابر گیسوی محمد کا

جدا رکھا مجھے اوس روضہ پر نور سے اب تک
برا ہو طالع بد کا برا ہو طالع بد کا

جو اپنے دوست کا ہو دوست سبکو دوست ہوتا ہے
خدا کا کیون نہ عاشق ہون عاشق ہی محمد کا

بہت ہی ناز حسّان عجم کو تیزی طبع پر
مگر دیکھا نہین جوہر مرے تیغ مہند کا

الٰہی ہو گذر تعلیم گاہ بزم مولا مین
جھکے ایسا کہ شکل دال بنجائے الف قد کا

کبھی اوس سے نہین کی ہینی بھی توصیف حضرت ہین — شہیدی کو کہ موجد ہے اس آئین مجد کا
یہان سے لکہ کے پھر دو چار مطلع مدح کرتا ہون — شگفتہ تا دوبارہ دل ہو مشتاقان احمد کا

مطلع

ظہور آخر ہے اول انبیا سے نور احمد کا — بجا ہے گر لقب ہو اول و آخر محمد کا
عبادت سے نہین خالی تماشا اوسکی مسند کا — کہ ہر بوٹا ہے ٹھپا جلد قرآن مجلد کا
نگینہ نامور کیا خاک ہو چرخ زبرجد کا — سنے جب تک اوسمین بیل بوٹا اوسکی مسند کا
الٰہی آئے وہ جھونکا ہوائے شوق بیحد کا — اوڑا لیجائے دکھلا دے مجھے روضہ محمد کا
مجسم کرکے نور اپنا خدا نے عرش سے بھیجا — ادا ہو شکر کیا بندون سے اوسکے لطف بیحد کا
بلا وسے آمان خلقت نے نام پاک سے پائی — ہے اب ہنا نہ ہنا ایک والقرنین کی سد کا
سنائین کیسی گوش سامعین کو غیب کی باتین — کبھی لب وا تو دروازہ کھلا اسرار سرمد کا
خبر دیتے رہے مرسل سب اپنی اپنی امت کو — زمانے مین نتھا کب شور اونکی آمد آمد کا
چلے جس زمین پر اوسکو کعبے سے بزرگی دی — شرف ہر سنگ کو ہے نقش پا سے سنگ اسود کا
دوئی کیسی کہان ثانی کہ یہ دونون ہین لاثانی — خدا کا دوسرا کوئی نہ سایہ آپ کے قد کا
وہی سایہ وہی قد تھا کہ تھی ظل خدا حضرت — جدا کرنا بہت دشوار تھا حرف مشدد کا
تھکا جب ڈھونڈھکر سمجھا غلط فہمی سے وہم اپنا — کہ ہے رخت سیاہ کعبہ سایہ آپ کے قد کا
کیا یہ بانی پانی گیسوئے مشکین کی خجلت نے — سما کر خاک مین پوشیدہ سایہ ہو گیا قد کا
گمان ہوتا ہے جنت سے وہی اوترا عبا ہوکر — اوٹھا رکھا تھا جو اللہ نے سایہ محمد کا
نبی سب مجمع اعجاز کب تھے مثل حضرت کے — بڑا تھا اونکو تو ایک ایک پارہ اس مجلد کا
وہی تو چرخ اخضر ہے جو روز خلقت عالم — گرا تھا تاج نورانی سے آویزہ زمرد کا
سکونت کی جگہ درکار تو محلو نکو تھی اونکے — یہی باعث ہوا بنیاد نہ طاق زبرجد کا
حوادث سے ہون امن کیونکر جو ساکن ہین تو چھپکر — کہ بسم اللہ کا گنبد ہے گنبد اونکے مرقد کا

عش آجائے جو موسیٰ اس تجلی زار کو دیکھیں — چراغ طور ہے رخشان کلس روضے کے گنبد کا
ہوا یہ عندلیب سدرہ کی منقار رکھتی ہے — کہ یون گلگیر بنکر گل ہین اونکی شمع مرقد کا
وہ مستغنی مجاور ہین کہ جنکے سامنے سلطان — ادب سے دم بخود ہین منہ نہین پڑتا خوشامد کا
برادر دونو جبرئیل علیؑ ہین نوری و خاکی — ادہر بھی ہے اودہر بھی سلسلہ ثابت محمدؐ کا
ہوے ہین جمع امکان و قدم ذات مقدس مین — محمدؐ مین یہی مطلب تو ہے میم مشدد کا
عجب اوس خسرو دین کو خدا نے دی ہے بیداری — کہ مخمل خواب ہے واقف نہین ہے اوسکی مسند کا
دو عالم سے کے دوشالے کو ملی ہرگز نہ زیبایش — لگایا حاشیہ جب تک نہ اوسمین اوسکی مسند کا
حکومت دین کی پاکر جو بانٹی بیل ہات آیا — کلیم اللہ کو چھوٹا سا بوٹا اوسکی مسند کا
خدا کے نور کے ہمراہ نور مصطفےٰ دیکھا — مزہ موسیٰؑ سے پوچھا چاہیے تکرار بیحد کا
بحر طوفان سے کشتی آکے ٹھہری کوہ جودی پر — کہا جب نوحؑ نے یارب بچا صدقہ محمدؐ کا
خلیل اللہ پر کیسی گلستان ہوگئی آتش — ہوا مشکلکشا موجہ تبسم باغ احمدؐ کا
بٹھایا تخت شاہی پر مہ کنعان کو زندان سے — وہان دلدار تھا آزاد کرنا کیا مقید کا
رہائی پائی قید بطن ماہی سے جو یونسؑ نے — اشارہ یہ بھی تھا اک نون ابروے محمدؐ کا
کبھی ایوبؑ کے شافی کبھی یعقوبؑ کے حامی — بھرا دریا عنایت سے نہ دامن کسکی مقصد کا
بنا آیات قرآن کی ہے اونکی ذات سے محکم — قیام اونکے سبب کعبے کے ارکان مشید کا
اصول خمسہ اسلام جو مشہور ہین پانچون — مخمس آپ کے دیوان ارشاد موکد کا
فروع دین جو ششگانہ ہین شاہد ہے اہل ایمان — مسدس آپ کے فکر مضامین مجدد کا
قمر کو کسطرح کرتی نہ وہ انگشت دو ٹکڑے — انہین دو نقطہ زیرین کا طالب نقطہ تھا ید کا
مشکک معجزہ شق القمر مین کچھ شک لائے — کرے دو آرہ تشدید سر کاف مشدد کا
شجر مانند انسان بڑھ کے استقبال کو آئے — ہوا جب جنبش مژگان سے ایمان اوس سہی قد کا
دل انسان کو کیا اوسکا گوارا ہو غم فرقت — کرے نالہ جگر جب چاک ہو چوب مسند کا

بجا سبز و سیہ ہی جامۂ فیروزہ و نیلم
ہوا یاقوت احمر گوہر دندان محمدؐ کا

شکم پر سنگ اسود اور فاقے سے شکم خالی
ہوا ثابت کہ کعبہ بھی مقلد ہے محمدؐ کا

شب معراج کیا اوس مقتدا نے مرتبہ پایا
خدا مشتاق شہرہ قدسیون مین آمد آمد کا

دکھایا صاف خرق والتیام ماہ کا عالم
جدا ہو کر ملا کیا نور حق سے نور احمدؐ کا

رکابو نسی ملین آنکھین جھکایا سر کو قد سیو نسے
ملا جبریل کو رستے مین کیا موقع خوشامد کا

کیے آٹھون فلک طی دم مین پہونچے عرش اعلی پر
قدم آگے بڑھا اوس واقف اسرار سرمد کا

دکھائی قوت بازو کمانِ قرب یون کھینچی
کہ عالم دونون گوشون مین ہوا حرف مشدد کا

کہا جو کچھ کہ کہنا تھا سنا جو کچھ کہ سننا تھا
وہی قائل وہی سامع سمان آواز گنبد کا

لگایا غوطہ اوس بحر حقیقت مین شناور نے
گریبان جزر کا جس مین نہ دامن تھا کہین مد کا

گئے حضرت پھرے حضرت مٹی گرمی نہ بستر کی
قدم تھا ایک ہی گویا در آمد کا بر آمد کا

خدا سے جو ملا معراج مین نقد عطا اونکو
دیا امت کو عقدہ کھول کر زلف معقد کا

محبت ہو مرے دل مین بھی اوس محبوب داور کی
اویس نیک خو جس طرح عاشق تھا محمدؐ کا

خدایا تو ہی منصف مین احد سمجھا جو احمدؐ کو
کہ دیوانہ جو مجرم ہو نہین ہی مستحق حد کا

نہ دولت کی تمنا ہو نہ حشمت کی ہوس مجکو
الٰہی عشق احمدؐ کا الٰہی عشق احمدؐ کا

زیارت کو چلون یارب پڑے یہ غل مدینے مین
غلام آیا محمدؐ کا غلام آیا محمدؐ کا

کلاہ فخر پھینکون چرخ پر جامے سے باہر ہون
نظر آ جائے مجھے جلوہ جو اوس روضے کے گنبد کا

بناؤن فرش پا انداز ہر گام اپنی آنکھونکو
سر مشتاق ہو اور آستانہ ہو محمدؐ کا

جبین سائی کرون ایسی اوس صیقل سے ظاہر ہو
چھپا ہے زنگ مین جوہر جو شمشیر مہند کا

ملے کیا لطف جب پہچان و صفہ پر نور پر داخل
ریاض خلد مین ہو سامنا عیش مخلد کا

کبھی تو ون شوق کامل سے در و دیوار کو بوسے
لگاؤن سرمہ آنکھون مین کبھی اوس خاک مرقد کا

سلیقہ گو نہین دربار کا لیکن توقع ہے
مجاور رحم کھا کر ڈھب بتا دینگے خوشامد کا

عجب کیا اشک کی صورت گرین موتی اگر قد مونپر　　نکلکر پتلیان دونون کہ شوق بوسہ ہر جد کا

کرون مس پوشش مرقد کو جب آنکھون کو پردو تشنے　　ضیائی دیدۂ دل کو بڑہائی نور مرقد کا

نسیم لطف کا جھونکا الٰہی کوئی چلجاتے　　شگفتہ مثل گل ہوجای غنچہ دل کی مقصد کا

دعا مانگون عقیدت سے مجاور سب کہین آمین　　الٰہ العالمین صدقہ ضریح پاک احمد کا

سلامت رکھہ مری کلب علیخان بہادر کو　　محمد نام جو ہمنام ہے تیرے محمد کا

زیادہ ملک ہو اوسکا بڑہا اقبال و دولت کو
جہان مین اوس سے روشن نام ہو اوسکی اب و جد کا

قصیدہ در منقبت

کیونکر نکرون ملک معانی کو مین تسخیر　　خامہ سے مرا دست ید اللہ کی شمشیر

آتے جو تعلی پہ مری ہمت عالی　　دشوار نہین قلعۂ افلاک کی تسخیر

جو معنی روشن ہے وہ ہے غیرت خورشید　　سودا نہین مجکو جو کرون مہر کو تسخیر

سرکش مرے نرمی سے کبھی بڑہ نہین سکتے　　لہر آب کے شعلے کے لیے بنتی ہے زنجیر

انصاف کی چھوٹی دم انشا نہ رعایت　　پروانے کرون مین قلم شمع سے تحریر

دل صاف زبان صاف سخن صاف ہے میرا　　موتی کی لڑی ہے کہ مسلسل مری تقریر

طا ہر او تر آتی ہین ٹہر جاتے ہین نہرین　　داؤد صفت ہے وہ مری لحن مین تاثیر

عکس آئینہ مین میرے اشارے سے ہے گویا　　لب میرے جو ہلتے ہین تو بول اٹھتی ہے تصویر

جا سکتے ہین کب اوڑ کے کہین مرغ مضامین　　وابستۂ فتراک ہین سب صورت نخچیر

شعر اپنے بیاض دل غلمان پہ جو لکھون　　وے مردمک حور سیاہی سے پئے تحریر

ہو صاحب معنی تو معانی مرے سمجھے　　ہو صاحب توقیر تو جانے مری توقیر

خضر رہِ باطن ہے مری غفلت ظاہر　　یوسف کی زیارت ہے مری خواب کی تعبیر

جو بات مرے منہ سے نکلجائے وہی ہو　　گویا ہون زبانِ قلم کاتب تقدیر

قل نکلے زبان سے جو مرے ہو تم عیسی
وان جی اٹھے مردہ تو یہان بول اٹھی تصویر

ٹھہری نہ قدم ایک کا میدان سخن مین
چلجا سے اگر میری زبان صورت شمشیر

ہون مین وہ سخنور کہ لکھا نام جو میرا
سجدے کو سر لوح جھکا خامۂ تقدیر

سن سن کے مجھے گرم طبیعت ہوئے شاعر
ذرون نے جو پائی ہے تو خورشید سے تنویر

دیتے ہین مزا قدر شناسان سخن کو
یہ لفظ یہ معنی ہین جو مثل شکر و شیر

کہتا ہون وہ سنتا ہون جو استاد ازل سے
ہون صورت طوطی پس آئینۂ تقدیر

وہ خسرو اقلیم سخن ہون کہ جہان مین
مشہور ہے مرا حکم سکے مانند جہانگیر

تھے قبضہ خسرو مین معانی کے جو کشور
سب مینے سکیے تیغ زبان کھینچ کے تسخیر

جب مصحفی و میر سے پے تہنیت آئے
تھوڑی سی زمین دی انھین اس ملک سے جاگیر

بیچارہ ہوس کیا ہی کہے گا جو قصیدہ
ایسے تو بہت ہین مری گلشن مین عصافیر

البتہ مقابل ہین مرے عرفی و فیضی
پر فرق ہے اتنا مین جوان طبع ہون وہ پیر

لطف سخن تازہ کہان اونکے سخن مین
کہنہ ہون دوائین تو بدل جاتی ہی تاثیر

ہر نقطے مین یان مردمک آسا ہے زبان
سمجھے نہین ہے جنکی نظر مین جو ہی تحقیر

سو طرح کا بخشا ہے مجھے علم خدا نے
قرآن مرا دل ہے تو سینہ مرا تفسیر

روکین جو علائق نہ رکے میری طبیعت
پڑتی ہے بھلا پای نگہ مین کوئی زنجیر

میدان سخن جیت سلیے مینے ہزارون
بازو سے قوی جھولتی ہے عرش پہ شمشیر

یہ عز و شرف اوسکی غلامی سے ہی حاصل
جو صاحب قنبر ہے و لا جسکی ہے اکسیر

پیدا جو ہوا بعد وہ آدم سے عجب کیا
تقدیم کی مانع نہین کچھ لفظ کی تاخیر

مولود براہیم ہین وہ صاحب خانہ
حق ہے کہ ہوا کعبہ اوسی کے لیے تعمیر

جان بخش خلائق تھا اگر نطق مسیحا
جان بخش مسیحا ہین وہ حضرت کی تقریر

محروم نہ انسان تہ زیارت سے تھے قمر
تھے آپ نہ چھپتے پہ تو ہر عکس تھی تصویر

لائی جو تصور رخ پر نور کا دل مین — خامہ کف مانی مین ہو شمع شب تصویر
پیوستہ وہ ابرو نہین بالائی رخ صاف — مومن سے ہی مومن سحر عید بغلگیر
ابرو ہی حرم چاہ ذقن چشمۂ زمزم — رخ صورت قرآن خط شبرنگ ہی تفسیر
وحشی جو کرے دلمین خیال گل عارض — بلبل کا ترانہ ہو اوسے نالۂ زنجیر
اک لمعۂ رخسارۂ پر نور تھا وہ بھی — موسی کو جو آئی تھی نظر طور پہ تنویر
منقوش نہین کس مین شبیہ رخ مولا — پردے ہین مری آنکھ کے اوراق تصاویر
آئے وہ رخ پاک نظر خواب مین جسکو — رضوان اوسے دے داخلۂ خلد کی تعبیر
افلاک جو اوراق ہون اشجار قلم ہون — ممکن نہین شمہ بھی ہو اوصاف کا تحریر
کرتا ہون رقم اور بھی کچھ مطلع رنگین — امید ہے پاؤن چمن خلد مین جاگیر

مطلع
چھوٹا جو کبھی دست مبارک سے کوئی تیر — نسرین فلک اوج فلک پر ہوئی نخچیر
کس روز وہ ظالم کو نہین دیتی ہین تعزیر — ہین تیغ کے جوہر قدم تیغ مین زنجیر
کافی ہے فقط خلق نہین حاجت شمشیر — اقلیم دل خلق اشارے مین ہے تسخیر
کیونکر نہون جبریل امین تابع فرمان — اوستاد کی خدمت پہ ہی شاگرد کی توقیر

ق
ہو لطف جو حضرت کا نہ انسانکا معالج — اخلاط مین تفریق عناصر مین ہو تغییر
پانی کی طرح آگ پگھل کر ابھی بہجاے — گرمی یہ بڑھے آب مین ہو آگ کی تاثیر

ق
بخشے نہ اگر رنگ اثر حکم معلے — باطل ہو نباتات و جمادات کی تاثیر
گل ہون کبھی تحریک ہوا سے نہ شگفتہ — دے رنگ جواہر کو نہ خورشید کی تنویر
اشیاے جہان سے جو کرین دفع ضرر — زخمون کے لیے مشک مین مرہم کی ہو تاثیر
حکم آپکا جبر و رسے ہو مجتنب شرع — ہے زخم لگے بھی چور کو اندیشۂ تعزیر

ق
ہین عہد مین حضرت کے جو اسلام سے باہر — حاصل نہین کچھ اونکو بجز خجلت و تشویر
عزا و ہبل حکم خدا سے ہون جو گویا — اصنام پرستون کی کرین آپ جو تکفیر

عاشق کا دل آزار نہیں غمزۂ معشوق
اسد رجہ ہی آوارۂ انصاف جہانگیر

دیوانۂ الفت کا ذرا دل جو کرا ہے
قل گیسوِ محبوب کرے صورت زنجیر

خونریزی انسان تو کہاں خوف ہے ایسا
سیماب کو کشتہ نکریں صاحب اکسیر

مظلوم سے ہے نرم بہا تنگ دل ظالم
پنجہ سے شر رسنگ سے شیشہ ہے بغلگیر

اُوڑا ورسکے جو خس دیدۂ مردم میں پڑے ہیں
اس جرم پہ گلیوں میں ہوا ہوتی ہے تشہیر

کیا فیض ہے خاطر کبھی دشمن کی نہ توڑی
جب کچھ نہوا بخشش دیے شبر و شبیر

کفار ہوں کیا آپ کی شمشیر سے جانبر
ہیں طعمۂ شہباز اجل مثل عصافیر

پروا نہیں اعدا ہیں اگر منکر جرات
سٹتے ہیں مٹاتے ہے کوئی جوہر شمشیر

مولا کا جو دشمن ہے کہیں سگ سے ہے بدتر
کب بلعم باعور ہے ہم طالع قطمیر

پرواز عدو بہر عدو مرگ عدو ہے
جس طرح پر مور حق مور میں شمشیر

ہو سیر مرقع کی جو منظور عدو کو
طوفان کی طرح غرق کرے قلزم تصویر

جینے کی تمنا جو کرے مردۂ دشمن
قم اوسکو مسیحا کا ہے قصاب کی تکبیر

کام آئی مخالف کی سپر خاک دم جنگ
کاٹے پر جبریل کو جب آپ کی شمشیر

وہ آینۂ تیغ مصفا ہے کہ جس میں
کفار کو آتی ہے نظر موت کی تصویر

مومن کے لیے ہے یہ کلید در جنت
کفار کو جادہ ہے جہنم کا یہ شمشیر

پڑ جاسے اگر بحر میں اس تیغ کا پرتو
پیدا ہوا بھی آگ میں تیزاب کی تاثیر

کھنچ جای یہ جب ایک کو دو دو کو کرے چار
دو بیا ہے جو اس تیغ کو سکہیے عدو توقیر

پانی میں جو ماہی ہے ہر اک حلق بریدہ
شاید کبھی دریا میں پڑا پرتو شمشیر

تیزی سے طبیعت میں ٹھہرتا نہیں مضمون
کیونکر ہو صفت اسپ سبک خیز کی تحریر

پرواز کرے کاغذ بادی کی طرح سنگ
نقاش اگر کھینچے اس اسپ کی تصویر

کیا ٹھہرے کوئی سامنے اوسکے سر میدان
چلنے میں یہ ہے تیز چمکنے میں ہی شمشیر

وہ تیر کہ مشرق سے جو مغرب کو رواں ہو
پہنچے صفت گردنہ خورشید کی تنویر

تیری کا تصور دل مجرم میں جو گذرے
ٹھہرانے سے قاضی کو نہ ٹھہرے کبھی تقصیر

تنویر جبین روشنی چہرۂ ایمان
گردن کی بلندی صفت نعرۂ تکبیر

تعریف کرے کیا یہ امیر آپ کی شاہا
توصیف سے ہے دریا صفت کوزہ ہے تقریر

یا شیر خدا دست خدا بازوئے احمد
میں بھی ہوں تمہارا سگ در صورت قطمیر

ہو روز قیامت نظر چشم عنایت
کوثر کا ملے جام جناں میں مجھے جاگیر

قصیدہ در نعت

ای خضر بھول گئی تھی مجھے راہ تگ و تاز
وقت پر آ گئی تم عمر تمہاری ہو دراز

آئی ہر گام جو درپیش رہ ناہموار
یہ بھی تھا ایک مانی کا نشیب و فراز

آبلے آ کے پڑے پاؤں پہ ہر ایک قدم
سوزن خار مغیلاں کو رہے پا انداز

رحم اللہ کو آیا کہ تمہیں بھیج دیا
شکر کیونکر ہو ادا ہے وہ بڑا بندہ نواز

اب جو حضرت کا طریقہ ہے وہی راہ مری
مقتدی کیوں نہ ہوں جب آپسا ہو پیش نماز

رہنمائی سے تمہاری سر منزل پہونچوں
سہل ہو جائے یہ راہ سفر دور و دراز

مہرباں خضر ہوئے مجھ سے کہا کون ہے تو
کس طرف کا ہے ارادہ ہے کدھر روئے نیاز

عرض کی میں نے مسافر ہوں تیار کا ہے عزم
کشور ہند سے ہوں عازم اقلیم حجاز

حضرت خضر بغلگیر ہوئے سنکے یہ بات
کر دیا ذرے کو خورشید کیا وہ اعزاز

خندہ زیر لبی کر کے ہوئے گرم سخن
قصد اپنا بھی وہیں کا ہے مگر بعد نماز

تو رواں پیشتر اس شت سے ہو چار قدم
راہ سیدھی ہے ملک ساتھ خدا بندہ نواز

اب نہ رہزن کی ہے دہشت نہ کسی غول کا ڈر
نہ کسی جا کسی رستے میں نشیب و فراز

عرض کی میں نے جو فرمان ہو ٹھہر جاؤں کہیں
گو مکاں کوئی سفر میں نہیں جز قصر نماز

آپ کے ساتھ چلوں تا نہ ہے کچھ کھٹکا
خضر بولے کہ نہیں یہ نہیں فرمان خدا
تو نکر خوف کہ تائید خدا ہے تری ساتھ
حسب فرمان خضر نبی بڑھایا جو قدم
دور سی روضۂ اقدس پہ پڑا دیدۂ شوق
حبذا روضہ کہ ہے مرکز پرکار فلک
نقش وہ نقش کہ خود جسپہ ہے نقاش کو فخر
در و دیوار سے اوس گھر میں برستا ہے نور
باب وہ باب کہ کہتے ہیں جسے باب قبول
خوشنما حلقۂ در مردمک چشم پری
روزنوں سے ابھی آنکھوں کو بدل لیں آہو
اسقدر شوق لب بام کا رکھتے ہیں طیور
چادریں نور کی روضے میں بچھاتے ہیں فرشتے
دل محمود لیے قبر سے آتا ہے یہاں
جسطرح گرد سر شمع پھریں پروانے
خلد میں حور کا نظارہ اوسیکو ہے حلال
آکے اس روضے کی دیوار پہ چسپاں ہوگا
جانب قبلہ ہو جسطرح رخ قبلہ نما
آئے روضے میں زیارت کو جسے ہو منظور
قلب ہو جاتی ہیں اس روضے میں ہر شی شئی
لحظہ لحظہ ہی کرامت سے ہے ظاہر

خار دامن پہ صبا دا ہو کوئی سہنت انداز
کام ہیں اور بھی مجکو نہیں کہنے کی وہ راز
دم میں پہونچے گا اگر شوق سے ہے بال پرواز
آئی اک جنبش مژگان میں نظر خاک حجاز
حبذا روضہ کہ ہے برج نجوم اعجاز
حبذا روضہ کہ ہے عرش یہاں پا انداز
صنع وہ صنع کہ خود جسپہ ہے صناع کو ناز
ہو روا شرع میں جسکو جو پڑھے بیچ کی نماز
پردہ وہ پردہ کھلے جس سے سر پردۂ راز
یا کوئی خاتم انگشت عروسان طراز
پر یہ ڈر ہے نہ کہیں مشک کی بو ہو غماز
سایۂ مرغ کی ہے مرغ سے اونچی پرواز
چرخ نے سیم و زر شمس و قمر کر کے گداز
پھر جاروب کشی سلسلۂ زلف ایاز
کرتے ہیں اوسکی حوالی میں ملایک پرواز
ملگیا اس در اقدس سے جسے حکم جواز
تھی یہ امید سکندر جو ہوا آئینہ ساز
کعبۃ اللہ کا ہی اس در کی طرف روی نیاز
کہ در آئینہ سے ہے روی بد و نیک پہ باز
جسطرح بوتہ زرگر میں طلا پاکے گداز
صبح تا شام ہوا کرتی ہیں لاکھوں اعجاز

کیا مقام ادب و ضبط نفس ہے کہ جہاں
توڑیے سنگ سے چینی تو نہ نکلے آواز

ہر مجاور کو عجب تبہ خدا سے نے بخشا
خسرو مشرق کو بھی جسکی غلامی کا ہے ناز

وصف وحدت تو لکھا اب کہوں معراج کا حال
ہے مثل رات تو کوتاہ ہے افسانہ دراز

ذکر معراج نے بخشا یہ طبیعت کو عروج
مرغ مضمون کے ہے بال و پر ہی پیش پرواز

آئے جبریل امین لائے سبکسیر براق
طے ہوئی چشم زدن میں وہ رہ دور و دراز

سر سے آنکھوں سے جو رکھا در دولت پہ قدم
کبر کے سامنے یون عجز ہوا شکستہ طراز

مدد ای لطف کہ معلوم نہیں رسم ادب
عفو ای ناز کہ معلوم نہیں طرز نیاز

بزم سب غالیہ سا پر کہیں خوشبو نہ مشام
کب زمین عطر کی رکھتی ہے نشیب اور فراز

دایرہ وہ کہ جسے دایرہ کہنا ہے خطا
نہ حد و سمت نہ انجام نہ اوس میں آغاز

کچھ عجب بزم کہ تھی بزم کی اطلاق سے دور
عود بی مجمرہ و نغمہ بے پردۂ ساز

ہم بغل شانہ سے زلف رسا سے لیکن
نہ کوئی زلف مسلسل نہ کہیں دست دراز

ہو گئی بو ذائقہ و شامہ حاصل سر دست
بوی بی مادۂ عطر و ہی شیشہ گداز

وہ سوالات و جوابات کہ جنہیں وحدت
ایک ہو جیسے کہ آواز سے ملکر آواز

کیون نہ خرسند ہو مرغ نظر و دیدۂ دل
ہوا اوسے شاخ نشیمن جو کلہ گوشۂ ناز

کیا گلستان نزاکت تھی وہ محفل کہ جہاں
گوش گل کو بھی گران طائر بو کی آواز

نئی طاعت تھی نئی شکل کی وہ طاعت گاہ
ایک محراب و حرم ایک مصلی و نماز

کشف اسرار حقیقت سے بڑھی اور امید
عقدہ کھل جائے تو ہو رشتہ کوتاہ دراز

آپ کیا آپ کی امت بھی ہوئی اوس میں شریک
واہ کیا دست کرم سے در رحمت ہوے باز

سارے عالم میں پھرے آئے گئے کتنی دور
تنگی گرمی بستر اسے کہیے اعجاز

کر یقین دیکھ ذرا شک کو ندے دل میں جگہ
عقل رکھتا ہے تو واقفی پہ نہ ہو دست انداز

اور آیا ہے مزہ دہیان میں مطلع دلچسپ
جسکے دو تخت ہیں دو مصرع دروازۂ راز

مطلع

ہمسر عشق حقیقی نہین گو عشق مجاز — خوب تمثیل ہے پر قصۂ محمود و ایاز

پاس حضرت سے یہ خاطر ہے گنہگارونکی — حکم ہے حشر تلک باب اجابت رہے باز

اول عالم ایجاد ہے یون خلقت پاک — سورۂ حمد سے قرآن کا ہے جیسے آغاز

رای عالی کی اصابت کا جو انمین ہے اثر — ہین ستون کعبۂ اسلام کو ارکان نماز

بزم ایجاد مین کیا مثل ہو کوئی اوسکا — روی پرنور ہو جب آئینۂ عکس گداز

کون ہے اوسکے سوا واقف اسرار خفی — کون ہے اوسکے سوا محرم خلوتگہ راز

حکم محکم نے یہ اشیا کی بدل دی تاثیر — میل سرمے کی ہوئی شہپر مرغ آواز

ق

کعبۂ رخسار و وابروی خمیدہ قوسین — مثل عمر خضر و نوح دو گیسوی دراز

واقف حکم شریعت ہون جو لا یعقل بھی — بلبلین پھر نہ کبھی باغ مین ہون نغمہ طراز

زخمہ چھیڑی بھی اگر نشتر مژگان کی طرح — صورت تار نگہ تار مدین کچھ آواز

نبض مین چلنے کی دیتے ہین جو مطرب تشخیص — ساز کہتے ہین طبیعت ہی ہماری ناساز

حکم اوسکا ہو تو مثل نگہ چشم ابھی — آئے پھر منہ کیطرف منہ سے نکلکر آواز

ذکر مین اوسکے ہے قرآن کی قرأت کا ثواب — سجدہ ہے اوسکے در پاک کا کعبے مین نماز

فیض وہ ابر کہ سرسبز جہان کشت امل — بذل وہ بحر کہ ہے غرق جہان کشتی آز

کلک قدرت نے جو لکھا ورق حصر ثنا — جسجگہ جا ہے انجام لکھا وان آغاز

ہو بھلا اوس تن پرنور کا سایہ کیونکر — جسکا ثانی ہو عدم جیسے خدا کا انباز

خلد مین پیرہن حور ہون محتاج عبیر — تحفہ لیجائین ملایک نہ اگر خاک حجاز

دل عشاق سے اوس نقش قدم کو آگو — حک ہے نقطے کی طرح نقش حسینان طراز

دست بدعت کی درازی سے ہے ایسی نفرت — حکم ہے خواب مین فتنہ نکرے پاؤن دراز

ذات یکتا کو کیا جب سے ضیا بخش وجود — آفرینندۂ ہفتاد و دو ملت کو ہے ناز

راستی تنگی عالم سے نہ احباب کی جا ہے
جنتری مین جو کھنچین تار تو ہووین دراز

جو ریاکار ہین ظاہر مین فقط تابع شرع
پردہ پوشی حقیقت ہی اونھین رنگ مجاز

در اغیار پہ ساجد ہین جبا و سر کی سوا
پشت بر قبلہ پڑھا کرتی ہین کچھ فہم نماز

یا نبی آپ کی جانے سے سو خلد برین
کیا یہان ہر ہمہ و در ہمہ ہی در فتنہ ہی باز

خندۂ گل ہین سبھی ہی گریۂ شبنم کی روش
کسقدر گلشن عالم کے ہوا ہی ناساز

دیکھیو حکم کہ کوتاہ کرے تیغ غضب
مثل گیسوی بتان دست ستم ہو جو دراز

نہ رہے گردش ایام کی یہ نیرنگی
نہ رہے شعبدہ بازی فلک شعبدہ باز

پھر وہی خوف عدالت سی ہو صحرا پر خوف
گرگ کو دوستی میش ہو سرمایۂ ناز

مرگ چھالا ہو غزالونکو تن شیر کا پوست
آشیانہ ہو کبوتر کے لیے چنگل باز

اور دو مطلع دلچسپ سناؤن ایسا
مثل مفتاح کشایندۂ قفل در راز

مطلع

ہو اگر عہد ہمایون مین وہ فتنہ سوا
کار مقراض کرے سایۂ گیسوی دراز

خضر کی طرح یہ طاعت کو ملے عمر دراز
کہ قضا ہو نہین سکتی ہی مصلی کی نماز

دفع ظلمت ہے یہان تک کہ ہی محمود کو خوف
کہین جاتی نہ رہی ظلمت گیسوی ایاز

ایک اک معجزہ اور ونکو خدا نے بخشا
وہ دیے اور دیے اوسکو ہزارون اعجاز

جتنے لشکر مین تھے سب ایک طبق سی ہوئے سیر
دعوت تنگ ہوئی دست مبارک سی دراز

کافرون نے جو نبوت کی گواہی چاہی
سنگریزون نے سر دست سنائی آواز

تیغ انگشت مبارک سی ہوا ماہ دو نیم
کسپہ اظہار نہین شق قمر کا اعجاز

طفل دو مردہ جو تھے زندہ ہوے اوٹھ بیٹھے
قم ہوئی جب دہن تنگ سی نکلی آواز

چاہ بی آب مین فوراً ہوی چشمے جاری
جبذا معجزہ آب دہن شاہ حجاز

ہیزم خشک ہوئی دم مین درخت سرسبز
کسنی دیکھا نہ تماشا سے بھار اعجاز

کس فرشتی سنے نہ تعلیم سے حصہ پایا
کس پیمبر کے نہ حامی ہوی سلطان حجاز

نام حضرت کا لیا مشکل یعقوب کٹی
ہجر فرزند تھا ہر چند بہت صبر گداز

یاد مولا مین نہ معلوم ہوا صدمۂ درد
گو کہ تھی مدت بیماری ایوب دراز

چاہ و زندان مین وہ یوسف کے کبھی تھے ہمدم
بطن ماہی مین وہ یونس کے کبھی تھے دمساز

غرق ہونے سے بچی کشتی طوفانی نوح
جب ہوا کوہ وقار آپ کا لنگر انداز

کسکی آواز تھی وہ طور پہ بالای شجر
لن ترانی کی جو موسیٰ نے سنی تھی آواز

خاک سے چرخ چہارم پہ جو عیسی پہونچے
فیض حضرت سے ملا اونکو یہ اوج تک و تاز

سجدہ آدم کو نہ کسطرح فرشتے کرتے
صلب مین اون کے تھا نور شہ کونین نواز

یا نبی آپ کی تعریف کہان ممکن ہے
سحر آجای سبو مین یہ ہی کس مین اعجاز

عرض کرتا ہی یہ اب عطف عنان کر کے امیر
مین تو اک ذرہ ہون خورشید ہو تم ذرہ نواز

بخت برگشتہ عدو خلق زمانہ بیرحم
آفتین لاکھ ہین مین ایک فلک فتنہ طراز

سوزش غم سے دیئے ہین یہ مجھے داغ پہ داغ
شمع کی طرح ہوا ہون ہمہ تن سوز و گداز

گرم افغان وہ مرا دل ہی کہ جس باغ مین ہے
نہ لب برگ نہ غنچے کا دہن ہے بے آواز

پاتی پانی ہے مری موی مژہ کے آگے
موج دریا کی طرح زلف عروسان طراز

داغ سودا جو سویدا کی طرح ہے دل مین
مردم دیدۂ محمود ہے یا خال ایاز

ایک مین کیا کہ زمانی مین سوا غم کے ہی کیا
جو ہے جور و ستم چرخ سے ہی شکوہ طراز

ٹپکتے ہین روز ولادت کی طرح نزع مین اشک
الم انجام زمانے کا الم ہے آغاز

پر طول ہے مری بخت کو کوتاہی ہین
جس طرح دست خدا رزق رسانی مین دراز

آپ چاہین تو یہ سب عقدۂ دشوار ہون حل
سر سے ٹل جاے بلای فلک شعبدہ باز

ایک مدت سے ہوس ہی کہ زیارت ہو نصیب
سرمۂ دیدۂ مشتاق کرون خاک حجاز

اب ذرا درد جدائی کی نہین تاب مجھے
آتش شوق مرے سینے مین ہی صبر گداز

بیٹھتا ہون سر رہ روز اس امید پہ مین کہ کوئی قافلہ جاتا ہوا گر سوی حجاز

مین بھی ہمراہ چلون اونکی بصد شوق آخر سر سے آنکھون سے کرون قطع رہ عجز و نیاز

روضۂ پاک مین پہونچون تو یہ حاصل ہو شرف میرے طالع کی قسم کھائین ہمین واقف راز

سرمہ وہ خاک قدم کا مری آنکھون مین لگو صاف مانند نگہ ہوتی ہی جس سے آواز

آپکے فیض سے پیدا ہو یہ بیتابی دل جلوہ گر شاہد معنی ہون کھلین پردۂ راز

موقع طول نہین قفل خموشی ہی ادب ختم اس بات پہ ہی بس سخن ای بندہ نواز

گرم جس روز کہ ہو معرکہ روز جزا کیجیو اپنی شفاعت سے مجھے بھی ممتاز

کیا عجب ہی یہ قصیدہ جو پہونچ جاوے وہان
شوق مین آکے کرے مثل کبوتر پرواز

قصیدہ

نشاط دہر سے ہو کسطرح نہ دل مایوس کہ چار دن کی یہ مہمان ہی مثل شمع عروس

کسیکی سر پہ جو پھرتا ہی چتر بیاہ کے روز مین جانتا ہون یہ ہی رقص مستی طاؤس

قیام کی کسے امید ہے رہے تیرہے یہ ہمراہ ہوا مین ہی شمع بی فانوس

زوال نعمت الوان کی ہی یہی ہے خبر عبث عبث نہین ملتی ہی کس کف افسوس

اولٹ کر دیدۂ اعمی سے ہے ساغر جمشید پلٹ سکے جام گدا تی ہے تاج کیکاوس

ٹرہی جوش تو گھٹی اور مثل شعلہ شمع اس انجمن مین ہے کیا جز ترقی معکوس

نہین ہے تنگی بزم جہان سے جائی ادب کہ جسم شمع سے چسپان ہو جامۂ فانوس

ہوا ہو دامن صحرای مدعا یہ خشک زمین پہ گر کے نہین ہوتی آبرو محسوس

حکیم دہر ہی لیکن ہی بی تمیز حکیم نہین غبی کو صحیح و مریض تک محسوس

اگر حباب کو درکار ہو علاج ورم کرے طلا تن ماہی پہ گل سکے مغز فلوس

مقام اوسکا ہی کاجل کی کوٹھری تجویز کوئی مریض کرے گر شکایت کابوس

دوای ثقل سماعت نہی بتاتا ہے — کہ گوشوارہ پی گوش چاہیے ناقوس

دوای تپ کوئی چاہے تو یہ بھرے دم سرد — دکھای نبض جو کوئی ملے کف افسوس

غذا مریض جو پوچھے کہے کہ غم کھاؤ — یہ وہ غذا ہے نہین جسکو حاجت کیموس

شناخت ایسی کہے زرد چوب کو چکھکر — مقام شک نہین اصلی یہی ہے اصل السوس

نمانے مسئلہ طب مین چوک کر جاہل — سکھے ہزار فلاطون ہزار بطلیموس

نئی زبان ہے نئے ہین لغت نئے معنی — سوای کج نہ کہی راست مطلب قاموس

حکیم کیا ہے بلا ہے غضب ہے آفت ہے — بدن مین ایک پرانا لباس دقیانوس

کسیکی قبر کا گنبد کہ گنبد دستار — نہ جھکے جو فکر مین سر ہو ترقی معکوس

کہان سخن کوئی شیرین بجز ترشروئی — مقدمون کو کھٹائی مین ڈالتا ہے عبوس

قضا ہے ہاتھ سے اسکی کھلی ہوئی ہے یہ بات — کہ حضرت ملک الموت کا ہے یہ جاسوس

دراز دست ستم ہے غرض زمانے کا — ہزارون چاک کیے اسنے پردہ ناموس

پہونچے قافلہ راہی ہے ہزارون سے کوئی — سکھے یہ بانگ جرس سے کہ جلد ہو جاسوس

کسی کو تخت عروسی ہے تختہ تابوت — کہین ہے عقد کی شب بیوہ کوئی تازہ عروس

ہوے ہین دین سے بیگانے ایسے دنیا کے — جہاد راہ خدا جانتے ہین قتل نفوس

پنہائی طفل کو زنجیر و طوق منت کے — اسی بہانے سے بیجرم کو کرے محبوس

۱۲ شریف خوار و زبون دور ہے کمینون کا — کہ شمس ذرہ ہے چمکے ہین مثل شمس شموس

گمان ہے زاغ کو مین بھی ہون بلبل شیراز — زغن کو زعم کہ مین ہون جواب طوطی طوس

بھو جنگے کہتے ہین ہم بھی ہین بادشاہ حبش — بنا ہے شاہ جہان تاج رکھکے سر پہ خروس

رہا نہ داغ او سے گرم کرکے آہن تیغ — طلب کرے کوئی زخمی اگر سر طاؤس

دہان گور کا لقمہ ہوا تن لقمان — اجل کے دام سے نکلا نہ پھنس کے جالینوس

ہمیشہ خاص خدا پایمال ظلم رہے — عیان ہے قصہ اصحاب کہف و دقیانوس

لکھا ہے زکریا پہ از رہ بیداد — الم سے برگ شجر تک ہوئے کف افسوس
وہ بے گناہ چلی تیغ ظلم یحیی پر — کہ زیست سے ہوئے الیاس خضر تک مایوس
خلیل کو کفرہ نے جو آگ میں پھینکا — اسی الم سے ہے کعبے کا ماتمی ملبوس
علی الخصوص شہیدوں کا بادشاہ حسین — کہ تخت عرش ہے جسکے لیے مقام جلوس
چراغ کعبہ دین شہسوار دوش رسول — امام سبحہ خاصان ایزد قدوس
اوسی کے بزم کا ہے آفتاب ایک چراغ — اوسی کے باغ کا ہے آسمان اک طاؤس
کتاب میں جو لگا تیں وہ کحل خاک قدم — عجب نہیں جو ہوں معنی کلام میں محسوس
جو ماں ہوئی کی سحر عید ہٹ لڑکپن میں — خدا نے بھیج دیا خود بہشت سے ملبوس
پسر رسول نے قربان کیا نواسے پر — اس افتخار سے واقف نہیں ہیں روم کہ روس
ہمیشہ خواب میں کی آکے مہد جنبانی — یہ جبرئیل تھے سبط رسول سے مانوس
وہ بادشاہ جو تھا فخر انبیاے سلف — وہ بادشاہ کہ جسکے تھے اولیا پابوس
ہوئے یہ جور و ستم اوس پہ دست امت سے — کہ جسکو سنکے تحیر میں ہیں یہود و مجوس
جہاں میں سچ ہے کسی چیز کو ثبات نہیں — کہ لا بقا ہو جو اقبال کو کریں معکوس
نبی کے بعد زمانے نے کی عجب گردش — کہ ملک شام میں ٹھہرا یزید راس نحوس
یہ فکر قتل نبی زادہ تھی کہ یثرب تک — لگے ہوئے تھے برابر ہزارہا جاسوس
سو چلے مدینے سے وارد ہوئے جو غربت میں — مع عزیز مع اقربا مع ناموس
یہ کربلا میں ہوا جمع شام کا لشکر — فلک پہ کانپ گیا ڈر کے کوکب منحوس
دبا لیا یہ سپاہی نے چار جانب سے — ہوئی زمین کے ستون کو علت کابوس
سروں پہ خود کہ قندیل باب بتخانہ — زرہ بدن پہ لعینوں کے خرقۂ سالوس
عیاں ہوئی شب عاشور کی سحر تو کیا — در خیام پہ کرسی بچھا کے شہ نے جلوس
رفیق چند جو تھے ساتھ اور چند عزیز — ہوئے سلام کو حاضر وہ سب ہوئے پابوس

عطا کیا علم فوج اپنے بھائی کو   وہ کون حضرت عباس جنسے تھی مانوس
ادہر یہ حامی دین اوس طرف وہ بانی کفر   یہان اذان ہوئی بجنے لگا ادہر ناقوس
سحر سے فتنہ کیا فوج شام نے برپا   گئی سپہر برین تک صدای طبل کوس
ادہر بھی شوق مین آمادہ جہاد ہوئے   بدل بدل کے شہیدان راہ حق ملبوس
اگرچہ جن و ملک انبیا ہوئے حاضر   کہ ہم شریک ہین وقت وغا نہو مایوس
مگر قبول نکی آپ نے کسیکی مدد   کہ تکیہ گاہ تھی تائید ایزد قدوس
قلیل فوج جو بیکس چڑہی لڑائی پہ   نشان جرأت اہل ستم ہوئے منکوس
ہزارون قتل کیے ایک ایک نے لڑکر   کفن ہوئے تن اعدا پہ جامۂ سالوس
سوار خاک پہ گھوڑے گرے سوارون پہ   ہوا معاملۂ جنگ اشقیا معکوس
مگر چہ لاکھ کہان اور کہان بہتر تن   دلون مین شوق شہادت قضا سے جی مانوس
کھلا ہے کیا در افسوس فتح کے سیر   نہوئی پاسکے جیا اوسن وزبھیڑ مین پابوس
خیال سبط نبی بھی کیا نہ امت نے   سمجھ کہان کہ ستارہ تھی بخت کے منحوس
غضب کیا کہ پھرے ایسے حسن پاک سے ہاتھ   کہ سنکے ملتے ہین جن و ملک کف افسوس
کمال ضعف سے زخمی کا جھک گیا سر   کہ تکیہ گاہ ہوا زین اسپ کا قربوس
گرے زمین پہ حضرت کہ روح خاک پہ عرش   بدن پہ زخم کی کثرت لہو مین تر ملبوس
پرون سے لاشۂ اقدس پہ سایہ افگن تھے   ہما و بلبل و کبک و کبوتر و طاؤس
پھر اوسکے بعد گئے خیمۂ امام غریب   اخس ناس نہ سمجھے رسول کا ناموس
تمام گھر کو سپاہ عدو نے لوٹ لیا   چھٹے نہ پیرہن تو نہ جامۂ مدروس
کسی نے بیوۂ قاسم پہ بھی نہ رحم کیا   ردا کو لیکے کیا اوسکو شمع بے فانوس
و دولہن کا زیور و زر لوٹ کریہ کہتے تھے   کہ آج ہاتھ لگا ہے ہمین یہ گنج عروس
خدا بہشت کرے جنکے واسطے پیدا   غضب ہے خانۂ زندان مین وہ ہی محبوس

جو بانٹین اپنے محبون کو میوۂ جنت
اونہین کو حیف ملی آب گرم و نان سبوس

غرض کہ خاک اوڑائی زمین نی ماتم مین
فلک ہوا ہمہ تن داغ صورت طاؤس

جو اہل دین ہین کوئی اونکی قدر گھٹتی ہی
ورق او لٹنے سے ہوتا نہین ہی خط معکوس

امیر خالق عالم سے اب یہ مانگ دعا
کہ بھر شاہ نجف شاہ کربلا شہ طوس

رواج دین محمد ہوا اہل دین ہین شاد
رہائی پائین جو زندان غم مین ہین محبوس

قصیدہ در نعت

لائی ہی کیا چمن مین ہر اک شاخسار پھول
دکھلا رہی ہین باغ جنان کی بہار پھول

کتنی ہین سرخ و سبز تو کتنی سپید و زرد
ہر رنگ مین ہین صنعت پروردگار پھول

انجم سی ہین چمک مین سوا کچھ عجب نہین
پھینکین سپہر پر کلۂ افتخار پھول

پائی جو اذن ان پہ کرے زرگر فلک
سیم و طلای شمس و قمر کی نثار پھول

آراستہ چمن مین ہی کیا لشکر بہار
کتنے پیادہ آئے ہین کتنی سوار پھول

بخشی خدا نی جوشش صفا سی وہ زرق برق
ایک ایک ملک حسن مین ہی تاجدار پھول

سیمین تنان چرخ جو چاہین معاوضہ
بدلین کبھی نہ بیر ہین زر نگار پھول

وہ نشۂ سرور کہ جمشید وقت ہین
شبنم کو جانتے ہین مئی خوشگوار پھول

توڑے سے زر کو کم نہین ہر گلبن چمن
اوس مین درم ہزار تو اس مین ہزار پھول

نیرنگ حسن و عشق سی خالی نہین ہی باغ
مجنون ہی بید لیلی محمل سوار پھول

صیاد کی طرح جو بنا ہی رگ گل کا جال
کھیلین گے عندلیب کا شاید شکار پھول

قدرت خدا کی ہون ہمہ تن گوش اسپہون
ناواقف صدای فغان ہزار پھول

چھوڑین شکوفی آپ ہی بلبل کے سامنے
پھر آپ ہی ہنسی سے ہون بے اختیار پھول

عالم کو کر لیا ہے احاطہ بہار نی
پھیلے ہین کاشمیر سے تا سبزوار پھول

کثرت ہے اسقدر کہ سنجی باغبان ہوا — دیتا ہے مفت اہل تماشا کو ہار پھول

ہر گھر مین ہر مکان مین صحرا مین کوہ مین — لے جاتی ہے اوڑا کے نسیم بہار پھول

گلیون مین کوچہ کوچے مین پھولام کا ہے شور — اسدرجہ بچھ گئے ہین سر رہگذار پھول

بلبل ہو مردہ کنج قفس مین کہ دام مین — بجز باغ ہون نہ اور کہین زینہار پھول

مس کے خریدنے کو جو مالک کوئی گئے — لے آئین مول مردم خدمتگار پھول

آیا ہے خوب ہاتھ بہاتہ بہار کا — بے خوف پی رہا ہے ہر اک بادہ خوار پھول

گلشن ہر ایک خانۂ قصاب بن گیا — ہر شاخ گاو میش مین پھولی ہزار پھول

پہونچے جو باغ مین نظر آئی عجیب سیر — یعنی ہین ہر طرف ہمہ تن انتظار پھول

جتنے درخت ہین وہ جھکائے ہوئے ہین صف — باندھے ہوئے کھڑے ہین روش پر قطار پھول

پوچھی جو علت وجہ تو کہنے لگی نسیم — اوسکا ہے انتظار ہین جسپہ نثار پھول

وہ لالہ رو کہ جسسے زمانے کی ہے بہار — جسکے عرق سے ایسے ہوئے عطر بار پھول

دیکھا نہین ہے بسکہ کبھی دن سے روے پاک — بلبل کی طرح باغ مین ہین بیقرار پھول

نزدیک ہے کہ درد جدائی سے ہو کے تنگ — پھاڑین قبا لباس کرین تار تار پھول

آئے نظر جو چہرۂ مولا تو عید ہو — پھولون سے صحن باغ مین ہمکنار پھول

آیا ہے اور مطلع رنگین خیال مین — جس پر ہزار جان سے قربان ہزار پھول

مطلع ثانی

اوس آفتاب رخ سے اگر ہون دوچار پھول — حربا ہون رنگ بدلین ابھی بار بار پھول

دامن مین اپنے لیے ہوئے ہے نثار شاہ — شبنم سے سیکڑون گہر آبدار پھول

صیقلگر چمن ہے جو اوسکی ہوائی لطف — پھر بلبلون سے ملین نرکھین غبار پھول

اللہ رے لطافت تن جسسے مانگ کر — پہنے ہوے ہین پیرہن مستعار پھول

پہونچے جو کان تک خبر منع میکشی — شبنم کی مے بھی پھر نہ کرین زہر مار پھول

چھائی جو رعب تو یہ ہون مثل خار خشک | بنجائین نشتر رگ ابر بہار پھول
دستار پر اگر وہ گل گفش طرہ ہو | خورشید آسمان پہ کرین افتخار پھول
دولت سے ملے یہ اوسکی بدولت کہ باغ مین | رکھتے ہین تن مین پیرہن زرنگار پھول
اللہ نے دیا ہے یہ اوسکو جمال پاک | سنبل فدا ہے زلف پہ رخ پر نثار پھول
اللہ کیا دہن ہے کہ باتین ہین معجزہ | ہوتی ہین ایک غنچہ سے پیدا ہزار پھول
یکتا ہین اوسکی خلعت خوبی کی جا قب | طرہ ہین بلکہ ہشت چمن پر یہ چار پھول
وہ چہرہ وہ دہن کہ فدا جن پہ کیجیے | ستر ہزار غنچے ہین ستّر ہزار پھول
فردوس مین گیا شب معراج جب گذر | لایا لگا کے رضوانؑ الی ہین ہار پھول
یارون کے اوسکی بو سے معطر کیے مشام | رخصت کے وقت پائی تھی جو عطر بار پھول
امت کا بوجہ پشت پر اپنی اوٹھا لیا | طاقت کی بات تھی کہ ہوا کو سہار پھول
یہ فیض تھا اوسیکا کہ حق خلیل مین | اخگر ہوئے تمام دم اضطرار پھول
ادنا یہ معجزہ تھا کہ اک چوب خشک مین | پتے لگے ہزار پہل آئے ہزار پھول
اللہ رے رعب کچھ نہ ابو جہل کی چلی | کافر کے ہاتہ پاون سے گئے سنگ وار پھول
ہے دشمنون کو حق مین چمن زار خار زار | کھٹکین نہ کیون نگاہ مین مانند خار پھول
رنگ بہار اونکو جلاتے ہین رنگ نار | تاثیر مین ہون اخگر دنبالہ دار پھول
بھاگین چمن سے صورت ابلیس بدنصیب | مثل شہاب چھوٹ کر پھینکین انار پھول
پائی ہین خون مین ڈوب کے دشمن لباس سرخ | زخمون کو بانٹتی ہے دم شمشیر یار پھول
یا شاہ دین ہین تیری عنایت سے فیض یاب | جتنے ہین اس وقت چمن روزگار پھول
امت پہ وقف باغ شفاعت ہے آپ کا | مجکو بھی اس چمن سے عنایت ہون چار پھول
وقت دعا ہے ہاتہ دعا کو اوٹھا امیر | جبتک کھلین چمن مین سر شاخسار پھول
غنچے کی طرح آپ کے دشمن گرفتہ دل | خندان ہون دوست جیسے کہ روز بہار پھول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیف الف

مژدہ ای امت کہ ختم المرسلین پیدا ہوا
انتخاب صنع عالم آفرین پیدا ہوا

نور جسکا قبل خلقت تھا ہوا اوسکا ظہور
رحمت آئی رحمۃ للعالمین پیدا ہوا

کان رحمت سی ہوا یاقوت رمّانکا ظہور
قلزم توحید سے دُرِّ ثمین پیدا ہوا

اب خدا کا حکم لائینگی علانیہ ملک
مہبط قرآن و جبریل امین پیدا ہوا

اب زمین و آسمان مین ہوگی رونق دینکی
باعث ایجاد افلاک و زمین پیدا ہوا

اب گنہگاران امت کی ہوتی مشکل نجات
دافع عصیان شفیع المذنبین پیدا ہوا

اب کہان آفاق مین تاریکی کفر و ضلال
نور حق خورشید رب العالمین پیدا ہوا

پیشوای انبیا و مقتدای اولیا
رہنمای اولین و آخرین پیدا ہوا

یاور ایوبؑ و یونسؑ ہمدم یعقوبؑ و نوحؑ
دستگیر عیسیؑ گردون نشین پیدا ہوا

رائج حکم شریعت دافع آئین کفر
قبلۂ ایمان رئیس المسلمین پیدا ہوا

مصقل آئینۂ دلہای ارباب صفا
نور بخش چشم ارباب یقین پیدا ہوا

جوہر تیغ شجاعت لشکر اعدا شکن
مرد میدان صاحب فتح مبین پیدا ہوا

خسرو تیغ آزما و اشجع میدان رزم
لشکر آرا صاحب تاج و نگین پیدا ہوا

چاہیے تعظیم کو اوٹھیں جو ہین محفل نشین
نائب خاص خدائی ما و طین پیدا ہوا

ہالہ آسا کیون ہمارا دل نہ قربان ہو امیر
ہے جو محبوب خدا وہ مہ جبین پیدا ہوا

کیا محمدؐ نے شرف حق کی بدولت پایا
شافع حشر ہوئے تاج شفاعت پایا

میہمان جب شب معراج ہوئے دعوت مین
چشمہ کوثر کا ملا روضہ جنت پایا

جسکے سائے کے تلے ہونگے نبی ہین سب جتنے
لطف حق سے وہ علم روز قیامت پایا

اور کا ذکر تو اس عالم ایجاد مین کیا
انبیا نے بھی شرف آپکی بدولت پایا

داغ سینے مین جو حضرت کی محبت کا پڑا
ہم یہ سمجھے کہ چراغ شب تربت پایا

خواب مین گیسوئے حضرت نظر آیا جس رات
سر پہ ہنگام سحر سایہ رحمت پایا

عمر بھر دھیان جو اونکے لب شیرین کا رہا
نزع کے وقت بھی منہ و ہی شربت پایا

ق

روضہ پاک کی بدلی گئی پوشش جس سال
حصہ سب زائرون نے حسب لیاقت پایا

کوئی ٹکڑا جو ہمین ہاتھ لگا سمجھے ہم
بخت یاور ہوے سرکار سے خلعت پایا

حسن یوسف دم عیسی ید بیضای کلیم
جو ملا جسکو اسی گھر کی بدولت پایا

نعت مولا مین کہے شعر تو نے امیر
واہ کیا صل علے حسن طبیعت پایا

بالائے آسمان کہ سر لا مکان نتھا
احمد کے حسن پاک کا جلوہ کہان نتھا

پڑتی دل عدو پہ کیونکر سنان رشک
اس نوک کا حجاز مین کوئی جوان نتھا

معراج کے سفر مین ملایک تھے راستہ چپ
افسوس مین غبار بھی کاروان نتھا

تھا لامکان وہ طور تھا حضرت کلیم
انسان کیا ملک کا بھی کوسون نشان نتھا

ڈر تھا نہ روز حشر کا دل کو کچھ
کچھ اور اضطراب دم امتحان تھا

جلدی تھی کیا کہ خوان شفاعت تھا میری ہاں
گھر کا غلام تھا میں کوئی میہمان نہ تھا

فارغ ہر ایک غم سے رہے ساکن حجاز
کیا اس نے میں کا تختہ تہ آسمان نہ تھا

اچھا ہوا کہ الفت حضرت میں جان دی
ان داموں ای امیر یہ سوداگران نہ تھا

مومن کو عشق سرور عالی صفات کا
طوفان حشر میں ہے سفینہ نجات کا

جز مصطفی کہ آئینہ ذات حق تھے آپ
بندہ کہاں ہے کوئی خدا کی صفات کا

ہوتا جو ابر فیض حضرت کا آبیار
کھلتا کسی طرح نہ چمن کائنات کا

حضرت کی ذات ہے سبب رونق جہان
دولہا کے دم سے لطف ہے ساری برات کا

آوازہ دین حق کا کیا کسقدر بلند
سر بت شکن نے توڑ کے لات و منات کا

حضرت کو لطف خاص نے کی اونکی رہبری
چشمہ ملا جو خضر کو آب حیات کا

شیرین ہی محبت حضرت ہے کسقدر
شیشہ ہے اس شراب کا کوزہ نبات کا

شمہ جو مدحت شہ امی لقب کرے
ایسی زبان قلم کی نہ یہ منہ دوات کا

میخانہ ولای سرخ و زلف شاہ میں
وہ مست ہوں کہ ہوش ہے دن کا نہ رات کا

کی لامکاں میں حق نے تو حضرت سے گفتگو
جب تک نہ ہم زباں ہو مزہ کیا ہے بات کا

پیاسے ہوئے جو قتل شہ کربلا امیر
خجلت سے آب آب ہے دریا فرات کا

حکمراں جو ہے وہ ہے تابع فرمان اونکا
کون آزاد نہیں بندۂ احسان اونکا

سیر ہے نعمت کونین سے مہمان اونکا
یارب آباد رہے خانۂ احسان اونکا

لے چکے بخشش امت کا خدا سے اقرار
عرصۂ حشر ہے مارا ہوا میدان اونکا

سرنگوں پیش گریبان ہے یہ چوگان فلک
گوی سبقت ہے عجب گوی گریبان اونکا

فخر سمجھیں جو لگے ہاتھ عصا برداری
مرتبہ جانتے ہیں ہیں یہ عمران اونکا

کس طرح گرکے کنوین مین نکل آتی یوسف
ہاتھہ آتا نہ اگر گوشۂ دامان اونکا

کبھی اک حرف کا ہوگا نہ فصیحونسے جواب
طرفہ اعجاز نمایان ہے یہ قرآن اونکا

خلد مین مجرم الفت بھی پہنچ جائین گے
تھام کر سلسلۂ گیسوی پیچان اونکا

حورین خدمت کو کنیزین ہین تو غلمان غلام
کوثر اونکا ہی بہشت اونکا ہی رضوان اونکا

کس کی طاقت ہی کہ مدحت مین زبان کھول سکے
جب خدا آپ ہو قرآن مین ثناخوان اونکا

بادشاہونکو کیا تفقر مین مغلوب امیر
وجہ یہ ہے کہ خدا خود تھا نگہبان اونکا

ساجد وہ ہین اللہ ثناخوان ہی ہمارا
ابروی نبی قبلۂ ایمان ہی ہمارا

وہ مور ہین ہرچند کہ ہین مور سے کمتر
سرتاج سلیمان کا سلیمان ہی ہمارا

ذرے ہین مگر ذرۂ خورشید نبوت
کیا کوکب اقبال درخشان ہی ہمارا

بلبل وہ ہین رکھتے ہین شرف روضۂ قدس کا
جنت جسے کہتے ہین گلستان ہی ہمارا

دیوانے ہین اوس گل کے جو ہی مالک جنت
فردوس کا در چاک گریبان ہی ہمارا

پروانے ہین اوس شمع کے جو نور خدا ہے
جشن شب معراج شبستان ہی ہمارا

حضرت کی شفاعت سے گنہون کا نہین خوف
جو کام ہی دشوار وہ آسان ہی ہمارا

معدوم کریگی نظر لطف کی کزلک
اک حرف غلط نامۂ عصیان ہی ہمارا

بخشا ہی امیر آپ کے اوصاف نے رتبہ
مقبول زمانے مین جو دیوان ہی ہمارا

آستان شہ لولاک پہ ہی سر اپنا
واہ کیا اوج پہ ہی نجم مقدر اپنا

قسمت اپنی ہی رسا بخت ہی یاور اپنا
فخر ہے سارے رسولون کا پیمبر اپنا

خوف عصیان ہی کسی دہشت محشر کیا ہی
ہی جو محبوب خدا شافع محشر اپنا

ہین وہ تصویر کہ ہی الفت حضرت روشن
تیغ وہ ہین کہ ولا شہ کی ہی جوہر اپنا

سامنے چشم تصور کے ہے وہ چہرہ صاف
آئینہ ہمکو دکھاتی نہ سکندر اپنا

میکدہ عشق میں الفت حضرت ہے بہشت
یہی شیشہ ہے یہی خم یہی ساغر اپنا

عاشقوں کو جو کیے نام قلم سے مرقوم
نام صد شکر کہ لکھا سر دفتر اپنا

نام حضرت کا لیا فتح ہوئی جنگ عدو
یہی جوشن ہے وغا میں یہی مغفر اپنا

دولت الفت حضرت ہے ہماری دولت
گنج زر ہے یہی مانند ابوذر اپنا

ٹھہرا ہی موت کہ حضرت نے بلایا ہے ہمیں
پہونچیں یثرب میں تو وعدہ ہو پورا اپنا ق

شوق یثرب ہے بیاں تک کہیں لگتا نہیں جی
ملک بیگانہ نظر آتا ہے کشور اپنا

دہن مار سے کم روزن دیوار نہیں
کاٹے کھاتا ہے شب و روز مجھے گھر اپنا

پیاس کا غم سے یثرب میں اوٹھایا ہے بہت
خیمہ جنت میں گڑیگا لب کوثر اپنا

داغ دل میں ہے جو حضرت کی ولا کا روشن
ہے یہی ماہ یہی مہر منور اپنا

یہ بھی حضرت کی محبت کا تصرف ہے امیر
غرق دریا ہوئے دامن نہ ہوا تر اپنا

بیاں کیا ہو شہنشاہ عرب کی شان و شوکت کا
فلک جسکی در دولت پہ نقارہ ہے نوبت کا

اسی پہ دوڑتی ہیں حسرت گرد جسکی نکلجاتی
کہ میری خاک سے بنتا حظیرہ تیری تربت کا

دکھاتا ہے تماشا لخت دل کیا یاد عارض میں
شرر سے گرتے گرتے پھول بنجاتا ہے جنت کا

سمٹتی ہے جو بجلی جلوہ گاہ طور میں اتنا
کبھی پرتو وہاں کیا پڑ گیا تھا تیری طلعت کا

نہ رکھ محروم زخم عشق سے اس نیم بسمل کو
ادھر بھی اک نظر صدقہ شہیدان محبت کا

مشبک کیوں یہ کرتی ہیں ترا انجام کیا ہوگا
ادھر ہے جوش عصیاں کا ادھر ہے جوش رحمت کا

تری تیغ ادا پر اس ادا سے جان دیتا ہے
تمنا منہ دیکھنے لگتی ہے مشتاق شہادت کا

کہے گی حشر میں یہ زلف مسلسل آپ کی بڑھ کر
کہ میں ہوں سلسلہ عفو سیہ کاران امت کا

کوئی جائیگا جنت کو کوئی جائیگا دوزخ کو
مدینے کی طرف دوڑیگا کشتہ تیری حسرت کا

تیرے جلوے کی حسرت رہگئی مشتاق کو تیری
نقاب اوٹھی تو پردہ پڑگیا آنکھوں پہ حیرت کا

امیر نے نوا کیا غم اگر تیرا نہیں کوئی
بھروسا بیکسی میں ہے تجھے اوسکی حمایت کا

خلف وہ ہے کریم جو نام روشن جد امجد کا
الف احمد کا میم احمد کا دال آدم میں احمد کا

کھنچا ایسا پری نقشہ سراپائے محمد کا
کہ نقاش ازل نے آپ سایہ رکھلیا قد کا

تبسم کیجیے بخشش آپ کے دانتوں کی تجلی سے
یہی ہے دزد تعزیر جرم شوق بیحد کا

ہوا یہ محو حسن پاک اے محبوب یزدانی
کہ تجھ پر مٹ گیا روز ازل سایہ ترے قد کا

اوتر کر عرش سے لیتے ہیں بوسے راتدن قدسی
دبایا سنگ در نے تیرے پلہ سنگ اسود کا

پھریں جب پتلیاں آنکھوں کی شیدائے زیارت کے
کہ پھر جائے نظر میں گرد پھرنا تیرے مرقد کا

نہیں ہے یہ حسن یوسفی کی دھوم عالم میں
کہ سایہ چھپ کے اوس پیچ وہی میں آیا تھا محمد کا

شب معراج حوروں نے بچھائیں اسقدر آنکھیں
کہ سبزہ نرگستان ہوگیا چرخ زبرجد کا

جوانان چمن باہر ہوے جاتے ہیں جامے سے
اوڑایا بوئے گل نے رنگ شاید تیری آمد کا

الٰہی لیچلے شوق زیارت جب مدینے کو
خضر ہو جائے بڑھکر ولولہ عشق محمد کا

مدینے میں نہ کیونکر لہلہائے سبزۂ جنت
خضر چھڑکاؤ کرتے پھرتے ہیں آب زمرد کا

ہجوم خلق اتنا ہے سبب ہوں میں نمازوں کا
قیامت نے بھی کچھ پروا نہ اوڑایا ہے ترے قد کا

سیہ کاران امت کو سروں پہ ہو گیا سایہ
گیا محشر میں سودائی جو گیسوئے محمد کا

امیر اوس روضہ میں پہنچوں تو استغنا ہو دنیا سے
جو یہ مقصد روا ہو قصد ہے پھر ترک مقصد کا

میں طفلی سے ہوں عاشق ابروئے خمدار احمد کا
کمان حسن کا ناوک الف ہے میر ابجد کا

تمنا ہے کہ اک اک بال کی سو سو بلائیں لے
دل صد چاک شانہ بن کے گیسوئے محمد کا

ترے روضے میں جو بیچ سے نیچا جھاڑ لٹکا ہے
فلک اوس جھاڑ میں ہے ایک آویزہ زمرد کا

مدینے مین الٰہی زیر تیغ ناز دم نکلے
شہید جلوہ گاہ حسن کر صدقہ محمد کا

نگاہ چشم ہر بسمل اشارون مین سکھاتی ہے
طواف آنکھون سے کرتا مر تو دم تک تیرے مرقد کا

در فردوس پر محشر مین رضوان یون پکاریگا
بڑھے جس جس کو دلمین داغ ہو عشق محمد کا

قدم نے کیا ہی تیز آئی سواری جانب امکان
نہ پہونچا ساتھ آخر رہگیا سایہ ہین قد کا

کوئی دم تیری تیغ ناز کی نیچے ٹھہر جانا
شہید شوق کو سامان ہے عیش مخلد کا

سپہ کا مان امت اور سب کرپان اوٹھا لینگے
الٰہی سلسلہ چھوٹے نہ گیسوی محمد کا

خراج اوس سنگ در کا شان محبوبی سے ہم سمجھے
کبھی کیا مین نے بوسہ لے لیا تھا سنگ اسود کا

اوٹھا دو آنکھ سے پردہ دوئی کا حسن یکتائی
جدھر دیکھون نظر آئے مجھے جلوہ محمد کا

سپر ہوتا سیہ کارون کو حق مین مہر محشر سے
اوٹھا رکھا گیا محشر پہ سایا آپ کے قد کا

امیر دو نشان کا نقش جب ملنے لگو یا رب
زبان پر نام تیرا نقش دل پر ہو محمد کا

سورۂ والشمس وصف روی فخر انبیا
آیۂ واللیل ہے گیسوی فخر انبیا

قبلۂ ایمان ہے میرا روی فخر انبیا
ہون اسیر حلقۂ گیسوی فخر انبیا

پنجۂ پر زور مین تھی طاقت دست خدا
قدرت حق قوت بازوی فخر انبیا

دیدۂ یعقوب روشن ہو گئے اس وجہ سے
جامۂ یوسف مین پائی بوی فخر انبیا

کیون نہ ہو مقبول درگاہ خدا میری نماز
سامنے ہے کعبۂ ابروی فخر انبیا

کیا حقیقت میرے دل کی طائر سدرہ بھی ہے
قمری سرو قد دلجوی فخر انبیا

دونون عالم کی ہے آبادی فقط اس واسطے
ہین یہ زیر سایۂ گیسوی فخر انبیا

آیۂ انا فتحنا ہے جو قرآن مین امیر
ہے ظفر تکیہ کیے پہلوی فخر انبیا

دل سے لیتا ہون نام احمد کا
ورد ہے صبح و شام احمد کا

قاب قوسین جسکو کہتے ہین — ہے وہ ادنے مقام احمدؐ کا
مردے ہوتے تھے زندہ باتون مین — معجزہ تھا کلام احمدؐ کا
کرلیا قبضہ حوض کوثر پر — پی لیا جسنے جام احمدؐ کا
جس جگہ عام خاص ہوتے ہین — ہے وہ دربار عام احمدؐ کا
زندہ جب تک رہے خدا سے رہا — روز نامہ پیام احمدؐ کا
خاک یثرب ہے رتبے مین حرم — واہ رے احترام احمدؐ کا
وہ بھی خاص خدا ہے مثل بلال — ہے جو دل سے غلام احمدؐ کا

خوف محشر امیر کیا مجکو
ہے وہان اہتمام احمدؐ کا

آنکھین ہین اپنی طالب دیدار مصطفٰے — گوش آشنای لذت گفتار مصطفٰے
ہے مہر پرتو گل گلزار مصطفٰے — ماہ دو ہفتہ لالۂ کہسار مصطفٰے
کیونکر بیان ہو گرمئ بازار مصطفٰے — خود صانع ازل ہے خریدار مصطفٰے
مژگان کا شانہ لیکر چلی حور خلد سے — آئی نظر جو گیسوی خمدار مصطفٰے
کیسے ملک سلام کو آتے ہین انبیا — کیا کرم ہے مدینے مین دربار مصطفٰے
گھٹتی نہین ہزار گھٹاتی ہین اہل کفر — ہر روز بڑھتی جاتی ہے سرکار مصطفٰے
کیا کیا دکھای جوہر مردی جہاد مین — نصرت فدای جرات انصار مصطفٰے
دیکھی تھی طور پر جو تجلی کلیمؑ نے — وہ بھی تھا ایک پرتو رخسار مصطفٰے
زائر ہوا جو آپ کا وہ جنتی ہوا — جنت ہے زیر سایۂ دیوار مصطفٰے
حاصل ہے خوان نعمت دین کا اوسے مزہ — جو لذت آشنا ہے نمکخوار مصطفٰے

کیون عالمان دین کا نہ قائل ہون اے امیر
یہ لوگ بھی ہین مطلع انوار مصطفٰے

حبیب آج وہ پیدا ہوا کہ صلّ علیٰ
زبان غیب سے آئی ندا کہ صلّ علیٰ

کیا تمام زمانہ شعاع سے روشن
ہوا طلوع وہ شمس الضحیٰ کہ صلّ علیٰ

رہے گی نام کو باقی نہ اب سیاہی کفر
چمک رہا ہے وہ بدر الدجیٰ کہ صلّ علیٰ

درود پڑھتی تھی تسبیح جو دیکھتی تھی وہ ریخ
لب آپکے تھے وہ معجز نما کہ صلّ علیٰ

جبین وہ لوح کہ جس میں نقوش رحمت حق
جمال پاک وہ نور خدا کہ صلّ علیٰ

دہن وہ چشمۂ شیریں اگر نظر آئے
کہے یہ چشمۂ آب بقا کہ صلّ علیٰ

عجب کریم عجب برگزیدہ عالم
عجیب خضر عجیب رہنما کہ صلّ علیٰ

لگائی آنکھوں میں جو حال غیب آئی نظر
وہ سرمہ آپ کی تھی خاکپا کہ صلّ علیٰ

پڑی جو ضرب تو جوزا صفت فلک تھا دو نیم
وہ دست و بازو وہی تیغ آزما کہ صلّ علیٰ

زبان و لب سے جو نکلا کیا خدا نے قبول
وہ مستجاب تھے اونکی دعا کہ صلّ علیٰ

شگفتہ کیوں نہ ہوں زائروں کے غنچۂ دل
مدینہ کی ہے وہ آب و ہوا کہ صلّ علیٰ

یہ کہے کوئی رضوان سے بھی اگر پوچھے
وہ روضہ ہے چمن دلکشا کہ صلّ علیٰ

ورق جنان قلم اپنا ہو شجرۂ طوبیٰ
لکھی امیر وہ مدح و ثنا کہ صلّ علیٰ

ابتدا و انتہای مصطفےٰ
جانتا ہے بس خدای مصطفےٰ

خاکپا اوسکی ہے جنت کا عبیر
دل سے ہے جو خاکپای مصطفےٰ

ہشت جنت شش جہت ہفت آسمان
سب ہوے پیدا برای مصطفےٰ

ماسوای حق جو ہیں فانی ہیں سب
حق کہاں ہے ماسوای مصطفےٰ

لامکان میں ہمنشین حق ہوے
کسقدر برتر ہے جای مصطفےٰ

مصطفی ہیں خلق کے حاجت روا
ہے خدا حاجت روای مصطفےٰ

اولیا سارے فدای انبیا
انبیا ہیں سب فدای مصطفےٰ

حشر مین گھیرے ہے کیا مجکو گناہ — چارہ سے جسوقت آئی مصطفےٰ
فقر سے شاہی سے کچھ مطلب نہین — مین ہون راضی جو رضائی مصطفےٰ
مشکلین کیا نزع کی آسان ہوئین — وقت پر تشریف لائی مصطفےٰ
طور کا جلوہ تھا جلوہ آپ کا — لن ترانی تھی صدائی مصطفےٰ
جانِ حضرت جان تن حضرت کا تن — دست و پاہین دست و پائی مصطفےٰ
اولیا و انبیا محشر کے دن — سب کرین گے اقتدائی مصطفےٰ

ہے عجب کشور مرے دل کا امیر
جس مین والی ہے ولائی مصطفےٰ

حشر کے دن رتبہ والای سرور دیکھنا — زیر پا اورنگ شاہی چتر سر پر دیکھنا
زیر منبر انبیا و اولیا و اتقیا — جلوہ فرما ہونگی وہ بالای منبر دیکھنا
وہ علم جسکا پھریرا عرش پر سایہ فگن — مجتمع زیر علم لشکر کے لشکر دیکھنا
امتین جتنی ہین سبکو بخشوائین گے نبی — ملتجی ہون گے انہین ہی سب پیمبر دیکھنا
جلوہ گر ہوگی کسی جانب کو جنت کی بہار — موج زن ہوگا کسی جانب کو کوثر دیکھنا
کنجیان بھیجیگا ان کو نار و جنت کی خدا — انتہا کا التفات رب اکبر دیکھنا
جب صف فوج ملایک کی طرف دیکھین گے آپ — دست تسلیم اونکی اوٹھین گے برابر دیکھنا
پھر زیب آئینہ برق تجلی روبرو — دست قدرت شانہ زلف معنبر دیکھنا
لب کھلین گے جسگھڑی بہر شفاعت آپکے — ساتھ ہی ہونگے کشادہ خلد کے در دیکھنا
نامہ اعمال امت سادہ ہو جائین گے سب — ابر رحمت روز محشر ہوگا سر پر دیکھنا
آپ کی مرضی ہی ہوگا سارے عالم کا حساب — آپ کے قبضے مین ہوگا سارا دفتر دیکھنا
دشمنون کی ہر خرابی دوستونکی ہے نجات — خاتمہ اسپر شرف اللہ اکبر دیکھنا
خدمت والا مین حاضر ہوگا جب سلطان امیر — چشم رحمت سے اسے اے کل کے داور دیکھنا

حال کرتے تھے بیان وہ شاہ دانا غیب کا
قبضۂ قدرت مین تھا اونکے خزانا غیب کا

راہ یون کرتے تھے وہ حضرت شب معراج طے
ہر قدم پیش نظر تھا آستانا غیب کا

واہ کیا نور مجسم تھا وہ اندام لطیف
بازوی قدرت سے تھا پیوند شانا غیب کا

نور حضرت نے کیا گلزار ہستی مین ظہور
بنگیا کیا نخل ہوکر سبز دانا غیب کا

شاعری سے کسب کی کیا معرفت ہے اے امیر
سوجھتا ہے ہمکو مضمون عارفانا غیب کا

قطرے کے منہ سے نام جو اونکا نکل گیا
بادل سے گرکے روے ہوا پر سنبھل گیا

لکھا جو وصف گیسوی پیچان مصطفے
کچھ مغفرت مین بل جو رہا تھا نکل گیا

حضرت نے جسکے حق مین کہا جو وہی ہوا
کیا اختیار تھا کہ مقدر بدل گیا

چمکا جمال پاک کا جلوہ جو مثل برق
خرمن گناہ امت عاصی کا جل گیا

کیسی بلا جو نام لیا سینے آپ کا
آیا پہاڑ بھی جو سر سے آگے تو ٹل گیا

پیے آب چاہ حکم نبی سے ہوا پر آب
ایسا درخت خشک سے پایا تو پھل گیا

قائل ہون مین تو اپنی طبیعت کا اے امیر
مضمون نعت مین بھی لطف غزل گیا

ردیف بای موحدہ

گرم حضرت کا یہ بازار تھا معراج کی شب
کہ خدا آپ خریدار تھا معراج کی شب

جتنے انجم تھے شگفتہ تھے گل تر کی طرح
آسمان غیرت گلزار تھا معراج کی شب

فیض سے آپ کے رتبہ یہ زمین کا تھا بلند
عرش دیوار بدیوار تھا معراج کی شب

وہ سرافراز کہ کہتے ہین جسے روح قدس
آپ کا غاشیہ بردار تھا معراج کی شب

وہ اوڑھی گرد وہ حضرت کی سواری آئی
غل فرشتون مین یہ ہر بار تھا معراج کی شب

انبیا شاد فرشتے خوش تھے حور [illegible]
غم مین ابلیس گرفتار تھا معراج کی شب

عید اس بات کی تھی سبکو کہ پورا وہ ہوا — حق سے جو وعدۂ دیدار تھا معراج کی شب
شمع ایمان کی ضیا فرش سے تھی تا سر عرش — بخت اسلام کا بیدار تھا معراج کی شب
تمام ہی سے تھے کشادہ در کاشانۂ قرب — ہر طرف پردۂ اسرار تھا معراج کی شب
جو کہا آپ نے اللہ نے منظور کیا — مہربان ایزد غفار تھا معراج کی شب
پاک تھی رنگ دو رنگی سے وہ خلوتگہ خاص — وہی شیشہ وہی میخوار تھا معراج کی شب

شمع و پروانہ میں ذرا بھی نہ رہا فرق امیر
واہ کیا نور کا دربار تھا معراج کی شب

خلق حبیب ملک عرب بیشک وہ سلطان عرب — ہفت کشور ہوں نہ کیوں تابع فرمان عرب
آپ کی فیض قدم سے یہ بڑھی شان عرب — ہو گیا سارا شجر تختۂ میدان عرب
عادل ایسا شاہ سا پیدا نہوا تھا جبتک — کبھی شاہین سے واقف تھی نہ میزان عرب
غارت فوج ضلالت سے ہوا وہ محفوظ — حفظ حضرت کا ہوا جبسے نگہبان عرب
واہ کیا آپ کی عالی نسبی کا مذکور — ہفت کشور کی عرب جان ہے یہ جان عرب
کیسے شمشیر شجاعت کے دکھائے جوہر — سرنگوں ہو گئے جتنے تھے شجاعان عرب
ایک کی چل نسکی مان گئے سب لوہا — پہلوانان عجم ہوں کہ دلیران عرب
فیض حضرت سے یہ بوئی گل ایمان پھیلی — اور سے اور ہوا رنگ گلستان عرب

رہے برگشتہ اس احسان پہ جو حضرت سے امیر
کیسے بدبخت تھے وہ مردم نادان عرب

ردیف تای فوقانی

کیا سناتی ہیں یہ واعظ ہمیں جنت جنت — اپنے نزدیک تو ہے روضۂ حضرت جنت
ہون گنہگار بہت پر ہے یہ امید مجھے — ہاتھ آجائی گی حضرت کی بدولت جنت
روضۂ پاک کی تعریف کیا کرتے ہیں — دیگا اللہ ہمیں روز قیامت جنت

حورین فردوس سی ہمراہ ملایک آئین — فیض حضرت سے ہوا گوشۂ تربت جنت
عشق کامل ہی جنھین آپ سی ہو اونکے لیے — آپ کا ہجر جحیم آپ کی وصلت جنت
دولت قرب خدا چاہتی ہین پیر و شاہ — زاہد عیش طلب کو ہی غنیمت جنت
زاہد شاہ جو ہو قرب خدا حاصل ہو — یہ وہ طاعت ہی کہ جسکی نہین اجرت جنت
خواب مین صورت حضرت جو نظر آجائے — کیون نہو جائے مرا بستر راحت جنت

ہی وہ مجرم مجھی مجرم جو سمجھتا ہی امیر
ہون وہ مجرم کہ مری رکھتی ہی حسرت جنت

چل بسے وقت تو سلے ہند مین کھویا بہت — رات اب تھوڑی ہی چونک اے بیخبر سویا بہت
روضۂ اقدس جو آیا خواب مین مجکو نظر — ملکے آنکھین چادر تربت سی مین رویا بہت
سب سے کہتا تھا یہی آکر مدینے مین اویس — کچھ مزہ ہی عشق کا انسان کم سویا بہت
ہی وہی ابتک سیاہی شامت اعمال کی — آنسو و نسے میری آنکھون نے اسے دھویا بہت
غفلت انکی بھی ادہر سے آدمی کو موت ہے — ایکدم بھی تو جو سویا جان لو سویا بہت
ایک مین کیا کتنے تجکو ڈھونڈ کر تھک تھک گئے — تو ہی محبوب دو عالم ہین تجے جویا بہت
ق
پیچ نیلی فام کے کشتے تو لاکھون ہین مگر — زہر میرے حق مین اس کمبخت نے بویا بہت
دو پہر سون روضے پر نور سے رکھا مجھے — وقت میرا اس نے ہندستان مین کھویا بہت
جاگتے سوتے ادہر کی لو رہی دل کو لگی — پھر نہین پروا ہی تو جاگا جو کم سویا بہت
کچھ نہ حاصل ہو سوا امید سے مجکو ہوا — تخم تیرا اس کھیت کو جو تا بہت بویا بہت

کم ہین میرے شعر پر ہین نعت مین اکثر امیر
یہ سبب ہی جو مجھے کہتے ہین سب گویا بہت

ردیف ثای مثلثہ

جز تیرے کس سے کرو تسکین ہی راحت الغیاث — الغیاث ای شافع روز قیامت الغیاث

صدمۂ درد جدائی سے بہت ہون بیقرار
اب نہین باقی ہی میری دلمین طاقت الغیاث

ٹھوکرین پست و بلند دہر مین کھاتا ہون مین
خضر رہ ہو جلد ای شوق زیارت الغیاث

ضعف دل نے کر دیا سر تا قدم بے دست و پا
پانون مین طاقت نہ ہاتھون مین ہی قوت الغیاث

گور کی ظلمت ہی کم شام سیہ بختی نہین
نور کی حاجت ہی ای صبح سعادت الغیاث

آتش افروزی شیاطین کی جلاتی ہی مجھے
رحم ای ابر کرم ای جوش رحمت الغیاث

دونون راہین بند ہین جاون کدہر مین ناقبول
الحذر کہتا ہے دوزخ اور جنت الغیاث

اس دوراہے سی کسی صورت تو آون راہ پر
الغیاث ای خضر صحرائی شفاعت الغیاث

نامۂ عصیان امیر روسیہ کا ہی سیاہ
ای شفیع المذنبین ختم الرسالت الغیاث

حسد مین کرتے ہین ناحق یہ مجھ حقیر سی بحث
جو تم کہو تو کرون منکر و نکیر سے بحث

وہ بلبل چمن شاہ ہون کہ روح قدس
نکر سکے گا کبھی میرے ہمصفیر سے بحث

ہین مست بادۂ عرفان کہان کہ جمشید
کرے نہ جام جہان بین خم غدیر سی بحث

کرون وہ وصف رخ شہ کہ گل ہون غرق عرق
کرے جو خندۂ گل کلک کی صریر سے بحث

ثنای شاہ مین حسان مین اپنے وقت کا ہون
غزل سرا نہین مرزا سی ہی نہ میر سے بحث

زمین روضۂ مولا سے ہے رجوع اپنی
دماغ کسکو کرے کون چرخ پیر سے بحث

گدا ہون مین در حضرت کا مرتبہ ہی بلند
کرے نہ تخت سلیمان بھی حصیر سی بحث

تمھارے کوچے کی ہین بوریا نشین ایسے
کہ ور رہین جو کرین صاحب سریر سی بحث

فلک او بچھتا ہی کیا ایسی راست بازون سے
کمان کج نکرے راستی مین تیر سی بحث

جو آپ کی تھی ریاضت کہان وہ آدم کی
مجال کیا ہے کہ گندم کرے شعیر سی بحث

فقیر ہون مین امیر اوسکی آستانے کا
فقیر سے مجھے مطلب کچہ امیر سی بحث

ردیف جیم عربی

جب ہو نہ مقابل سے مقابل شب معراج
پردہ ہو کہاں بیچ مین حائل شب معراج

قوسین فقط قرب کی حجت ہے وگرنہ
بی فاصلہ تھی قرب کی منزل شب معراج

کیا دخل کسی طرح کسی غیر کو ہوتا
تھی عاشق و معشوق کی محفل شب معراج

جتنے تھے وہ سب اپنی جگہ پر تھے مودب
افلاک و نجوم و مہ کامل شب معراج

کہتے تھے ملک صل علی عرش پہ قدسی
اوراد و وظائف مین تھے شاغل شب معراج

لاحل تھی جو عقدے وہ کھلے آپ پہ سارے
گنجینۂ اسرار ہوا دل شب معراج

تعیین عبادت ہو کہ امت کی شفاعت
کی سب کی سند آپنے حاصل شب معراج

آئے گئے لیکن نہ گئی گرمی بستر
نزدیک ہوئی دوری منزل شب معراج

کام آیا امیر آپ کا کیسا سفر دور
حل ہو گئے سب عقدۂ مشکل شب معراج

پہونچے جو سر عرش پیمبر شب معراج
لینے کو ملک آئے برابر شب معراج

آگے جو بڑھے خاص میسر ہوئی خلوت
یا آپ تھے یا خالق اکبر شب معراج

سن سنکے رسولان سلف جسکو ہین حیران
وہ قرب ہوا شہ کو میسر شب معراج

وہ دائرہ جسکا کہین آغاز نہ انجام
نقطہ تھا جو اندر وہی باہر شب معراج

جو عقدۂ لاحل تھے سراسر وہ ہوئے حل
جتنی تھین مہمین وہ ہوئین سر شب معراج

کی صاحب خانہ نے عجب خاطر مہمان
دعوت مین ملی جنت و کوثر شب معراج

اصرار کیا لی سند بخشش امت
محبوب ہوا شافع محشر شب معراج

کی تھی جو فرشتون نے رقم فرد معاصی
رحمت سے ہوئی خارج دفتر شب معراج

موقوف ہوئی شاقہ جتنی تھی عبادات
پانی کی طرح بہ گئی پتھر شب معراج

پروانون کی مانند شیاطین کے جلے دل
کیا شمع عنایت ہوئی انور شب معراج

ہاتھ تھا امیر اونکو جو حضرت کے عدو تھے
اسباب تھے خوش عید تھی گھر گھر شب معراج

ردیف حای مہملہ

چہرہ دکھلاؤ مجھے برق تجلی کی طرح
طالب دیدار ہون مدت سے موسی کی طرح

سانپ بنکر صدمۂ فرقت نہ کاٹا ہے مجھے
آرہی ہین کیسی کیسی لہرین دریا کی طرح

ہاتھ دوڑاتا ہون ہر دامن پہ راہ شوق مین
ہین حواس ایسے پریشان گرد صحرا کی طرح

آپ اگر چاہین تو باب ناامیدی بند ہو
در کھلے مقصد کا آغوش تمنا کی طرح

انتظار رہبر توفیق ہے ایسا مجھے
چشم وا ہے دیدۂ نقش کف پا کی طرح

گھر مین مردہ سا پڑا ہون جان قالب مین نہین
قم سنا کر کیجیے زندہ مسیحا کی طرح

بھیجتا لکھکر عریضہ شوق کا پر کیا کرون
نامہ بر کیا گم کبوتر بھی ہے عنقا کی طرح

زندگی جب تک ہے ہرگز محو ہونیکا نہین
داغ الفت میرے دل مین ہے سویدا کی طرح

حال دل محفل نشینونسے ہے کہنا مجکو ننگ
چپ پڑا رہتا ہون مین تصویر دیبا کی طرح

لو تو بندے کی خبر کچھ دور شفقت سے نہین
مہربان تم بھی ہو سب پر حق تعالی کی طرح

دستگیری آپ کی رہبر اگر ہو مثل خضر
چھوٹ جاؤن تیہ حیرانی سے موسی کی طرح

روضۂ پرنور تک پہنچون اگر مجھکو یہ ہجران مین
چرخ پر مین نے جگہ پائی ہے عیسی کی طرح

آنکھین قدمونسے ملون حاصل ہو دلکو روشنی
اشک وضو پر گرین عقد ثریا کی طرح

وصف حضرت سے شرف حاصل ہوا ایسا امیر
یہ زمین بھی ہے تبرک خاک بطحا کی طرح

تن سے دورہ ہجر مین اکثر نکل جاتی ہے روح
جب تصور آپکا آتا ہے پھر آتی ہے روح

شوق غالب ہے غم فرقت سہا جاتا نہین
دم اوکھڑتا ہے نہایت تن مین گھبراتی ہے روح

کیون طلب مین دیر ہے تسکین ذرا ہوتی نہین
گو کہ پہرون روح کو دلکو سمجھاتی ہے روح

ہی عجب تاثیر خاک پاک یثرب مین جہان
منقلب ہو کر بدن مین حور بنجاتی ہی روح

مست الفت جو ہی اوسکو نزع مین ایذا کہان
موجین کوثر کی نظر آتی ہین لہراتی ہی روح

تازہ ہوجاتی ہے باطن مین جنان کو دیکھکر
گو بظاہر نزع کی عالم مین مرجھاتی ہی روح

آپ کی اعدا کو حاصل بادۂ عرفان کہان
خود خراباتی ہین اونکی خدا باقی ہی روح

دوست ہی بدلا ہمین ہوتا ہے عصیان کا امیر
پاک جاتی ہے جو ایذا نزع مین پاتی ہی روح

ردیف خای معجمہ

ہی یہ روشن شجر روضۂ پر نور کی شاخ
جسکے آگے ہے خجل نخل سر طور کی شاخ

مست الفت ہون کٹی سر تو ٹپہی اور ولا
جسطرح پھلتی ہے ہو کر قلم انگور کی شاخ

وہ معطر شجر خلق نبی ہے جس مین
عود کی برگ ہین پھل مشک کی کافور کی شاخ

شوق غالب ہی تو اوس روضی مین پہونچو زائر
دست کوتاہ کو ملتی ہی کہان دور کی شاخ

وصف کچھ ہم بھی صفائی تن اقدس کا لکھین
ہاتھ پھر قلم آجای جو بلور کی شاخ

آپ کا باغ شفاعت ہی وہ جنت کہ جہان
لاتی ہے میوہ بخشش مژہ حور کی شاخ

سامنی اونکی ہو سر سبز عدو خاک امیر
ٹوٹ جاتی ہے رگ گردن مغرور کی شاخ

ردیف دال مہملہ

بازوی در عرفان کا ہی بازوی محمد
زنجیر اوسی دروازی کی گیسوی محمد

قوسین ہے تفسیر دو ابروی محمد
کونین تہ ظل دو گیسوی محمد

آنکھین جو پھری ہون طرف کوی محمد
پانی ہو اگر دل تو بہی سوی محمد

مشتاق وہ ہین ہونگی روان روز قیامت
سب سوی جنان ہم طرف کوی محمد

منظور نظر اس لیی ہی سیر گلستان
شاید کہ کسی پھول مین ہو بوی محمد

امت مین جو مشہور ہے نقشِ شفاعت
گیسوی محمدؐ ہے و گیسوی محمدؐ

کس طرح زبردست نہو دست یداللہ
بازو مین جو ہو قوت بازوی محمدؐ

سبطین محمدؐ سے تھے اگر مصحف ناطق
قرآن کی تھی رحل دو زانوی محمدؐ

حاصل یہ کبھی عرش کو ہوتی نہ بلندی
ہوتا نہ اگر تکیۂ پہلوی محمدؐ

کعبے سے جو بلجای مجھے مصرع محراب
تضمین کرون مصرع ابروی محمدؐ

چوٹی کے مضامین مجھے ہاتھ آئین نہ کیونکر
رہتا ہے سر مدحت گیسوی محمدؐ

ق
عاشق ہون مرا مرتبہ سمجھا ہے کوئی کیا
دلمین ہے سمائی ہوئی خوشبوی محمدؐ

ہر داغ جگر لالۂ گلزار ہے میرا
ہر نالۂ دل سرو لب جوی محمدؐ

قطعہ پنج بیت

ہو سیر جنان خواب مین آنکھونکو میسر
اللہ دکھائے رخ نیکوی محمدؐ

قربان کرون مردمک چشم کو تل پر
پلکین ہون مری شانۂ گیسوی محمدؐ

سر پانون پہ رکھ رکھکے کرون شوق سے سجدے
محراب حرم ہو مجھے ابروی محمدؐ

دیکھون کبھی چہریکو تعشق کی نظر سے
سونگھون کبھی خوش ہوکے مین خوشبوی محمدؐ

رخصت کی گھڑی آئے تو دل باندھ دون اپنا
تعویذ کے بدلے سر بازوی محمدؐ

چار آنکھین کرے شیر فلک مجھسے ہے کیا جان
سب جانتے ہین مین ہون سگ کوی محمدؐ

صحبت کو ہے تاثیر امیر اس مین نہین شک
اصحاب مین کس طرح نہو خوی محمدؐ

جنت ہے اگر لالۂ صحرای محمدؐ
کوثر بھی ہے اک موجۂ دریای محمدؐ

ہر شعر مین ہے مدحت اعضای محمدؐ
دیوان ہے مرا نقل سراپای محمدؐ

اکسیر کی کرتے کبھی خواہش نہ مہوس
ملتی جو انھین خاک کف پای محمدؐ

کہدونگا جو محشر مین ہوئی پرسش احوال
شیدای محمدؐ ہون مین شیدای محمدؐ

معراج ہوئی انکی سوا کسکو میسر
کب اور رسولون کو ملی جاہ محمد

اک قطرہ جو پی لے وہ زمانے سے قوی ہو
پر زور ہے کیا بادۂ مینائے محمد

کیا فرد تھے معدوم رہا سایۂ قد بھی
مطلع نہوا مصرع یکتائے محمد

دم بند مسیحا کا ہوا بات نہ نکلے
جسجا ہوے گویا لب گویائے محمد

محبوب ازل شوق سے رکھتا ہے دم زیب
پیش نظر آئینہ سیمائے محمد

عاقل ہون مین سب سے کوئی دیوانہ نہ سمجھے
سودا ہے مرے سر مین تو سودائے محمد

ذرہ ہون تو ہون ذرہ صحرائے محبت
خورشید ہے میرا رخ زیبائے محمد

قمری ہون تو ہون قمری گلزار مودت
شمشاد ہے میرا قد بالائے محمد

پوچھو مرا میخانہ تو میخانۂ اسلام
ہون جرعہ کش ساغر صہبائے محمد

جنت کا قبالہ ہے امیر اسمین ہے کیا شک
رکھتا ہے جو دل داغ تمنائے محمد

جہان مین ہے شہ نامدار کی آمد
چمن مین آج ہے فصل بہار کی آمد

سواری آتی ہے حضرت کی ملک ہستی مین
اوٹھو اوٹھو کہ ہوئی شہریار کی آمد

نصیب گلشن آفاق خرمی کہ ہوئی
سحاب رحمت پروردگار کی آمد

دماغ ہونگے معطر کہ ہے قریب بہت
شمیم ناقہ مشک تتار کی آمد

نزول رحمت رب ہے کہ ساتھ ہے اونکے
صف ملائکہ کردگار کی آمد

اوٹھی وہ گرد وہ چمکے نشان لشکر کے
ہوئی وہ خسرو ذی اقتدار کی آمد

گناہگار ابھی سے ہین بیخطر کہ ہوئی
امیر شافع روز شمار کی آمد

ردیف دال معجمہ

اہل دنیا کے لیے نعمت الوان ہے لذیذ
عاشقون کو الم سید ذیشان ہے لذیذ

خون ہو دل تو ملا کیف مے صاف طہور
داغ مثل ثمر روضۂ رضوان ہے لذیذ

جانتے ہین جنہین معلوم ہے الفت کا مزہ
سیب جنت ہے بھی وہ سیب زنخدان ہے لذیذ

ہو اگر مرگ کا شربت رہ حضرت مین نصیب
زائرون کو صفت شیرۂ رمان ہے لذیذ

مغز بادام یقین ہے کہ ہے مغز قلم
ایسی تحریر ثنای شہ ذیشان ہے لذیذ

زخمی عشق سے یہ ذائقہ پوچھو کہ اوسے
دہن زخم بدن مثل نمکدان ہے لذیذ

خاک شکر ہے مرے حق مین مدینے کی امیر
ہون وہ طوطی کہ مجھے یہ شکرستان ہے لذیذ

ردیف رای مہملہ

ہے رنگ اوسی سے عمر کا فق آسمان پر
جسنے کیا تھا ماہ کو شق آسمان پر

دل کی تڑپ دکھاؤن جو حضرت کو عشق مین
پہنچین زمین کو ہفت طبق آسمان پر

شاید نقاب چہرۂ انور سے ہٹ گئی
ہے رنگ آفتاب کا فق آسمان پر

حضرت نے خاک پا سے کیا اوسکو سرفراز
ثابت ہوا زمین کا حق آسمان پر

اوس تاجدار دین کا جو لکھا ہے ہمنے وصف
ٹوپی اوچھالتا ہے ورق آسمان پر

اوٹھواتین بوجھ آپ جو اپنے وقار کا
آجای قدسیونکو عرق آسمان پر

آتی ہے مجکو یاد مدینے کی گل زمین
جسوقت پھولتی ہے شفق آسمان پر

تھی جلوہ گر زمین پہ حضرت مگر امیر
دیتے تھے قدسیونکو سبق آسمان پر

دو طرح کے رکھتے ہین شرف احمد مختار
حق انکی طرف حق کی طرف احمد مختار

غواص ہو تو قلزم عرفان مین تو سمجھے
اللہ گہر ہے تو صدف احمد مختار

قرآن ہے خورشید تو نجم اور صحیفے
ہین ناسخ ادیان سلف احمد مختار

کیا تاب ہے دم مار سکے کوئی مخالف
جب جنگ مین ہون تیغ بکف احمد مختار

کفار کو دیتا تھا صدا جبن کہ یہا گو — آتی ہین جما ہیج ہوی صفت احمد مختار
کیا حشر کا کھٹکا ہی کہ ہین تین معاون — شاہ شہدا شاہ نجف احمد مختار
باطن مین یہ ہین حضرت آدم کو مربی — ظاہر مین ہین آدم کے خلف احمد مختار
سونا نظر فیض کی تاثیر سے ہو مس — موتی ہو اوٹھالین جو خذف احمد مختار
مرجای تو سوح اوسکی قیامت مین سپاہی — تیرون کا کرین جسکو ہدف احمد مختار

آئینۂ دل آنکہ سکندر سے ملا سے
دیکھین جو امیر اسکی طرف احمد مختار

نقش قدم ہین آپ کے اختر زمین پر — کیونکر نہ آسمان کا جھکی سر زمین پر
اس سے بھی صاف جلوہ نما ہی خدا کا نور — عرش برین سے ہے روضۂ انور زمین پر
تکلیف شرع سے نہین خالی کوئی بشر — قبضہ ہمیشہ آپ کا ہے ہر زمین پر
سلطان ہین آپ بھیجی ہوئی تھی سب آپکے — آئے تھے پیشتر جو پیمبر زمین پر
ہاتھون مین اونکی آپ کی بازو کا زور تھا — حیدر جو کافرون سی لڑی ہر زمین پر
دم لیتی ذوالفقار نہ تحت الثری مین بھی — جبریل کے نہ بچھتی اگر پر زمین پر
تھی کس خوشی کی شب شب معراج مصطفے — امت تھی شاد عید تھی گھر گھر زمین پر
تا وقت صبح گاہ سر شام سے ہوئی — جاری فیوض خالق اکبر زمین پر
بس اتنی دیر مین کہ رہی گرمی بساط — پھر آئے لامکان سے پیمبر زمین پر
جاری ہین بسکہ ماتم حضرت مین اشک کی — موتی نہ بچھے ہوسے ہین برابر زمین پر

مشتاق ہون مین خاک مدینہ کا ای امیر
آئے جو موت بھی تو اوسی سر زمین پر

کیونکر ہون نہ یوسف سے سوا احمد مختار — ہون خاص جو محبوب خدا احمد مختار
سبطین کا ہی مرتبہ ظاہر کہ ہوی ہین — دو وجہ سی شاہ شہدا احمد مختار

ہے پیش نظر آئنہ خالق کی تجلی | محبوب ہین کیا نام خدا احمد مختار
مختار ہین کل کارگہ صنع خدا کے | کہتے ہین انہین لوگ بجا احمد مختار
ظاہر ہے کہ ہے لفظ احد احمد سے بے میم | بے میم ہوے عین خدا احمد مختار
کونین مین مشکل ایک بھی نہ ہوا کہ عقبی | اک دم نہ خدا سے تھے جدا احمد مختار
ہر جنگ مین کس طرح ظفر اوسکی نہوتی | مختار کی تھے راہنما احمد مختار
یعقوب کی ایوب کی آدم کے معاون | ہر درد کی رسکتے تھے دوا احمد مختار
توحید کا کھلتا نہ کبھی عقدۂ لاحل | ہوتے نہ اگر عقدہ کشا احمد مختار
کعبہ جو دہن ہے تو زبان آپ کی ہے ذات | مصحف جو زبان ہے تو صدا احمد مختار
ظاہر جو ہوئی اور رسولون سے کرامت | درپردہ تھے اعجاز نما احمد مختار
کی آپ نے توریت کی انجیل کی تصحیح | تھے ماہر احکام خدا احمد مختار
حضرت کا ارادہ بھی ہے خالق کی مشیت | ہین رائج فرمان قضا احمد مختار
دیکھو جو حقیقت مین وہ مشتق ہین یہ مصدر | آدم سے ہین رتبہ مین سوا احمد مختار

محشر مین جو اوٹھین تو امیر اپنی زبان پر
یا حیدر کرار ہو یا احمد مختار

جس مسافر کو مدینے کا دیار آئی نظر | جیتے جی روضۂ جنت کی بہار آئی نظر
آنکھین روشن ہوئین سرمی کحل بصیرت ملجای | دور سے بھی مدینے کا غبار آئی نظر
دامن گرد چھٹا کلفت دل دور ہوئی | اب یقین ہے کہ کوئی ناقہ سوار آئی نظر
گل مقصود سے لبریز ہو دامن میرا | جب مدینہ کے درختون کی قطار آئی نظر
دور بیتابی ہو امید بر آئے یارب | صورت صبر مجھے شکل قرار آئی نظر
وادی شوق مین تقدیر دکھائے رہ راست | خضر ملجائین جو حضرت کا مزار آئی نظر
طور وہ روضہ ہے ہین صورت موسی لیکن | ارنی منہ سے نکالون جو ہو یار آئی نظر

ق

کیا کہوں شکل جو روضے مین پہونچکر دیکھی
آپنے لطف و عنایت کو دوچار آی نظر

شافع حشر ملو دہشت عصیان نرہی
ہر طرف دغدغۂ روز شمار آی نظر

جو محمد مین ہی یہ رنگ یہ بو اور یہی ہے
یون تو گل باغ رسالت مین ہزار آی نظر

نہ کہین پائی یہان آسکے جو صورت دیکھو
یون مرقع مین بہت نقش و نگار آی نظر

شکل مقصود یہین چہرۂ مطلوب یہین
اور جتنے تھے وہ سب آینہ دار آی نظر

تو بھی آنکھون سے اوسی سمت روانہ ہو امیر
چشم عالم ہے جہان انجمن آرای نظر

اسلیے آستے نظر نالۂ رسا کا اثر
دکھای مجھکو مدینہ مری دعا کا اثر

ہوا اس ضعیفی مین پشت و پناہ وہ دیوار
کہ جسکے سایے مین ہی سایۂ ہما کا اثر

رہے نہ غش یہ مس قلب ہو طلا ایسا
ملے وہ خاک کہ جسمین ہو کیمیا کا اثر

نصیب ہے جو زیارت تو سب گناہ ہون عفو
مرض یقین ہی کہ زائل کرے دوا کا اثر

کرین گے یاد کبھی مجھ ضعیف کو حضرت
ضرور کاہ کو کھینچیگا کہربا کا اثر

صفات خالق باری تھی یون محمد مین
خبر مین جیسے کہ ہوتا ہے مبتدا کا اثر

نہ دے صبا کو جو تعلیم خُلق حضرت کا
کرے نہ باغ مین غنچے کو گل صبا کا اثر

تمھارا آب دہن اوسکا آبیار ہوا
اسی سے چشمۂ حیوان مین ہی بقا کا اثر

کبھی جو مائل زینت ہو آپ کا دشمن
یقین ہی سر دکھی ہو صفت و پا حنا کا اثر

ثنای شاہ جو کی جیسی اہل کہ ہین شاد
ابھی ہین ہند مین ملک مین ہی ثنا کا اثر

نصیب دولت دین کیون نہو کہ ہی اکسیر
امیر صحبت اصحاب باصفا کا اثر

خوش تھے یون اصحاب وہی مصطفی کو دیکھکر
مصطفی جسطرح انوار خدا کو دیکھکر

واہ کیا رتبہ ہی جتنے ہین جہان مین بادشاہ
اوٹھکھڑے ہوتے ہین سنتے ہی گدا کو دیکھکر

آدمی کیا سر جھکاتی ہین مہ و مہر فلک ‌‌ ‌ ‌ آج تک پتھر پڑا وسنگی نقش پا کو دیکھکر

آدمی بھیجا ہی حضرت نے طلب کو واسطے ‌ ‌ ‌ ‌ نزع کے دم مین یہ سمجھون گا قضا کو دیکھکر

لامکان مین قرب حق اونکو ملا بیواسطہ ‌ ‌ ‌ ‌ غش ہوے موسے تجلی خدا کو دیکھکر

ہی بجا پھر کر مدینے سے جو زائر کہتی ہین ‌ ‌ ‌ ‌ ہم ابھی آتے ہین جنت کی فضا کو دیکھکر

اہل دین ہین عاشق شیدا انکو کیا دنیا سے کام ‌ ‌ ‌ ‌ دیکھتے ہین چغد کو کب یہ ہما کو دیکھکر

ہی تجھے خاک مدینہ چشمۂ آب بقا ‌ ‌ ‌ ‌ خضر خوش ہون چشمۂ آب بقا کو دیکھکر

ہی جو عاقل جانتا ہی خوب خالق کو امیر
خلقت مہر و مہ و ارض و سما کو دیکھکر

کیسی کیسی کی چڑھائی لشکر کفار پر ‌ ‌ ‌ ‌ ختم ہے حق رسالت احمد مختار پر

قبضہ پاتین کچھ کسی دن خلد کے گلزار پر ‌ ‌ ‌ ‌ داغ کھاتے ہین جو عاشق انکے رخسار پر

شیر تھی شمشیر حضرت کسقدر کفار پر ‌ ‌ ‌ ‌ دوڑتی تھی جنگ مین طاوس بنکر مار پر

طائران عرش سی آنکھین ملاتی ہین طیور ‌ ‌ ‌ ‌ بیٹھکر اوس روضہ پر نور کی دیوار پر

وہ بھی یکتی تھے تمہاری نام سی پاشاہ دین ‌ ‌ ‌ ‌ منکشف ہی حال یوسف مردم بازار پر

کیون نہ مومن دل سی ہون وارفتہ ابروی شاہ ‌ ‌ ‌ ‌ راہ چلنا ہے صراط حشر کی تلوار پر

ہند سے سوی مدینہ سر سی آنکھونسی چلین ‌ ‌ ‌ ‌ راہ ہو گر نیش زنبور و زبان خار پر

دور باغ شرع سی ہے جسکو کہتی ہین خلش ‌ ‌ ‌ ‌ کب ہین کانٹے گلشن فردوس کی دیوار پر

اوڑکر پہنچونگا مدینہ مین اگر غالب ہی شوق ‌ ‌ ‌ ‌ طائرون کی طرح کچھ مجکو نہین درکار پر

ظاہرا وسکو بھی الفت آپکی مژگان سی تھی ‌ ‌ ‌ ‌ بے سبب منصور کا کھنچنا نہین ہی دار پر

سمجھے مجرم آپکی گیسو و عارض دیکھکر ‌ ‌ ‌ ‌ چھا گیا ابر شفاعت عفو کی گلزار پر

مدحت دندان مولا اس سی ہوتی ہی رقم ‌ ‌ ‌ ‌ ابر نیسان کا گمان ہی کلک گوہربار پر

تسمہ بھی نعلین حضرت کا ہی یہ صاحب شرف ‌ ‌ ‌ ‌ طرہ ہی خورشید عالمتاب کی دستار پر

دیکھتا ہون شکل مولا عالم رویا مین مین
غبطہ ہے یوسف کو میری طالع بیدار پر

چشم مولا سی یہ ہمچشمی کا دعوی کیا کرے
مردنی چھائی ہوئی ہے نرگس بیمار پر

وادی ایمن مین سرگردان نہ رہتے سالہا
پھلے ہی چلتے اگر موسیٰ ہی رفتار پر

کیا شرف ہی آستان پر ہین ملائک سرنگون
ہین فدا حورون کی آنکھین و ز دیوار پر

نامہ عصیان مرا کیونکر نہ دہو جائے امیر
فوق ہے ابر کرم کو ابر دریا بار پر

کیا چین آے روضہ شاہ زمن سے دور
تڑپے نہ کسطرح جو ہو بلبل چمن سے دور

ہاتھون مین دوستون کے الٰہی یہ سلسلہ
دشمن کی آنکھ زلف شکن در شکن سے دور

پردہ رہے لحد مین بھی احباب شاہ کا
ورد کفن کا ہاتھ اسکے کفن سے دور

کسدرجہ عدل ہے کہ ہوے سب جہان سے
آثار ظلم وحشت شاہ زمن سے دور

گویا زبان شمع جو ہوتی پکارتی
پروانے سے کہو کہ رہے انجمن سے دور

ای شوق چل شتاب مدینے کا قصد کر
ایسا نہین ہے وادی غربت وطن سے دور

کیا خاک پاک ہے کہ وہان رکھتے ہی قدم
ہو جاتی ہے تمام کثافت بدن سے دور

کیونکر تمہین سرشک جمع ہون مری توشی مین
یعقوب وار یوسف گل پیرہن سے دور

نکلی جو کچھ زبان سے امیر آپ بھی سنی
گوش بشر نہین ہے بشر کے دہن سے دور

ردیف شای معجمہ

کیا طبیع مریض غم فرقت رہی ناساز
حضرت سے کے مطلب کے ہین مسیحا بھی وانہ

حضرت کی زیارت ہوتی رہ یا مین میسر
ہاتھ آگئی کیا دولت بیدار خدا سا

کیون صورت آئینہ ہو صاف دل اپنا
جب آپ کی الفت ہو شب روز جلا

کیا امر ہے بتخانے نے سے نافر ہی برہمن
کیا نہی ہے خود توڑ تے ہین اہل غنا سا

وصف آپکا لکھے تو سلے تازگی ایسی
ہو منشی گردون کی قلمدان کا نیا ساز

حضرت کی شریعت سے تھا واقف دل زہرہ
ہوتا اوسے ہاروت سے ماروت سے کیا ساز

ہو معتدل اکدم مین امیر اون کی کرم سے
ہر چند ہوا ہے چمن دہر سے ناساز

چلتے ہین میکدے مین محبت کے جام روز
رہتے ہین مست مدحت ساقی تمام روز

منظور ہو جو آپ کو دربار عام روز
مجرے کو آتین خضر علیہ السلام روز

ہے بند مین بھی ورد درود و صلوات کا
ہوتا ہے اب بھی دور سے میرا اسلام روز

رخ آپ کا ہے مہر تو قد آپ کا ہے شمع
پروانہ رات بھر ہون مین ذرہ تمام روز

کٹتے ہین مدعی جو مین کرتا ہون وصف شاہ
شمشیر کا زبان سے لیتا ہون کام روز

کب مہبط فیوض تھا آپ کا مکان
لاتے تھے جبرئیل خدا کا پیام روز

جانا ہو کب مدینے کو اقلیم ہند سے
ہو جاتی ہے سحر اسی حسرت مین شام روز

ہون مین یہان ہجوم الم مین گھرا ہوا
رہتا ہے زائرون کا وہان ازدحام روز

تا فال نیک نکلے زیارت کے باب مین
پھر پھر ہی دیکھتا ہون خدا کا کلام روز

حضرت سے باتین کرتے تھے جو بالمشافہ
گویا خدا سے ہوتے تھے وہ ہمکلام روز

سامان ہوا دہر سے سفر کا درست امیر
کرتا ہون صبح اوٹھ کے یہی اہتمام روز

ردیف سین مہملہ

قبر ہو میری آپکی روضۂ اطہر کے پاس
تا رہون مین حشر تک سرکار بھی پیغمبر کے پاس

ڈھونڈھ لینا مومنو فردوس مین میرا نشان
سایۂ طوبی کے نیچے چشمۂ کوثر کے پاس

موت آئے گی تو یون احباب سے کہ کر حضور
عقد کی شب آئی ہے جیسے دلہن شوہر کے پاس

شاعرو ہو نعت وصف اہل دنیا سے جدا
کیون صنم خانہ بناتے ہو خدا کے گھر کے پاس

صحیفہ اپنی عشق کا جس روز لکھواؤنگا مین — مہر کو لیجاؤنگا مقداد کی بوذر کے پاس
صاف حضرت کی تصور سی ہی جیسا دل مرا — آئینہ ایسا کہان تھا صاف اسکندر کی پاس
کھینچ لیجاتین فرشتی سوی دوزخ کیا مجال — روز محشر ہون کے مجرم شافع محشر کی پاس
کہتے تھے سب دیکھکر انصار کو شہ کی قریب — جلوہ گر کیا کیا ستارے ہین انور کے پاس

با ہمہ و بی ہمہ ایسے بھی ہو تم ہین امیر
امت اونکی پاس تھی وہ خالق اکبر کی پاس

ردیف شین معجمہ

عبث عبث ہی مہوس کو کیمیا کی تلاش — کرے تو خاک در پاک مصطفی کی تلاش
گدائی در حضرت سے کر دیا یہ غنی — نہ سیم کی نہ مجھے معدن طلا کی تلاش
وہ بات کر جو رضامند ہون رسول کریم — اگر ہے تجکو رہِ مرضی خدا کی تلاش
مقیم سایۂ دیوار شاہ ہین سلطان — فقیر ہے جو کرے سایۂ ہما کی تلاش
یہی ہے کحل بصیرت یہی ہے سرمۂ چشم — تلاش ہے تو مجھے اونکے خاک پا کی تلاش
انہین کے بحر کرم کی وہ نہر سمجھے تھے — سمجھ کے خضر نے کی چشمۂ بقا کی تلاش
رجوع شرط ہے شافع سے اہل عصیان کو — جو درد مند ہو تو چاہیے دوا کی تلاش
جہان مین مجھسے زیادہ ہی کون طالب حق — کہ ابتدا ہی کرتا ہون انتہا کی تلاش

مے محبت حضرت کا جام کافی ہے
امیر کسکو ہی جام جہان نما کی تلاش

آئی سفر مدینی کا پروردگار پیش — پہونچے تو نقد دل کو کری جان نثار پیش
جاتا ہے زائرونکا مدینے کو قافلہ — اتنا ہی فرق چار ہین پیچھی تو چار پیش
آئی طلب کہین کہ مدینے کو ہین چلون — کب تک رہے گا مرحلۂ انتظار پیش
ممتاز ہی جو پیشرو عشق شاہ ہے — کیون فرق مبتدا پہ نہو طرہ وار پیش

وہ دن بھی ہو امیر کہ پیش ضریح شاہ
جا کر کرون مین یہ گہر آبدار پیش

ردیف صاد مہملہ

تہے سارے رسولون مین وہ محبوب خدا خاص
یہ مرتبہ اللہ نے احمد کو دیا خاص

دنیا مین ہین سب بندۂ احسان پیمبر
درویش و غنی شاہ و گدا عام ہون یا خاص

اتہہ سا نہین کوئی ہزارون نہین پیمبر
طائر ہین سبھی یہ ہے سعادت مین ہما خاص

ناجی ہے فقط انکے سبب ہو کوئی امت
شافع ہین وہ سلطان امم روز جزا خاص

خاتم ہین یہی حکم جہاد انکو ملا ہے
دو ہرے شرف انکو ہین یہ ہین پیش خدا خاص

نور انکا مقدم ہے ظہور ان کا موخر
اوّل مین بھی آخر مین بھی ہین خیر ورا خاص

جبریل براق انکو لیے عرش سے لائے
معراج کے رستے مین بھی ہین شاہ ہدا خاص

امت کو انہین کی ہے شرف جملہ امم پر
ذی مرتبہ ہین عام بھی لیکن علما خاص

لازم ہے عطا سبز کرو کشت توقع
بندہ ہے امیر آپ کا اے بحر عطا خاص

ردیف ضاد معجمہ

عاشق ہون وہ ہی شہ کا مجھے گل سے کیا غرض
قیدی ہین گیسوؤنکا ہون سنبل سے کیا غرض

خوف صراط حشر ہے عاشقون کو کیا
تیراک کو محیط مین ہے پل سے کیا غرض

بخشی خدا نے کشور عقبیٰ کی سلطنت
دنیا مین اونکو جاہ و تجمل سے کیا غرض

غیرون سے کیا کلام کرے عاشق آپ کا
عارف کو بحث دور و تسلسل سے کیا غرض

یثرب کو قافلہ ہے روان جاگ اے امیر
ہے صبح کوچ خواب تغافل سے کیا غرض

آقا ادہر بھی آئی نسیم بہار فیض
مدت سے یہ غلام ہے امیدوار فیض

اعضا تمام دیدهٔ مشتاق بن گئے
نرگس کی طرح ہون ہمہ تن انتظار فیض

باقی رہے گلشن جنت کی تازگی
جاری اگر نہ آپ کی ہو آبشار فیض

صالح فدای زہر ہین یوسف فدای حسن
عیسی نثار خلق ہین موسی نثار فیض

حاصل جہان مین ہی ثمر زندگی اوسی
ہے جسکے سر پہ سایہ فگن شاخسار فیض

رخ آپ کا ہی لالۂ گلزار معرفت
قد آپ کا ہی سرو لب جویبار فیض

جو کچھ ملا کسیکو وہ ہاتھو نسی آپ کے
رکھا خدا نے آپ پہ دار و مدار فیض

یوسف کو دی امان چہ کنعان مین ڈالکر
دلو عنایت و رسن استوار فیض

اک دم مین سرد ہو گئی آتش خلیل پر
برسا جو اون پر آپ کا ابر بہار فیض

بہر خدا نگاہ عنایت ادھر بھی ہو
ہے آپ سی امیر بھی امیدوار فیض

ردیف طای مہملہ

پوچھ لون شہ سی تو لکھون ہسے شادی کا خط
مانگتا ہی مجھسے رضوان خانہ دامادیکا خط

شافع محشر جو حضرت ہین تو پھر کیسے گناہ
نامہ اعمال ہی دوزخ سی آزادیکا خط

دشمن حضرت کو ہین بدخواہ سارے نیک و بد
چغد لکھتا ہی ہما کو اوسکی بربادیکا خط

جانتا ہی مجھکو رضوان ہون عبیدت آپ کی
کیون نہ لکھے رضوۂ جنت مین آبادیکا خط

زائران شاہ کو لکھا ہے ہمنے خط شوق
کیون نہو اوڑتی مین ہمسر کاغذ بادیکا خط

نامۂ عصیان مرا جائیگا یون شہ کے حضور
دادرس تک جسطرح جاتا ہی فریادیکا خط

ہی زبان میری بھی کہدونگا مین مدح شاہ سے
کاتب اعمال کیا لکھتی ہین استادیکا خط

وصف لکھتا ہون نجف کا خط گلزار مین
مردم صحرا نشین کیا جانین اس وادیکا خط

کیون نہ آنکھون سے لگاؤن مین حدیثونکو امیر
ہی مرے مرشد کا نامہ ہی مرے ہادیکا خط

ردیف ظائ معجمہ

قتل کے درپے ہین دشمن الحفیظ
لاکھ خنجر ایک گردن الحفیظ

راہرو تنہا بیابان ہولناک
ہر طرف انبوہ رہزن الحفیظ

نفس امارہ شیاطین حرص و آز
لاکھ کانٹے ایک دامن الحفیظ

تیغ قاتل کھنچ چکی سر جھک چکا
ہے گلے تک آب آہن الحفیظ

سامنا دوزخ کا جسم زار کو
خشک تنکا گرم گلخن الحفیظ

سیل کے قبضے مین دیوار گلی
برق کے حصے مین خرمن الحفیظ

کب تلک ان آفتون کا سامنا
قبلہ من کعبہ من الحفیظ

آپ سے امید رکھتا ہے امیر
المدد اے خاص ذوالمن الحفیظ

ردیف عین مہملہ

کون رکھتا ہے یہان فرش مشجر کی طمع
آپ کے کوچے مین ہے پاشا بستر کی طمع

آپ کا سایہ ہو سر پر آپ کے کوچے مین گھر
تخت دارا کی نہ ہے تاج سکندر کی طمع

خاک پا حضرت کی بہتر ہے ہمین اکسیر سے
کیمیاگر کو مبارک نقرہ و زر کی طمع

کون ڈوبا آب مین ہے کون آتش مین کباب
آپ کے احباب کو کیا لعل و گوہر کی طمع

تارک دنیا نہ کیونکر ہون کہ رکھتے ہین یہ لوگ
التجا جنت کی تسنیمی نہ کوثر کی طمع

گرد راہ شاہ ہو جامہ یہ تن کو ہے ہوس
آستان پاک ہو اور مین یہ ہے سر کی طمع

گرد پھر کر کیون نہ روضے کی کرین اکثر طواف
مومنون کو ہے ثواب حج اکبر کی طمع

خار و خس سے جھاڑتے ہین صبح کو جیسے مکان
چھوڑ کر دنیا کو ہمنے دی باہر کی طمع

روضۂ حضرت پہ پہنچے سائل شفقت امیر
تا در میخانہ لائی ہمکو ساغر کی طمع

ردیف غین معجمہ

عشق ہولا ہین ہمارے دل مایوس کے داغ
ایسے زیبندہ ہین جیسے طاؤس کے داغ

محو ہو جاتے ہین گر اشک غم حسرت سے گناہ
جسطرح دہونے سے مٹ جاتے ہین ملبوس کے داغ

قید ہون ہند مین یثرب کو ہو جانا یارب
ہو رہائی تو مٹین خاطر محبوس کے داغ

روضۂ مہر نبوت کی زیارت ہو نصیب
محو ہون جلد الٰہی دل مایوس کے داغ

پہونچون روضہ پہ تو اوتہی گل مقصود جنون
سب جتنے ہین دل مین مری حسرت و افسوس کے داغ

سنگ ہوا بلعم باعور سمجھ دل مین امیر
نہ مٹے پیرہن زاہد سالوس کے داغ

ردیف فا

کی شہادت کی نبی سے نے نان نعمت نصف نصف
ہو گئی دونون تو اسونکو عنایت نصف نصف

دونون ٹکڑے ہو تی تھی پوری یہ ادنی عدل تھا
جسکو کرتی تھی وہ شمشیر شجاعت نصف نصف

معجز شق القمر اظہر ہے سب پر شمس سے
چاند کو کس نے دکھائی الحقیقت نصف نصف

دو طرف ہے آپکے ذات پاک مین پوری ہوئی
تھی سلیمان اور یوسف مین شوکت نصف نصف

یا الٰہی وہ رخ سیمین نظر آتے مجھے
بانٹ لین باہم مری آنکھین یہ دولت نصف نصف

سلطنت دونون کی انکے قبضۂ قدرت مین ہے
ہے برابر دو جہان کی جو ولایت نصف نصف

آپ کی صورت ملیح اور یوسف کنعان صبیح
بٹ گیا دونون مین کیسا حسن صورت نصف نصف

آپکی ذات مقدس مین ہوئی آکر تمام
نوح و آدم کو جو دی حق نے کرامت نصف نصف

یا الٰہی جلد پہونچے روضۂ شہ پر امیر
دیدہ و دل کو اوٹھے لطف زیارت نصف نصف

سر جھکا اپنا جو سینے کی طرف
دل ہوا راہی مدینے کی طرف

بھیجے مجھ نیم بسمل کی خبر
ہون نہ مرنے کی نہ جینے کی طرف

اوٹھتی ہے جو موج طوفان بحر مین
آتی ہے میرے سفینے کی طرف

رعب حضرت سے نہین اتنی مجال
سنگ دیکھے آبگینے کی طرف

مہر سے چمکا دیا دیکھا اگر
ماہ کے داغی نگینے کی طرف

بحث جب کرنے لگے عطر و عرق
گل ہوے اوسکے پسینے کی طرف

دیکھتا تھا آپکو بوجہل یون
جسطرح افعی خزینے کی طرف

تن سے نکلے کی مرے جسدم امیر
روح جاتے کی مدینے کی طرف

ردیف قاف

بندونکو پہلے چاہیے ذات خدا سے عشق
بعد خدا ضرور ہے پیغمبر مصطفے سے عشق

کب خالق جہان کو تھا مصطفے سی عشق
ہو انتہا کی بات کہو ابتدا سے عشق

اپنی خبر تو کیا نہین کونین کی خبر
ایسا ہو مجکو آپ کی لطف وثنا سی عشق

دیدار اگر محال ہو گفتار ہی سہی
اعمی جو تھے وہ رکھتے تھے اونکی صدا سی عشق

کھیلے ہوی ہین جان پہ ہم دل ہو مال کیا
ہستی ہو ناگوار مٹادو بلا سے عشق

محمود کا وقار ہے کیا میرے سامنے
اوسکو ایاز سی ہے مجہے مصطفے سے عشق

پیدا ہو عشق بیچ لحد سے جو خاک ہون
ایسا ہو مجکو گیسوی خیر الورے سی عشق

بی عشق کوئی شئے نہین دیکھو جو غور سے
آہن کو بھی جہان مین ہو آہن ربا سی عشق

یوسف پر اسقدر تھی جو یعقوب شیفتہ
درپردہ تھا جناب رسول خدا سی عشق

انسان ہین ہم تو کیون نہون عاشق رسول کے
بلبل کو گل سے کاہ کو ہو کہربا سے عشق

عاشق ہزار سیکڑون معشوق ہی امیر
اچھا وہی ہے جسکو ہو اوس مقتدا سی عشق

ردیف کاف تازی

یا نبی ہند مین ہم ٹھوکرین کھائین کب تک
دیکھیو آپ مدینے مین بلائین کب تک

آنکھین پتھرا گئین ہین اہ بہت دیکھہ چکے
سختیان درد جدائی کی اوٹھائین کب تک

پھر کر آتے ہین جو زائر ہین کرتے ہین خجل
بات بگڑی ہوئی لوگونسے بنائین کب تک

صاف مطلع ہو دکھاؤ ہمین امید کا دن
گھڑی گھڑی شب غم کی یہ گھٹائین کب تک

اشک غم رک نہین سکتے ہین کہا تک روکین
درد دل چھپ نہین سکتا ہے چھپائین کب تک

نہین ملتی ہمین دنیا کے بکھیڑونسے نجات
یا نبی گرد رہین گی یہ بلائین کب تک

کیجیے وعدہ بلانیکا کہ اب تاب نہین
کہیے بدلین گی مخالف یہ ہوائین کب تک

چل زیارت کو بہانے نہین اچھے ہین امیر
جمع کر دلکو پریشان یہ رائین کب تک

دشمن ترے عدو کا ہے ای مقتدا فلک
پامال ہو زمین سے وہ جاتی جو تا فلک

ثابت ہوا یہ معنی لولاک سے ہمین
ہوتے اگر نہ آپ نہ ہوتے بنا فلک

تعلیم اتحاد کرین وہ تو ہون ہم
ہر چند منزلون ہین فلک سے جدا فلک

گنبد مزار پاک کا ہے اسقدر بلند
کہتے ہین سب کہ زیر فلک دوسرا فلک

دونون ذلیل ہون جو گرا دین نظر سے آپ
پہنچا ہی خار کا کہکشان آبلا فلک

مجرم وہ ہون کہ اوسپہ مین کھدون جو بار جرم
ملجای خاک مین صفت نقش پا فلک

امید ہے یتیم سے کہ پردہ نہ فاش ہو
جسدن روئی کی طرح اوڑین جا بجا فلک

مضمون وصف شاہ ہین ایسے بلند امیر
کرتی ہے ہر زمین کو طبع رسا فلک

ردیف کاف تازی

غزل عارفانہ

سیرت عشاق ہے ارباب ثروت سے الگ
ہے طریقہ انکا ہفتاد و دو ملت سے الگ

چشم تر ہی انکی کوثر نخل طوبی انکی آہ
انکا باغ دل کشا ہی باغ جنت سی الگ

دل حرم انکا گریبان انکا محراب حرم
ہی یہ آئین عبادت ہر عبادت سی الگ

موت انکی زندگی ہی زندگی ہی انکی موت
رنج و راحت انکی ہین سب رنج و راحت سی الگ

در حقیقت خاص ہین یہ پیرو شرع رسول
ہی شریعت انکی ظاہر مین شریعت سی الگ

تیغ غیرت سی ابھی رکھدین سر اپنا کاٹ کر
پاؤن پڑ جائی اگر راہ محبت سی الگ

کاہ ہو کر کوہ غم سر پر اوٹھا لیتی ہین یہہ
یہ تحمل ہے کہین انسان کی طاقت سی الگ

خون دل پی ہی تو ہی لخت دل بریان کباب
لذتین انکی ہین دنیا بھر کی لذت سی الگ

ہین رجوع قلب سی یہ اسطرح واصل بحق
جسطرح معنی نہین ہوتی عبارت سی الگ

آستین سے انکی جیب قدس کا پیوند ہے
دامن مقصود ہی کب دست ہمت سی الگ

یہ ردیف اتنی لئی بیٹھی ہی اے امیر
تا نہ محشر مین نہو دامان حضرت سی الگ

ردیف لام

وہی تاجی ہی جو ہی خاک پائی احمد مرسل
کلید باب جنت ہی ولائی احمد مرسل

ہوئی یہ بات ہمکو معنی لولاک سے ثابت
ہوئی افلاک کی خلقت برائی احمد مرسل

ہی ممتاز مرسل جسکو اقرار نبوت سے
جہان مین کون ایسا ہی سوائی احمد مرسل

یہ مصرع کندہ ہی دروازہ عرش معلی پہ
کہ اس سی بھی کہین اعلی ہی جائی احمد مرسل

دل مومن مین کیونکر ہو نہ داغ اونکی محبت کا
پڑی جب سنگ پر بھی نقش پائی احمد مرسل

انہین راہ رضا بخشی او نہین فرد قضا بخشی
بنائی جب خدا نے دست و پائی احمد مرسل

پھر آئی عرش پر جا کر گئی گرمی نہ بستر کی
عیان کس پر نہین ہی ماجرائی احمد مرسل

خطر کیا امتحان سی تھا کہ بزم لامکان مین تھا
خدا کی ذات پر تکیہ عصائی احمد مرسل

ہوا دونو طرف سی گفتگو کا ایک ہی عالم
ملی آواز حق سی کیا صدائی احمد مرسل

امیر اون پیشواونکا مین صدق دل سے پیرو ہون
جو ہین صدر شریعت پیشوائی احمد مرسل

زندہ کر دیتا ہی مُردے لب خندان رسولؐ — ہی مسیحا سی یہ جیتا ہوا احسان رسولؐ
کسکے گردن مین نہین ہی خم چوگان رسولؐ — لیگیا سب سے سبق کوی گریبان رسولؐ
وسعت روی زمین ذرّہ میدان رسولؐ — رفعت ہفت سما قطرۂ عمّان رسولؐ
قید سی حضرت یوسفؑ بھی چھٹی انکی سبب — کون عالم مین نہین بندۂ احسان رسولؐ
کیا سبب ہے جو ہر دل مین چبھی جاتی ہے — نوک نیزہ نہین نشتر نہین مژگان رسولؐ
ایک دروازہ ازل ایک ہی دروازہ ابد — کسکی طاقت جو کری سیر گلستان رسولؐ
جام کوثر کی پیا کرتی ہین ہم زیست مین بھی — کب تصور مین نہین چاہ زنخدان رسولؐ
رتبہ یعقوب سی حضرت سے دو بالا پایا — دونو سبطین تھی دو یوسف کنعان رسولؐ
گریہ کوہ سی کیونکر نہون چشمے جاری — سنگ آزردہ کری جب دندان رسولؐ
رزق تقسیم یہ ہر روز کیا کرتے ہین — سارا آفاق حقیقت مین ہی مہمان رسولؐ
عالم قدس سے ہی باغ نبوت کی بہار — عرش اعظم ہے سفال گل ریحان رسولؐ
بی نشان انجم و مہتاب تھی جس رات کہ تھا — جلوہ افروز خود اشمع شبستان رسولؐ

نقد بخشش سے رہو گا نہین محروم امیر
حشر مین ہوگا مرے ہاتھ مین دامان رسولؐ

ردیف میم

خلق کی سرور شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم — مرسل داور خاص پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نور مجسم نیّر اعظم سرور عالم مونس آدمؑ — نوحؑ کے ہمدم خضرؑ کی رہبر صلی اللہ علیہ وسلم
فخر جہان ہین عرش مکان ہین شاہ شہان ہین آصف زمان ہین — سب پہ عیان ہین آپ کی جوہر صلی اللہ علیہ وسلم
بحر سخاوت کان مروت آیہ رحمت شافع امت — مالک جنت قاسم کوثر صلی اللہ علیہ وسلم
قبلۂ عالم کعبہ اعظم سب سے مقدم راز سی محرم — جان مجسم روح مصوّر صلی اللہ علیہ وسلم
دولت دنیا خاک برابر ہاتھ کی خالی دلکی تونگر — مالک کشور تخت نہ افسر صلی اللہ علیہ وسلم

رہبر مومنین ہادی عالمین تارک دنیا مالک عقبے
ہاتھ کا تکیا خاک کا بستر صلی اللہ علیہ وسلم

سرو خرامان چہرہ گلستان جنبش لب ہے غنچہ فشان
سنبل پیچان زلف معنبر صلی اللہ علیہ وسلم

چشمۂ جاری خلق ستہ باری گرمی سواری باد بہاری
آئینہ داری فخر سکندر صلی اللہ علیہ وسلم

مہر سحر جلوہ ریشہ نعت امیر اپنا ہے پیشہ
ورد ہمیشہ دن بھر شب بھر صلی اللہ علیہ وسلم

پہونچ ہی جائین کہ محبوب کے دیار مین ہم
یہ شوق ہے کہ نہین اپنے اختیار مین ہم

کوئی چلے نہ چلے ساتھ ہم تو جاتے ہین
عبث درنگ کرین کسکے انتظار مین ہم

خیال حلقۂ گیسوی شاہ دل مین ہے جو
تمام راہ رہین گے اسی حصار مین ہم

بہ رنگ بانگ درا سب سے بڑھ کے کیون نہ چلین
ہین ایک تیز قدم لاکھ مین ہزار مین ہم

کیا ہے جذبۂ کامل نے قافلہ سالار
امام سمجھے تو ہین گو نہین شمار مین ہم

جو بحر قافلہ ہے زائرو تو ہم ہین حباب
کہ سر سے آنکھ ہوئے ہین قطرۂ قطار مین ہم

اگرچہ ہیچ ہین لیکن ہین تحت سب اپنے
بے حساب ہین گویا کہ اعتبار مین ہم

لگا دیے ہین یہ پر شوق نے کہ کہتے ہین
نظر سے اپنے قدم بڑھ کے رہگذار مین ہم

خدا جو چاہے تو زائر ابھی ہون رستے مین
پہنچ کے روضے مین مرقد کو لین کنار مین ہم

کبھی ہو سر پاؤن کبھی پاینتی سے لین بوسے
چمن چمن گل تازہ چنین بہار مین ہم

امیر لیکے چلے داغ عشق شاہ کا گل
کرین گے سیر جنان گوشۂ مزار مین ہم

ضعف سے گو ہے اٹھانا مجھے دشوار قدم
شوق کہتا ہے کہ ہے شہر نبی چار قدم

راہ مولا مین مین چلتا ہون تو یون چلتا ہون
بڑھ کے پڑتے ہین نظر سے مری ہر بار قدم

سر سے آنکھون سے کرون منزل مقصود کو طے
تھک کے رہ جائین جو میرے دم رفتار قدم

خوش ہین ایسے کہ نہین پھولے سماتے ہر گام
کیون نہ گرد اپنے پھرین صورت پرکار قدم

آپ سے کے در پہ نہ رکھتے وہ اگر فرق نیاز
لیتے یوسف کی نہ پھر مردم بازار قدم

سوئے تو آپ کے کوچے مین پہونچکر سو تو
واہ رکھتے ہین عجب طالع بیدار قدم

یہ رہ شرع مین چلا او نہین رہا دامن شاہ
ہاتہ مجرم ہین ہمارے نہ گنہگار قدم

ساتہ جب تک نہ لین گے گنہگار و نکو
مصطفےٰ خلد مین رکھین گے نہ زنہار قدم

ہم ہین اور رہ رہروی وادی یثرب ہے امیر
کسکو پروا ہے جو کانٹون سے ہون افگار قدم

ردیف نون

جلد منظور ہے تا روضہ انور پہونچین
پر لگا دے ہمین اے شوق کہ اوڑکر پہونچین

ناتوان ہم ہین مدینہ ہے بہت ہند سے دور
دیکھیے منزل مقصود کو کیونکر پہونچین

ق
قبر مین سخت فرشتون نے ستایا ہے مجھے
آرزو ہے کہ مدد کے لیے یاور پہونچین

گر نہو آپ کو دربار خدا سے فرصت
حکم کر دیجیے حیدر کو کہ حیدر پہونچین

راہ یثرب کے مسافر جو ذرا بھی بھولین
خضر و الیاس یقین ہے کہ برابر پہونچین

رہروان رہ حضرت کو اگر پیاس لگے
حورین جنت سے لیے ساغر کوثر پہونچین

ق
تھا یہ اللہ کو منظور کہ معراج کی شب
خلوت خاص مین تنہا شہ صفدر پہونچین

کیون نہ رہجائین خیالات جہان صورت گرد
جب نہ جبریل بھی ہمراہ پیمبر پہونچین

قبر ہی خوب ہے اس منزل ہستی سے امیر
ٹھوکرین کھاتی ہین غربت مین کہین گھر پہونچین

ڈوبے ہوئے ہین لوگ جو عشق جناب مین
کیونکر چلین گے حشر کے دن آفتاب مین

سبطین مصطفیٰ ہین جو زہرا کے نور عین
رحمت کو دو یہ سورے ہین ام الکتاب مین

آئینہ ہے یہ پنجتن و چار یار کا
نقطے ہین چار حرف ہین پانچ آفتاب مین

جتنے سوال چاہین کرین منکر و نکیر
حضرت کا ایک نام ہے سب کے جواب مین

تو وہ حبیب حق ہے کہ یوسف کو بھی لیجائین
یعقوب دیکھکر ترے جلوے کو خواب مین

چلیے برنگ مہر زیارت سے کے واسطے
سر کو قدم بنا لیے راہ ثواب مین

حضرت ہوے شفیع تو دونونکو دی نجات
مجرم تھے کشمکش مین فرشتے عذاب مین

مجرم ہو پاک جای جو حضرت کی سامنے
ہوتا ہی خشک دامن تر آفتاب مین

اللہ بخشدے جو وہ شیطان کو ہون شفیع
ہم مجرمون کے جرم تو ہین کس حساب مین

جو کہدیا ہی آپ نے اوسکا یقین کر
بیجا ہے فکر دوزخ و جنت کے باب مین

عشق رسول شرط ہے اسلام کے لیے
کب ہے شراب کیف نہو جس شراب مین

کس قید سی بلا کا نہین آپ کو خیال
پہونچی خبر جو بند ہوا ہو حباب مین

جاتی ہے جو سوی عالم بالا نگاہ قہر
پانی کا قطرہ قطرہ شرر ہو سحاب مین

آیا خیال انجمن لامکان ہمین
دیکھے کبھے جو عاشق و معشوق خواب مین

حضرت چلے سوار جو ہو کر براق پر
تا سدرہ جبرئیل امین تھے رکاب مین

اوس لطف رخ کی مدح وثنا کی ہے جب امیر
لکھے ہین شعر مشک ملا کر گلاب مین

مقام امتحان مین دل جو اپنا تول لیتے ہین
وہی سودای بازار محبت مول لیتے ہین

رقم کرتے ہین جب مضمون سواد چشم حضرت کے
سیاہی مردمک کی آنسوؤن مین گھول لیتے ہین

کشاکش سب طرح کی ہے سر مژگان حضرت مین
اسی ناخن سے عاشق دلکے عقدے کھول لیتے ہین

کبھی بزم عزا کرتے ہین گہ میلاد کی محفل
کبھی رو پیٹ لیتے ہین کبھی ہنس بول لیتے ہین

فدا کر شیکو قد غیرت شمشاد حضرت پر
بہت ہم سرو سے آزاد بندے مول لیتے ہین

جو وہ بیان آتا ہے دندان مبارک کی شہادت کا
بہا کر اشک ہم دامن مین موتی رول لیتے ہین

ترازوے طبع سنجیدہ ہے اپنی فیض حضرت سے
ہمین اچھے برے اعمال اپنے تول لیتے ہین

نہین نقصان سوای نفع بازار محبت مین
جو بکجاتے ہین اوسکے ہاتھ یوسف مول لیتے ہین

امیر الفت جو دو ملتے ہین ابروی حضرت کی
وہ اس کنجی سے قفل باب جنت کھول لیتے ہین

جو لوگ الفت حضرت میں جان دیتے ہیں
ملک اونہیں کو جنان کی زبان دیتے ہیں

بڑا پلید ہے منکر ہے جو نبوت سے
گواہی اوسکی زمین آسمان دیتے ہیں

اثر میں نام محمد کا اسم اعظم ہے
کلام حق میں یہ قاری نشان دیتے ہیں

جہان اوٹھتی ہیں سنتے ہیں آپ کی زائر
ردائی امن ملک سر پہ تان دیتے ہیں

خیال روضہ والا جو سرفراز کرے
تو ہم قیام کو دل سا مکان دیتے ہیں

پکارتے ہیں تمہیں کو یہ یا رسول اللہ
یہ مسجدوں میں موذن اذان دیتے ہیں

جو زیر سایۂ دیوار شاہ کرتے ہیں خواب
وہ اپنی آنکھ کو سونیکی کان دیتے ہیں

ق
برہمن آئی مسلمان ہو کچھ خطر نکرے
کہ کافروں کو یہ مومن امان دیتے ہیں

بتوں کو توڑکے آئے تو پائے باغ بہشت
خدا کو صاحب یہ درمیان دیتے ہیں

نہیں سمجھتے یہ جائیگا پہلے تیر بہت
امیر پیر کو طعنے جوان دیتے ہیں

رہی عشق دم تیغ الم جانتے ہیں
اس تڑپنے میں جو لذت ہے وہ ہم جانتے ہیں

شرف آدم سبب سایہ کو ہم جانتے ہیں
سایہ کیا شے ہے اوسے اہل عدم جانتے ہیں

کہہ دو رضوان سے ہیں سیر کی تکلیف مدے
ہم مدینے ہی کو گلزار ارم جانتے ہیں

وصف کرنے لگے موسیٰ تو یہ آئی آواز
کوئی کیا جانیگا احمد کو تو ہم جانتے ہیں

بادشاہی ہے ترے در کی گدائی جنکو
ٹھیکرا بھیک کا وہ ساغر جم جانتے ہیں

خشک کیا مزرع امید رہیگا اون کا
جو ترے گیسوؤں کو ابر کرم جانتے ہیں

نیستی ہے اونہیں ہستی جو ترے پیرو ہیں
عمر صد سالہ کا وقفہ کوئی دم جانتے ہیں

اسم پاک آپ کا ہے سب سے مقدم ہر قوم
رتبہ جو آپ کا ہے لوح و قلم جانتے ہیں

دل کفار میں پڑتے ہیں اگر داغ حسد
ہم وہ پتھر میں ترے نقش قدم جانتے ہیں

تیرے گیسو سے سیہ پیراہن کعبہ اگا
تیری آنکھوں کو غزالان حرم جانتے ہیں

تشنۂ شوق ترے قلزم رحمت کے شفیع — بحر زخار کو قطرہ سے بھی کم جانتے ہین
جلوۂ نور سے اور کوئی کیا جانے — تیرے گیسو ترے عارض کی قسم جانتے ہین
جا سکے اور کوئی معراج مین ہمراہ براق — جبرئیل آپ کے توسن کا قدم جانتے ہین

غیب کے حال سے جو لوگ ہین آگاہ امیر
وہ ادب سے حد امکان مین قدم جانتے ہین

ہر چند کوئی گنج سے خالی مین نہین — کوچے مین شاہ کے ہے جو دولت کہین نہین
کس کی ہے آنکھ ایسی کہ دیکھے جمال پاک — دریا سمائے کوزے مین ہمکو یقین نہین
وہ دن کبھی ہو کہ روضۂ اقدس پہ ہون مقیم — رضوان بلائے مجھکو کہون مین نہین نہین
بے شبہ ہے سجود کے لائق وہ آستان — پر لائق سجود کسی کی جبین نہین
جس دم ہین جمع ہین خاصان کردگار — وان آپ کے سوا کوئی مسند نشین نہین
ذرے سے آفتاب تلک سب مطیع حکم — قبضے مین آسمان نہین یا زمین نہین
یثرب مین چل کے روضۂ اقدس کو دیکھ لے — دشوار کچھ نظارۂ عرش برین نہین
معراج جب ہوئی تو گئے حضرت کہان کہان — واقف سوائے حضرت روح الامین نہین

لیتا ہون کب کسی کے مین مضمون اے امیر
خرمن ہے میرے پاس کوئی خوشہ چین نہین

ہر دم سے جیتے جو نام نہین لیتے ہین — وہ رہ کعبۂ اسلام نہین لیتے ہین
دستگیری نہین کرتے ہین محمد کس کی — کون گرتا ہے کہ وہ تھام نہین لیتے ہین
ابتو لللہ اٹھا دیجیے رخ انور سے نقاب — دل جگر سینے مین آرام نہین لیتے ہین
خاکسارون کو تو آب بقا سے کیا کام — خضر دیتے ہین اونہین جام نہین لیتے ہین
ق
جان دیتے ہین مریضان محبت لیکن — آپ کی یاد سے آرام نہین لیتے ہین
دل ہے بیمار محبت یہ ہے قلقل کی صدا — ہچکیان نزع کے ہنگام نہین لیتے ہین

جان دیتا ہی جو حضرت پہ وہ پاتا ہی بہشت
ایک کا مال وہ بی دام نہین لیتی ہین

آپ کا حاسد بدکیش ہے ایسا منحوس
صبح کو جسکا کبھی نام نہین لیتی ہین

یاد تیری جنھین لیجاتی ہی غربت کی طرف
گھر کا وہ بھول کی بھی نام نہین لیتی ہین

آپ کی عارض و گیسو کی جو دیوانی ہین
چین وہ صبح سی تا شام نہین لیتی ہین

وصف حضرت مین کہا کرتی ہین ہم شعر امیر
فکر سے اور کوئی کام نہین لیتی ہین

پہونچا امیر خیر ورا کی جناب مین
ہے لاکھ لاکھ شکر خدا کی جناب مین

کہدو ملائکہ سے کرین اور سیر کرم
مین ہون شفیع روز جزا کی جناب مین

پستی بخت سی وہ چھٹا جو پہونچ گیا
محبوب خاص رب علا کی جناب مین

دونون جہانکا امن ہی دونون جہانکا حفیظ
اس بادشاہ ہر دو سرا کی جناب مین

پیاسون سی کہدو آئین کہ ہی شربت حیات
بحر کرم محیط سخا کی جناب مین

ق

کہتا ہون اب بھی دیکھ اوٹھا ہاتھ جور سے
اے چرخ ورنہ ہونگا مین شاکی جناب مین

مین تو ترے بیان کرونگا ہزار ظلم
تو کیا کہے گا شاہ ہدا کی جناب مین

جور و ستم کھلین گے تو تجکو ضرور آپ
بھیجین گے قید کر کے خدا کی جناب مین

نکلا نہ منہ سے کلمہ بیجا کبھی امیر
جو عرض مینے کی وہ بجا کی جناب مین

شتاب آؤ کہ ہین صرف انتظار آنکھین
لگی ہین در کی طرف شوق سی ہزار آنکھین

کرو ظہور کہ دل شاد ہون محبون کے
ملین یہ پای مبارک پہ بار بار آنکھین

خبر ہی شرط مریضان عشق کا ہی حال
کہ چھت سی لگ گئین ای شاہ نامدار آنکھین

یہ عشق عارض و لالہ نے چھل دیا ہے ہمین
ابھی سے دیکھتی ہین خلد کی بہار آنکھین

بندھی ہی شہادت دندان پاک کا جو خیال
تو کیون نہ صورت نیسان ہون اشکبار آنکھین

وہ دن بھی ہو کہ زر بہا نذر دیں تمہیں دل
قدم پہ اشک کے گوہر کریں نثار آنکھیں

اجل بھی منتظروں کی جو ہجر میں آئے
اوگیں کی صورت نرگس سر مزار آنکھیں

یہ دی ہے آپ نے قوت دل اہل دین کو ہیں شبیر
مجال ہے سگ دنیا کریں جو چار آنکھیں

کریں جو آپ قدم رنجہ قدسیوں کی طرف
بچھائیں زیر قدم لا کے دل ہزار آنکھیں

جو مہر و مہ نہ لگائیں وہ کحل خاک قدم
خلل ہو نور میں پیدا کریں غبار آنکھیں

امیر شاہ ضعیفوں کو دیں اگر قوت
نکالیں شیر کے اطفال شیرخوار آنکھیں

جب میں نبی کا مسافر کوئی پا جاتا ہوں
حسرت آتی ہے یہ پہونچا میں رہا جاتا ہوں

المدد المدد ای شافع روز محشر
بوجھ بھاری ہے گناہوں کا دبا جاتا ہوں

ہو زیارت پہ فقط غش سے افاقہ موقوف
آپ آتے ہیں تو میں آپ میں آ جاتا ہوں

دو قدم بھی نہیں چلنے کی ہے مجھ میں طاقت
شوق کھینچے لیے جاتا ہے میں کیا جاتا ہوں

ق

قافلہ والے چلے جاتے ہیں آگے آگے
مدد ای شوق کہ پیچھے میں رہا جاتا ہوں

کاروان رہ یثرب میں ہوں آواز درا
سب میں شامل ہوں مگر سب سے جدا جاتا ہوں

اس لیے تا نہ ملے رہرو کنعان والوں کا پتا
محو کرتا ہوا نقش کف پا جاتا ہوں

فیض مولا سے ابھی صبر کی طاقت ہے امیر
جو گھڑی سامنے آتی ہے اوٹھا جاتا ہوں

دل کو کب شوق مزار شہ کونین نہیں
بی زیارت کے مجھے آرام نہیں چین نہیں

ہو روان ای دل بیتاب کہ موقع ہے یہی
راستہ صاف ہے حائل کوئی مابین نہیں

جبہ سائی کو ہیں مشتاق بشر ہوں کہ ملک
جز در شاہ کوئی قبلۂ دارین نہیں

دے چکا اوسکو میں دل جس نے دیا تھا مجھ کو
فارغ البال ہوں ذمے پہ مرے دین نہیں

پر وہی صاحب معراج ہے یاں عرش نگاہ
نقش کب دل پہ مرے معنی قوسین نہیں

ہو اشارہ کہ ہین ہمراہ محمدؐ کے علیؑ
لفظ معراج مین یہ میم نہین عین نہین

نور عینین شہ ہر دوسرا ہین یہ امیر
سب ہین آگاہ نہان تجہ سے سبطین نہین

دودہ پیتے ہوے اطفال نہ کیونکر بولین
جب لب لعل کی تاثیر سے پتھر بولین

ہو گنہ ہو سکا نہ انجام بجز رسوائی
کیا چھپین جرم جو اعضاء محشر بولین

دل زائر مین جو اکسیر کا آجای خیال
بوٹیان آپ ہی جنگل مین سراسر بولین

سبزہ زار چمن شاہ کی جو سیر کرین
طوطی اون نیک خصال نہ کیونکر بولین

عاشق شاہ ہون جہگڑین جو قیامت مین ملک
ہی یقین میری طرف سارے پیمبر بولین

آپ کی چشم سخندان کا ثنا خوان ہون مین
منہ ہی کیا آگے مرے او سخنور بولین

دشمن شاہ وہ بدبین ہی جس گہر مین رہے
چہت کی کڑیان نہ کبھی چپ ہون اژدر بولین

وہ مسیحا ہین کہ حضرت جو پکارین اونکو
جی اوٹھین مردہ تصویر مصور بولین

باعث حفظ جہان نام ہی حیدر کا امیر
حکم حیدر ہے نگہبان نہ کیونکر بولین

ہون تو مجرم پہ نہین شبہہ مری اقبال مین
نام حضرتؐ ہی ہے میرے نامہ اعمال مین

رشتی توڑے دام کو صیاد اپنے ہاتھ سے
نام حضرتؐ سے لی جو طائر قید ہو کر جال مین

جرم گو بیحد ہین پر مین عاشق مولا تو ہون
آیہ لا تقنطوا کیونکر نہ نکلے فال مین

کیون نہ لکہدی باغ جنت کی سند مجکو خدا
لکھے ہین دفتر کے دفتر آپ کے احوال مین

ہین وہ عیسیٰ ہو مرقع مین جو حضرتؐ کی شبیہ
کیا عجب ہے جان پڑ جائے ہر اک تمثال مین

یاد مولا مین جو روئین اپنی آنکھین اے امیر
ابر تر بھر کے موتی لیگئے رومال مین

ردیف واو

میری الفت نے دیا رتبہ بیحد مجھکو
کہ ملی خاک در شاہ کی مسند مجھکو

پھول وہ چہرہ ہی شمشاد ہی وہ قد مجھکو
سیر گلزار جنان سی ہے یہ مقصد مجھکو

عمر بھر دولت کونین کی کرتا تھا تلاش
ملگئی آج تہ دامن احمد مجھکو

اب و جد فخر عرب آپ ہین فخر اب و جد
یاد ہے مکتب ایمان مین یہ ابجد مجھکو

رتبہ یہ عشق سے پایا کہ ہون حضرت کی دعا
حشر کے روز کریگا نہ خدا رد مجھکو

ہین وہ محبوب خدا اسلئے ہین سب کے محبوب
راست گو ہون نہین آتی ہی خوشامد مجھکو

اوس خط سبز کا عاشق ہون مین مانند خضر
کیون نہ جنت مین ملے قصر زبرجد مجھکو

کسی دولت کسی ثروت کی نہین اب پروا
میرے اللہ نے دی الفت احمد مجھکو

یا نبی مکر سے شیطان کی حاصل ہو پناہ
روز آ آ کے ستاتا ہی یہ مرتد مجھکو

آسمان پر کلہ فخر نہ پھینکون کیونکر
ہاتھ آیا ہے ترا گوشہ مسند مجھکو

شافع حشر کا احسان کہ دارین ہوا
کر چکے تھے مرے اعمال ند ارد مجھکو

ہون گنہگار مگر خوف معاصی ہی نہین
بخشوالین گے قیامت مین محمد مجھکو

نکہت گل کبھی گلشن سی جو لاتی ہی صبا
یاد آجاتی ہے اوس شاہ کی آمد مجھکو

مست ہون بادہ الفت ہی مین مینو کی طرح
کیون نہ سمجھے صف عشاق سر آمد مجھکو

قصر جنت مین جو دیکھونگا جواہر کے کلس
یاد آجاے گا وہ روضہ وہ گنبد مجھکو

خلعت بادشہی حلہ جنت سمجھون
دین جو زائر کفن پیشش مرقد مجھکو

گذرے چالیس برس عمر گرامی طالع بد
تا کجا ہند مین رکھیگا مقید مجھکو

کم نہین ہی یہ شرف کچھ مرے حق مین کہ امیر
نام میرا ہے یہی کہتے ہین احمد مجھکو

اب کہان چین خبر دی مرے جی سے نے مجھکو
کہ مدینے مین بلایا ہی نبی نے مجھکو

عاشق چہرہ حضرت تھا گیا جو کھٹکے
در فردوس پہ روکا نہ کسی نے مجھکو

سچ آفت میں نبی اور علی ہیں حامی
پار او ترنے کو ملے ہیں یہ سفینے مجھکو

عشق کر ختم رسل سے کہ خدا راضی ہو
کی یہ تعلیم اویس قرنی نے مجھکو

آتش عشق میں جلتا ہوں میں شب بھر صبح
شمع ساں غیرت کے آتے ہیں پسینے مجھکو

پر نکل آئیں جو طائر کی طرح دور نہیں
ہمہ تن شوق بنایا ہے خوشی نے مجھکو

شوق محبوب الٰہی میں نہیں صبر کی تاب
لیچل اے جذبۂ دل جلد مدینے مجھکو

ہے یقیں راہ میں ملجائیں گے جبرئیل امیں
سب بتا دیں گے زیارت کے قرینے مجھکو

اب نہ ٹھہروں جو کرے میری خوشامد بھی وطن
کہ پکارا ہے غریب الوطنی نے مجھکو

مومن و زائر و حاجی ہیں یہ تین شرف
مکی و ہاشمی و مطلبی نے مجھکو

رات دن ہند میں رہتا ہے یہی دھیان امیر
اب کیا یاد رسول عربی نے مجھکو

مدح خوان ہم ہیں جو آواز نہیں ہے تو نہو
سوز حاصل ہے مجھے ساز نہیں ہے تو نہو

مرتے ہی پھاند کے دیوار میں داخل ہونگا
باب فردوس اگر باز نہیں ہے تو نہو

ہے مئے عشق نبی حضرت سے مرا دل مخمور
جام میں بادۂ شیراز نہیں ہے تو نہو

دیکھ سکتا نہیں گنجشک کو ہیبت سے تری
صید اگر دیدۂ شہباز نہیں ہے تو نہو

زندہ دل جتنے ہیں اقرار نبوت ہے انہیں
مردہ دل قائل اعجاز نہیں ہے تو نہو

آپ کا نام تو لیتا ہے موذن ہر صبح
مثل داؤد خوش آواز نہیں ہے تو نہو

درد الفت کا ہو انجام الٰہی اچھا
خوب صورت اگر آغاز نہیں ہے تو نہو

اڑ کے مرجائیں گو خبث طبیعت سے عدو
آسمان تفرقہ پرداز نہیں ہے تو نہو

آشیانہ ہے مدینہ کے درختوں پہ مرا
اب اگر طاقت پرواز نہیں ہے تو نہو

دور سے دیکھ لیا کرتے ہیں حضرت کا جمال
پاس اگر جلوہ گہ ناز نہیں ہے تو نہو

رہ نہیں جانیکا میں وادی جنت میں امیر
توسن فکر سبکتاز نہیں ہے تو نہو

یہ باعث تھا کہ سجدے فرشتوں نے جو آدم کو | کہ اوس کی صلب میں دیکھا ضیائے فخر عالم کو
جو عالم ہم نے اپنے دل میں دیکھا فیض مولا سے | نہ آیا تھا کبھی جام جہاں بیں میں نظر جم کو
شرف بخشا مدینے کو خدا نے ہفت کشور پر | بلندی ایسی دی ہے ہفت آسمان سے عرش اعظم کو
نظارہ شاہ کا یوں دامن تر خشک کرتا تھا | مٹا دیتا ہے جیسے پرتو خورشید شبنم کو
سفارش سے تمہاری قوت اعجاز دی حق نے | ید موسیٰ عمران کو لب عیسیٰ مریم کو
ہوے راکع تو محراب حرم کو یہ ہوئی حیرت | کہ لے لوں دوڑ کر آغوش میں میں قبلہ پر خم کو
تری محراب ابرو ہے ترا چاہ زنخدان ہے | عزیز اس واسطے رکھتا ہوں میں کعبے کو زمزم کو
لب جان بخش کی تعریف سے پایا ہے یہ رتبہ | غنیمت جانتے ہیں عیسیٰ یہ ہم مریم کو
نکل سکتے نہیں ہیں ایکدم قید محبت سے | لپٹا ہے یہ دونوں گیسوؤں نے دونوں عالم کو
اگر اوس خال کو دانے کا بوسہ پہلے لیتے | نہ شوق کھا کے گندم احتیاج عذر آدم کو
وہاں چالیس دیتی ہیں در فیض آپ کا لاکھوں | سخاوت میں بھلا کیا آپ سے نسبت ہے حاتم کو
یقین ہے مثل حاتم شوق سے قالب تہی کرتے | سلیمان دیکھتے دست مبارک میں جو خاتم کو

اسیر آوازہ جرات ہو پہنچا ہے جو مولا کا
ہلا دیتا ہے اب بھی سیستان میں گھر رستم کو

کھولنگا حشر میں یہ تھام کر حضرت کے دامن کو | الٰہی سیل رحمت سے بہا عصیاں کے خرمن کو
غبار کوچہ مولا کا سرمہ ہے عجب سرمہ | کیا ہے جس نے روشن دیدۂ خورشید روشن کو
جو دیکھیں حلقۂ گیسو کہیں آزاد حسرت سے | الٰہی قید ہوں میں ملے یہ طوق گردن کو
یہ شوق دید مرقد ہے کہ جب در بند ہوتا ہے | فرشتے جھانکتے پھرتے ہیں دیوار و در روزن کو
اجازت طائر سدرہ کو ہو تو نخل یثرب پر | بنا لے آشیانہ چھوڑ کر اپنے نشیمن کو
تمنا ہے نہ سکوں کو بھی میں شہر یثرب سے | نہیں تھوڑی سی ملجائے یہیں پاشاہ دکن کو
تمہارا بوسۂ در یوں بدونکو نیک کرتا ہے | بنا دیتا ہے سونا سنگ پارس جیسے آہن کو

کرے جو دل کو الگ تا وصف باغ روضۂ حضرت
خدا نی اس لیے دین دس ہاتھین تجھ گل سوسن کو

لباس شاہ کو سینے کی ہو خیاط کو جرأت
جو رشتہ مانگ لو ادریسؑ سے عیسیٰؑ سے سوزن کو

جنان سے روضۂ شہ تک جو حورین آنہین سکتین
بحسرت دیکھتی رہتی ہین دیوار و نگر روزن کو

ابھی تو اوڑ کے آتے کوچۂ مولا مین گلشن سے
جو ملتی بلبلون کی طرح پر گلہای گلشن کو

براق اوڑتا ہوا قطع رہ معراج کرتا تھا
ملے جب شہسوار ایسا خوشی ہے کیون نہ توسن کو

امیر آئے جو دل اوس شاہ کا عاشق نوازی پہ
جھکا دے سرو پائی فاختہ پر اپنی گردن کو

رکھتی ہے خاک کوچۂ مولا چمن کی بو
ذرے سے وہ گل ہین آتی ہے جنسے دولہن کی بو

سونگھے جو کوئی اونکی لباس بدن کی بو
خوش آ گیا دماغ کو اوسکے چمن کی بو

کیا حلقہ ہای زلف مسلسل مین عطر بیز
آتی ہے صاف نافۂ مشک ختن کی بو

اوس چہرۂ صبیح کی دل کو جو یاد ہے
داغون سے آرہی ہے گل یاسمن کی بو

لکھون جو مدحت تن نازک کتاب مین
آئی ورق ورق سے گل نسترن کی بو

گویا زمین عطر سے ہے خاک جسم پاک
شبو کی بو ہے زلف مین تن مین سمن کی بو

کافور کی جگہ تھی جو خاک مزار پاک
چھوے فرشتے سونگھ کو میرے کفن کی بو

خوشبو وہان پاک کی جنکو پسند ہے
سونگھین کبھی نہ غنچۂ گل کے دہن کی بو

یعقوبؑ وار یوسفؑ یثرب پہ ہون فدا
روشن ہون آنکھین سونگھین اگر پیرہن کی بو

آئے شمیم باغ جنان کی دماغ مین
لاتے صبا جو آپ کو سیفۂ تن کی بو

فیض ثنای شہ سے یہ رتبہ ملا امیر
پہونچی بہشت مین مری باغ سخن کی بو

طاعت حق ہے محمدؐ کی اطاعت مجھکو
حج ہے کعبے کا مدینے کی زیارت مجھکو

کچھ نہین زشتی اعمال سے دہشت مجھکو
بخشوا لین گے نبی روز قیامت مجھکو

کون اب دولت دنیا کی ہے حاجت مجھکو
میرے اللہ نے دی دین کی دولت مجھکو

چہرۂ پاک کی تعریف کیا کرتا ہون
ہے یہی تذکرہ قرآن کی تلاوت مجھکو

روضۂ شاہ تلک ہند سے پہونچون مین شتاب
یا خدا جلد دکھا روضۂ جنت مجھکو

اوڑ کے پہونچونگا مین طائر کیطرح یثرب مین
دے مرے شوق نے پرواز کی طاقت مجھکو

فیض عشق شہ والا سے تو انگر ہون مین
مال ہے گنج ہے دولت ہے یہ الفت مجھکو

سن لیا ہے کہ نبی نزع مین آئینگے ضرور
اس لیے مرگ کی آنے کی ہے حسرت مجھکو

شاید آجائین وہان ختم رسالت کے قدم
جلد اے مرگ دکھا گوشۂ تربت مجھکو

حشر کے روز نبی ساقی کوثر ہونگے
کیا غم تشنگی روز قیامت مجھکو

جانتے ہین کہ بہت تشنۂ دیدار ہون مین
ہے یقین پہلے کرین جام عنایت مجھکو

شکر ہے بیٹھ رہا ہون در مولا پہ امیر
مل گئی سارے بکھیڑون سے فراغت مجھکو

عشق شہ والا دل زار کو دیکھو
اس کاہ کو اور کوہ گرانبار کو دیکھو

کہتی ہے کہ مین پرتو چشمان نبی ہون
لو اور سنو نرگس بیمار کو دیکھو

ہے اسکے نظارے مین ثواب اوس سے زیادہ
قرآن کے بدلے اوسی رخسار کو دیکھو

فاقون مین اوس ابرو کا ہے دہیان تو بہتر
ماہ رمضان دیکھ کے تلوار کو دیکھو

اے اہل جنون سلسلہ بخشش کا یہی ہے
بل کھائے ہوئے گیسوی خمدار کو دیکھو

جنت مین یہ کہتے ہین فرشتون سے فرشتے
یثرب مین چلو شاہ کے دربار کو دیکھو

یثرب کو امیر آؤ چلو ساتھ ہمارے
اوس خرم و شاداب چمن زار کو دیکھو

اشتیاق سجدہ مین تا چند دل بیتاب ہے
سر مرا ہو اور اوس دروازے کی محراب ہے

مدتون سے آرزو رکھتا ہے یہ دل مین فلک
چادر مرقد کسی شب چادر مہتاب ہو

جسم حضرت کی صباحت کا کرون کیونکر بیان
گلیان کرنیکو سے پہلے موتیون کی آب ہو

حفظ عفت کا بچا ہی جسکو کیا اوسکو خطر
برق خاطف مزرع دہقان پہ گر کر آب ہو

آبیاری جس چمن کی لطف حضرت کا کرے
کیون نہ ہر کانٹا رگ گل کیطرح شاداب ہو

شعلۂ نار غضب ایسا کہ جسپر شب ہو بلند
آسمان پر خاک جلکر خرمن مہتاب ہو

مہر مولا ہی یہ دلمین ہین جو اوسکے چمین خاک
اوسکی ہر ذرہ ہوا مین مہر عالمتاب ہو

دل جلانا عشق مولا مین ہی دولت کا سبب
صاحب اکسیر ہون کشتہ جو یہ سیماب ہو

ہون روانہ ہند سے جسدن مین یثرب کو امیر
جو مجاور شہ کے روضہ کا ہو اوسکو خواب ہو

لے چل ای شوق سوی روضۂ مولا مجھکو
مدتون سے ہے زیارت کی تمنا مجھکو

روضۂ پاک کا یثرب مین نظارہ کرون
اس لئے حق نے دیے دیدۂ بینا مجھکو

سر ہو اور سنگ در شاہ ہو تا آخر عمر
جب سے پیدا مین ہوا ہے یہی سودا مجھکو

شوق دیدار ہے اوس حق تجلی کا کمال
یا خدا جلد ملے رتبۂ موسی مجھکو

جان قالب مین نہین درد جدائی کے سبب
زندہ ہو جاؤن جو ملجائین مسیحا مجھکو

کیا کہون چرخ ستمگر نے کیا ہے کیسا
صورت و فترا بستر تہ و بالا مجھکو

بادیہ پیمائی گردون سے نہین کچھ مطلب
تو ہی ای شوق کرا بادیہ پیما مجھکو

خضر پھرتے ہین کہان آئین بتائین مجھکو راہ
نہین معلوم رہ یثرب بطحا مجھکو

راہ خشکی ہو اگر راہ ہو دون سبحہ سے
گریۂ شوق دکھا تو رہ دریا مجھکو

کور آنکھین جو کرے راہ مین اندھی دو گرد
کم نہین دیدۂ دل سے تماشا مجھکو

مشتی بخت سے یثرب نکلون اب جو امیر
سارے اسباب سفر کے ہین مہیا مجھکو

ردیف ہای ہوز

آنکھون مین ہو گھر دل مین مری جای مدینہ
ان تین مدینون مین ہو ماوای مدینہ

موسیٰ کو مبارک ہو تجلی سر طور
اللہ مری آنکھون کو دکھلای مدینہ

ہو قصر جنان روضہ ستون طوبیٰ فردوس
جنت کا تماشا ہے تماشای مدینہ

فیض قدم شہ سے ضیا پاتی ہے ایسی
خورشید ہو اک ذرۂ صحرای مدینہ

محشر مین ہوا لالہ گلزار شفاعت
جس دل مین پڑا داغ تمنای مدینہ

بازار محبت مین کہان مجھسا خریدار
سر بیچ کے لیتا ہون مین سودای مدینہ

ہر صبح ہے دیدار روضہ حضرت کا تصور
جب آنکھ کھلی کھل گئے درہای مدینہ

فردوس سے وہ روضۂ پرنور ہے بہتر
رضوان سے ہے بڑھکر چمن آرای مدینہ

کثرت مین فرشتون کی صفین ہین صف محشر
ہے شرق سے تا غرب مصلای مدینہ

موسیٰ ہین اگر محو تجلای سر طور
ہے روح مری محو تجلای مدینہ

مالک ہو امیر اس کا مہ مصر سے بہتر
زیبا ہو اگر مصر ہے شیدای مدینہ

اوس روضے پہ ہے گنبد اخضر کا اشتباہ
اوس شمسے پہ ہے مہر منور کا اشتباہ

کرسی در بلند ہے ایسی کہ جسپہ ہے
عالم کو عرش خالق اکبر کا اشتباہ

رفعت سے کسقدر ہو فلک تبہ وہ زمین
ہے جسکے ذرے ذرے پہ اختر کا اشتباہ

کیا خوب پیش روضۂ والا ہے سائبان
ہوتا ہے جبرئیل کے شہپر کا اشتباہ

روضہ نہین ہے غور سے دیکھو تو باغ ہے
زیبا ہے ہر ستون پہ صنوبر کا اشتباہ

کتنے ملک خصال مجاور وہانکے ہین
سلمان کا ہے گمان ابوذر کا اشتباہ

روشن چراغ انکے ہے دو شاخہ مزار پر
ہے آسمان پہ برج دو پیکر کا اشتباہ

شعلہ جو شمع کا ہے وہ اختر سے کم نہین
ہر قمقمی پہ ہے مہ انور کا اشتباہ

جاکر وہان جو دیدۂ زائر پہ آب ہے
اوسپر ہو صاف چشمۂ کوثر کا اشتباہ

ہر آبدار بزم معلےٰ کا ہے خضر — آئینہ دار پہ ہے سکندر کا اشتباہ
باہر نہیں ہیں بزم سے یہ انجم و فلک — اوس پہ سپند اسپہ ہے مجمر کا اشتباہ
در پر جھکے جبین تو ہوا سدرۂ تابناک — ہوا آسمان کو خسرو خاور کا اشتباہ
وہ باغ لطف شاہ ہے جس میں صبا کو ہے — شبنم کے قطرے قطرے پہ گوہر کا اشتباہ

پونہچا ہے سر مرا جو در قیصر تک امیر
مجھپر بھی لوگ کرتے ہیں قیصر کا اشتباہ

فلک ہے بر سر بیداد یا رسول اللہ — بچا تیئے مجھے فریاد یا رسول اللہ
ہیں احتضار میں در پے ہے دین کے ابلیس — یہی تو ہے دم امداد یا رسول اللہ
تمہیں ہو داد رس جملہ انبیای سلف — مجھے بھی تمسے ملے داد یا رسول اللہ
جہاں میں جتنے تھے ناشاد انکو شاد کیا — مجھے بھی کیجیے اب شاد یا رسول اللہ
شتاب رفع ہو ویرانی دل ویران — ہو یہ دیار بھی آباد یا رسول اللہ
عبادتیں ہوں مری آپ کے سبب سے قبول — یہ محنتیں نہوں برباد یا رسول اللہ
گرون کسیکی نظر سے نہ دونوں عالم میں — پڑے نہ مجھپہ یہ افتاد یا رسول اللہ
خدا نے خلق کیا ہے تمہارے ہی خاطر سے — تمام عالم ایجاد یا رسول اللہ
ہر ایک سرو ہے اس بوستان عالم میں — تمہارا بندۂ آزاد یا رسول اللہ
وہی ہے حکم خدا خوب جانتا ہوں میں — جو کچھ ہے آپ کا ارشاد یا رسول اللہ
ہمیشہ آپ کا ہے نام مجکو ورد زبان — ہمیشہ آپ کی ہے یاد یا رسول اللہ

فلک کو منع کرو جان امیر کی بچ جائی
ستا رہا ہے یہ جلاد یا رسول اللہ

رہتی ہے زبان پر صفت شان مدینہ — ہوں مرغ نوا سنج گلستان مدینہ
جنت سے ہے حقیقت میں گلستان مدینہ — طوبای جنان سرو خیابان مدینہ

اللہ نے بخشی ہے جسے شاہی کونین
سلطان مدینہ ہے وہ سلطان مدینہ

زیر قلم شاہ ہے ہر ایک قلمرو
کس ملک میں جاری نہیں فرمان مدینہ

حاصل ہے مجھے زیست میں بھی سایۂ طوبےٰ
بستر ہے تہ نخل بیابان مدینہ

ہے شوق بہت گھر مجھے جنت سے نہیں کم
یارب نظر آئیں کہیں ایوان مدینہ

حوریں ہیں فدا مجھ پہ میں حضرت پہ فدا ہوں
قربان ہیں ملک مجھ پہ میں قربان مدینہ

اے شوق ہو رہبر کہ پہونچ جاؤں میں جلدی
مدت سے مرے دل میں ہے ارمان مدینہ

ہیں دیو و پری تابع فرمان سلیماںؑ
حاکم ہے سلیمان کا سلیمان مدینہ

مہمانوں کے حصے میں وہاں کیوں نہ ہو لذت
ہے حسن ملاحت نمک خوان مدینہ

قالب میں دو عالم کے مدینہ ہو اگر جان
ذات اوس شہ کونین کی ہے جان مدینہ

نغمہ ہے مرا نغمۂ داؤد سے بہتر
سمجھا ہے کہاں مرغ خوش الحان مدینہ

روضہ شہ کونین کا کعبے سے نہیں کم
اللہ کا مہمان ہے مہمان مدینہ

کہتا ہے **امیر** اس لیے عالم مجھے حسّان
ہوں حسن طبیعت سے ثنا خوان مدینہ

ردیف یای تحتانی

قبر گلزار جو حضرت کے قدم سے ہوگی
راہ در پردہ اوسی باغ ارم سے ہوگی

زندہ جب خلق خدا صور کے دم سے ہوگی
رونق اوس بزم کی حضرت کے قدم سے ہوگی

دل سے نکلے گی نہ حضرت کی محبت ہرگز
حور باہر نہ کبھی باغ ارم سے ہوگی

کاتب صنع نے نام اسلیے پہلے لکھا
لوح راضی نہ کسی طرح قلم سے ہوگی

نزع کے وقت کوئی کام نہیں آنے کا
مشکل آسان مری تیرے کرم سے ہوگی

جادۂ عشق نبی ہے دم شمشیر فنا
قطع یہ راہ اگر ہوگی تو ہم سے ہوگی

تذکرے ہوں گے وہاں گر حضرت کے
جب ملاقات نصیب اہل عدم سے ہوگی

ہون وہ زائر کہ زیارت کو سمجھتا ہون نجات | سجدہ اس سنگ مین اہل حرم سے ہوگی
حکم تم دوگے تو توڑے گا مسلمان حجر | نفرت اسقدر جو برہمن کو صنم سے ہوگی
چاہیے فقر مین بھی سنت حضرت پہ عمل | رفع کچھ گرسنگی سنگ شکم سے ہوگی
کھینچ لیجائینگے کسطرح فرشتے سوے نار | خلق لیتی ہوئی حضرت کے علم سے ہوگی
حق نے اسواسطے آراستہ کی بزم حدوث | رونقین اس مین کبھی شمع قدم سے ہوگی

ہون نبی خواہ ولی حشر کے میدان مین امیر
التجا سب کو شہنشاہ امم سے ہوگی

جاتے تھے جب براق پہ حضرت چڑھے ہوے | قدسی پکارتے تھے کہ آگے بڑھے ہوے
جھک جھک کے چوم لیتے ہین جنت کی ڈالیان | کیا بیل بوٹے ہین پاے سمند کے کڑھے ہوے
تعلیم جبرئیل امین تھی براے نام | حضرت وہین سے آئے تھے لکھے پڑھے ہوے
پایا ہے بوسہ نقش کف پا کا خواب مین | ہین اب دماغ عرش برین پر چڑھے ہوے
اے شوق قافلہ جو مدینے کو ہو روان | پاتنگ جرس سے پاؤن ہون آگے بڑھے ہوے
رہرو کو گلشن مدینہ کی راہ مین | تھالے ریاض خلد کے جاری گڑھے ہوے
پلہ جو نیکیون کا گھٹتا ہے تو غم نہین | امت کے دل ہین تیری دولت بڑھے ہوے
اللہ رے شوق پہونچے مدینے مین دن رہے | منزل سے ہم اگرچہ روان دن چڑھے ہوے

حضرت کا علم علم لدنی تھا اے امیر
دیتے تھے قدسیون کو سبق بن پڑھے ہوے

مجھے کچھ خوف عصیان کا نہین ہے | کہ حضرت سا شفیع المذنبین ہے
مزار پاک سے ہے آنکھون سے نزدیک | عجب یہ چشم بینا دوربین ہے
زمین سے ہے آسمان بھی اوسکے آگے | عجب برتر مدینے کی زمین ہے
ہوا ہے نقش جب سے نام حضرت | مرا دل بھی سلیمان کا نگین ہے

گنا ہون سے نہین محشر مین کچھ خوف ۔ کہ حامی رحمۃ للعالمین ہے

بڑی سب کہیے امیر اس مین غزل کیا
ذرا سی بحر چھوٹی سی زمین ہے

غل کرین گے یہ ہین دیکھ کر محشر والے ۔ غول کے غول وہ آتے ہین پیمبر والے
ہوسگئے نامۂ اعمال شفاعت سے سفید ۔ اپنے دفتر لیے بیٹھے رہین دفتر والے
لطف حضرت سے زحل کی ہو سیاہی کافور ۔ قہر مریخ سے شمشیر و سپر دہر والے
حشر مین دین گے یہ ہم ساقی کوثر کو صدا ۔ ایک ساغر ہمین او شیشہ و ساغر والے
دشمن شاہ ابو جہل ہے عاشق ہون اویس ۔ حیف گھر والون سے اچھے رہین باہر والے
ہے جو محبوب خدا ہے وہ ہمارا محبوب ۔ حق تو یہ ہے کہ کہان ہم سے مقدر والے
لگیا سب سے مقدم ہمین جام کوثر ۔ ہاتھ پھیلائے کھڑے رہ گئے کوثر والے
انبیا کب شرف قرب مین تمکو پہنچے ۔ غیر تو غیر رہے دور برابر والے
ق ہوسکے کس سے بیان پنجتن پاک کا وصف ۔ ہین یہی لوگ حقیقت مین پیمبر والے
پھر اعزاز و شرف چرخ سے اوتری جو عبا ۔ یہی دو چار شریک اوسمین ہوے گھر والے
پوچھ حضرت کا وہ کوچہ ہے جہان بیٹھے ہین ۔ سلطنت چھوڑ کے ہو بیٹھے گدا کشور والے
خوف کیا حشر مین امت کے سیہ کارون کو ۔ کہ لپیٹین گے انہین بال وہ گھونگھر والے
دعوت تنگ ہوئی دست مبارک سے فراخ ۔ سیر سب ایک طبق مین ہوئے لشکر والے
آپ ہی کی طرف آخر کو ہے دونون کی رجوع ۔ جو ہین سلمان کی طرف جو ہین ابوذر والے
اور یہ قوت بازوی محمد نے کیا ۔ کہ جسے دیکھ کے ششدر رہے خیبر والے

سینے دیکھا ہے وہ آئینہ رخسار امیر
کیون نہ قسمت کی قسم کھائین سکندر والے

ہے نہی کونسا اوس شاہ عرب سے آگے ۔ پیشوا ہم آپ ہی اس صفت مین ہین سب سے آگے

کیا ہوا آسے رسو لو نہیں جو سب سے پیچھے	نور تو خلق ہوا آپ کا سب سے آگے
دوسری منزل حضرت نہیں سدرہ شوق	دو قدم پر ہی جو ہو چین نہ حلب سے آگے
کیا سخاوت تھی کہ جب حضرت سائل دیکھی	اوٹھ گیا دست کرم دست طلب سے آگے
انبیا کا ہے مرا سا نہ رہ یثرب مین	کیا کرون بڑھ نہیں سکتا ہون ادب سے آگے
شوق کہتا ہی ہر اک گام جو ہونا ہو سو ہو	ہو روان جلد پہونچ جا کہین سب سے آگے

کب کمی شوق سے نے کی راہ مدینہ مین امیر
زائرون مین رہی ہم رحمت رب سے آگے

خاتم الانبیا جناب ہوے	خیل انجم مین آفتاب ہوے
عشق مولا نے کر دیا بیخود	ہم سے مست بے شراب ہوے
ہمنے پایا ہے ولا کا مزہ	جل کے سب مدعی کباب ہوے
بیخودی ایسی دے خدا اسکو	سپیکے سے داخل ثواب ہوے

قطعہ چہار بیت

سب جتنے بھیجے خدا نے پیغمبر	سب سکے سب یون تو لاجواب ہوے
موسیٰ و نوح و عیسیٰ و آدم	ایسے دس پانچ انتخاب ہوے
پایا کتنون نے امتیاز صحف	کچھ نبی صاحب کتاب ہوے
پر محمد کہ ہین حبیب خدا	سب رسولون مین آفتاب ہوے

کیسے اچھے رہے امیر جو لوگ
داخل امت جناب ہوے

چاہیے مجھ پہ عنایت شہ دین تھوڑی سی	دے تجھے قبر کو یثرب مین ہمین تھوڑی سی
آرزو ہے کہ محبت مین تمہاری کٹ جاے	عمر باقی ہے جو ای خسرو دین تھوڑی سی
ہو وصیت کہ کفن مین مرے رکھدین احباب	خاک روضے کی جو ملجاے کہین تھوڑی سی

زعم میں اپنے ہی یہ بات کہ الفت تجھ کی
ہم بہت رکھتے ہیں جبریل امین تھوڑی سی
سنگ در آپ کا ملجای تو سجدے یہ کرون
سو دہ ہو کر مری ہجای جبین تھوڑی سی
سیر تھی نعمت دنیا سے طبیعت ایسی
کہ غذا آپ کی تھی نان جوین تھوڑی سی

طول کیا دون کہ مری طبع یہ کہتی ہے امیر
شعر تھوڑے سے کہو ہے یہ زمین تھوڑی سی

جس روز مدینے کی طرف گھر سے چلیں گے
آنکھوں سے رواں ہونگے کبھی سر سے چلیں گے
وہ ہم نہیں ہیں جائیں جو پیچھے صفت گرد
اوڑتے ہوے بڑھتے ہوے صرصر سے چلیں گے
کمتر مہ و خورشید کلس سے ہیں یہ افلاک
کیا جوڑ ترے روضۂ انور سے چلیں گے
یثرب سے ملک آئیں گو سینے ہیں تا ہند
یثرب کو جو ہم ہند کو کشور سے چلیں گے
حضرت ہوے شافع تو گنہگار سے پہلے
جنت کی طرف وادی محشر سے چلیں گے
کفار کے سر پاؤں پہ لوٹیں گے دم جنگ
کیا چال تری تیغ دو پیکر سے چلیں گے
دہشت سے گھٹے جاتے ہیں دل عیب ہے ایسا
کیا بڑھ کے مخالف صف لشکر سے چلیں گے
ٹوٹیں گے حبابوں کی طرح قلعۂ اہرن
انصار جدھر حکم پیمبر سے چلیں گے
جس روز کھلے گا در میخانۂ الفت
مشتاق ملک جنت و کوثر سے چلیں گے
پیمانوں کو شیشوں کو بلائیں گے جو بیت
آنکھوں سے وہ آئیں گے تو یہ سر سے چلیں گے
حاجت جو کسی کی ترے میخوار کو ہوگی
اشارے نئے اونکے مقدر سے چلیں گے

مرقد میں امیر آئیں نکیرین تو ہم بھی
فقرے جو پرانے ہیں نئے سر سے چلیں گے

جنت ہے در خسرو ذیشان مرے آگے
کہدو کہ نہ لے دون کی قنوٗن سے آگے
پہونچا ہوں جو اوس در پہ تو پائی ہے یہ شوکت
دارا کو نہیں رتبہ دربان مرے آگے
حضرت کی عنایت تو وہ دی ہے مجھے قوت
ہے زال سے کم رستم دستان مرے آگے

شاہی ہی مجھے کوچۂ حضرت کی گدائی — کیا مال ہے گنجینۂ سلطان مری آگے
ہوتی ہے جو ہمراہی یثرب تو ادب ہے — پہ چلتے نہین رستے مین سلیمان مری آگے
ابرو و رخ شہ کو سمجھتا ہون مین ایمان — مومن ہون یہ کعبہ ہی وہ قرآن مری آگے
فیض شہ والا نے وہ بخشی ہے قناعت — ہین کاسہ بکف قیصر و خاقان مری آگے
وہ سیر طبیعت ہون کہ پتھر سی ہین کمتر — دُرِّ عدن و لعل بدخشان مری آگے
رستے مین کیا شوق زیارت نے یہ اندھا — ہو چاہ تو ہی چاہ زنخدان مری آگے
سدِّ رہ حضرت نہین کوئی ہو مصیبت — آندھی ہے نہ کچھ چیز نہ باران مری آگے
حایل ہو جو دریا بھی تو شبنم کی ہی اک بوند — قطرے سے ہی کم نوح کا طوفان مری آگے
صدمہ جو ذرا پیاس کا ہو دوڑ کے آتے — ظلمات سے خود چشمۂ حیوان مری آگے
شدت ہو اگر بھوک کی جنت سی فرشتے — لاتین طبق نعمت الوان مری آگے
اندیشہ نہین راہ مین کچھ بہر حفاظت — پیچھے ہین خضر موسی عمران مری آگے
ہر گام مین ہون روضۂ اقدس کے قرین مین — ہر وقت ہے وہ کعبۂ ایمان مری آگے
حضرت کی شفاعت ہی تو ہی ظلمت عصیان — دم بھر صفت دود پریشان مری آگے
لیجا تو حضور شہ ذیجاہ فرشتو — لاؤ نہ مرا نامۂ عصیان مری آگے
پیچھے ہو سے حضرت کی سب اصحاب ہین موجود — ہین راہنما بوذر و سلمان مری آگے

اوصاف علی سے امیر ایسی ہے الحاق
ہین مرغ چمن سر بگریبان مری آگے

ناجی ہو کیون نہ حشر مین امت رسول کی — حضرت نے کی دعا تو خدا نے قبول کی
جاری عجب نہین جو بہا انگلیون سے آب — بحر کرم تھی ذات جناب رسول کی
وہ ابر رحمت کہ طراوت اوسی سے ہے — ایک ایک برگ نخل کی ایک ایک پھول کی
غم مین شریک یوسف و یعقوب کے ہوے — ان کے سوا بھی لی نہ خبر کس ملول کی

کافی ہے یہ ثنا کہ حبیب خدا تھے وہ
مریم سے آسیہ سے کسی طرح کم نہ تھی
کہتی ہے صاف عقل کہ ایسا نہیں خدا
بوجہل پھر کے آپ سے سرسبز کب ہوا

حاجت نہیں ہے مدحت مولا میں طول کی
فضہ کنیز تھی جو جناب بتول کی
بہتان ہے اتحاد کا تہمت حلول کی
طوبی سے سرکشی نچلی کچھ ببول کی

دل کو تصور رخ حضرت بندھا امیر
بند آنکھ کی تو ہمنے زیارت حصول کی

آتے تھے یوں ملائکہ حضرت کے سامنے
قطرہ ہے بحر آپ کی ہمت کے سامنے
کیا مرتبہ ہے مہر سلیمان ہو خط رد
جتنے جری تھے خندق و بدر و حنین کے
بھنکتے تھے دل کہ نعرۂ قرنا تھا نفخ صور
چلاکے بولتے کا وہاں حکم حق نہیں
چاہے جسے وہ دولت کونین بخش دے
ہو سامنا اجل کا تو سیر ہیں یا خدا
عاشق نبی کا ہوں گل و شبنم ہیں اشک و داغ
چڑھتی تھی منہ جو بیادبی سے زبان دراز
ممکن نہیں کوں ہیں نبی کی ادا میں
اندھا کیا ہو شوق نے دریا ہو یا کنواں

جیسے فقیر صاحب دولت کے سامنے
ذرہ ہے مہر مہر و مروت کے سامنے
ختم رسل کی مہر نبوت کے سامنے
سب مردہ دل تھے آپ کی جرات کے سامنے
رہتے تھے کافروں کو قیامت کے سامنے
کاٹوں زبان کٹی ہو جو حضرت کے سامنے
یہ بات کیا ہے اسکی سخاوت کے سامنے
مرقد بنے تو شاہ کی تربت کے سامنے
کوثر کے روبرو کہوں جنت کے سامنے
کھاتے تھے منہ کی تیغ شجاعت کے سامنے
ہر چند سیکڑوں ہیں قیامت کے سامنے
کچھ سوجھتا نہیں ہے محبت کے سامنے

مشکل نہیں ہے خشکی دامان تر امیر
اوس آفتاب مہر و مروت کے سامنے

یادش بخیر جو کوئی رات گذر جائیگی
بہت اچھی مری اوقات گذر جائیگی

دیر ہوتی ہے زیارت میں تو کہتا ہے دل
عمر اسی طرح سے ہیہات گذر جائیگی

ہوگا اللہ کا فرمان بھی موافق اوسکے
آپ کے ذہن میں جو بات گذر جائیگی

صلہ ہر شعر کا حضرت سے عطا ہوگا ضرور
جب نظر سے یہ مناجات گذر جائیگی

جسطرح ہوگا رواں ہونگا مدینہ کیطرف
اے امیر اب کی جو برسات گذر جائیگی

سوے یثرب بن کے ہم زائر چلے
سکی جا ہے دن اپنے پھر چلے

راہ حضرت کا ہے ایسا اشتیاق
پاؤں تھک جائیں تو اپنا سر چلے

یارسول اللہ جلدی آئیے
لشکر اندوہ میں ہم گھر چلے

نخل دلمیں سے گنا ہونکے جو برگ
حب حضرت کی ہوا سے گر چلے

کیا میسر اون کو ہوتی راہ راست
چال ہر کب آپ کی کافر چلے

پھر رسائی کی رسا تقدیر نے
پھر مدینے ہو کے ہم زائر چلے

شوق دل نے کی دوبارہ رہبری
آ گئے بھی ہو آئے تھے اب پھر چلے

راہ حضرت میں میں اوڑتا ہوں امیر
اوڑ کے کیا جیسے کوئی طائر چلے

گھر خوشی سے رہ خالق میں لٹانیوالے
چند صابر تھے محمد کے گھرانیوالے

بیٹھنے پائے نہ گھر میں بھی مگر تنگ کیا
ایسے ہوتے ہیں مصیبت کو اوٹھانیوالے

اونکے پیرو جو ہوئے وہ سر منزل پہونچے
رہ گئے وہ جو تھے راہ پر آنے والے

لکھ گئے اپنی کتابوں میں نبوت کے نشان
علما موسیٰ و عیسیٰ کے زمانے والے

گنج پرویز کے جانب جو ہوا اللہ کا گذر
کنجیاں لائے تھے نذر خزانے والے

کربلا میں جو ہوے کور دل اکجا لاکھوں
یہ دلاور تھے کوئی آنکھ چرانے والے

بھوک میں پیاس میں اکلا ایک ہزاروں سے لڑا
کیا بہادر تھے محمد کے گھرانے والے

حیف صد حیف رہے خود لب دریا پیاسا — حشر میں چشمۂ کوثر کے لٹانے والے
کیسے پچتائیں گے دوزخ میں جلیں گے جس دم — خیمۂ آل محمد کے جلانے والے
جلوۂ نور خدائی بھی کوئی چھپتا ہے — کیسے کیسے ہوئے نادم نہ چھپانے والے
آج تک نقش شریعت نہ مٹا پر نہ مٹا — مٹ گئے آپ ہی جتنے تھے مٹانے والے

تو بھی راہی ہو مدینے کی طرف جلد امیر
غول کے غول چلے جاتے ہیں جانے والے

کبھی جو دیدۂ دل میں فضا مدینے کی — نسیم خلد کو سمجھا ہوا مدینے کی
ہر ایک چیز ہے کیا خوشنما مدینے کی — پری کی شکل ہے مردم گیا مدینے کی
خزانہ معرفت حق کا دفن ہے اس میں — خدا کا گنج ہے دولت سرا مدینے کی
دماغ بوئے حبیب خدا کا ہے مشتاق — ادھر بھی آئے الٰہی ہوا مدینے کی
خدا کی راہ جسے اہل دل سمجھتے ہیں — وہ راہ راست ہے مکے کی یا مدینے کی
حسن کو سبز تو رنگت ملی حسین کو سرخ — بٹی نواسوں میں کیسی حنا مدینے کی
کہو کریں ملک الموت نزع میں نرمی — وگرنہ گرم ہے دارالقضا مدینے کی
جدا ہو دل مرے سینے سے کچھ نہیں پروا — پر آرزو نہ ہو دل سے جدا مدینے کی
تمام جرم و معاصی کے ہوں مرض زائل — ملے ذرا بھی جو خاک شفا مدینے کی
مقدم آپ کا ہے نور سارے عالم پر — ہوئی ہے عرش سے پہلے بنا مدینے کی
جو زائر آئیں یہاں بھی ان بہشت میں داخل — خدا کے گھر سے ہے بہتر التجا مدینے کی
ہمیشہ کلک تصور سے صفحۂ دل پر — شبیہیں کھینچتے ہیں انبیا مدینے کی

کمال ہند میں دل تنگ ہو رہا ہے امیر
دکھا دے وسعت الٰہی یا خدا مدینے کی

کافر ہوئے جو اس شہ ذیشان سے پھر گئے — برگشتہ بخت قبلۂ ایمان سے پھر گئے

ٹلتی ہے نام پاک سے آتی ہوئی بلا
اکثر نکل کے شیر نیستان سی پھر گئے

کافی اشارہ قتل عدو کے لیے ہوا
خنجر گلون پہ جنبش مژگان سی پھر گئے

برگشتگی کا حال کھلا اہل کفر پر
پیچھے جو دور گنبد گردان سی پھر گیے

غالب ہوا یہ رعب نبوّت دم نبرد
آئے بھی پہلوان تو میدان سی پھر گیے

اصحاب گو قلیل مخالف کثیر تھے
مُنہ سبکے لشکر شہ ذیشان سی پھر گیے

مارا چمک کے ذروں نے میدان دم نبرد
کیا دن طلوع مہر درخشان سی پھر گیے

ٹھہرے مقابلے پہ نہ اہل مباہلہ
بد عہد کیسے قول سے پیمان سی پھر گیے

آسودہ دل ہوا نہ زیارت سے ای امیر
سو بار آئے شوق فراوان سے پھر گیے

غزل در شان جناب سید الشہدا علیہ السلام

جو کربلا مین شاہ شہیدان سی پھر گیے
کعبے سے منحرف ہوئے قرآن سی پھر گیے

نصرانیون نے حضرت عیسی سے کی دغا
گویا یہود موسی عمران سی پھر گیے

امت کے سرکشون نے کی نوح سی دغا
کیا دو سیاہ دیو سلیمان سی پھر گیے

کافر ہوئے کہ کعبہ دین کو کیا خراب
مرتد ہوئے کہ قبلہ ایمان سی پھر گیے

مطلق کیا نہ پاس خدا و رسول کا
کیسے فریب بازی شیطان سی پھر گیے

ہر چند تنہا مقابلہ لاکھو نکا ایک سے
منہ سب کے تیغ شاہ شہیدان سی پھر گیے

آئے مدد کے واسطے جن و ملک مگر
انکا ر بادشاہ غریبان سی پھر گیے

دیندار تھے جو لوگ وہ شہ پر فدا ہوے
بیدین جو تھے وہ دین مسلمان سی پھر گیے

ثابت قدم جو تھے وہ رہے کربلا مین ساتھ
سست اعتقاد سستی ایمان سی پھر گیے

حجت تمام شاہ نبی کی لاکھ ای امیر
کچھ بھی سنا نہ ایسے وہ ایمان سی پھر گیے

دل کبھی قصد زیارت مین جو دم لیتا ہی
چل کھڑی ہونیکی شوق اوس سی قسم لیتا ہی

جو مدینے سی رہ ملک عدم لیتا ہے
کب ٹھہرتا ہی کہین خلد مین دم لیتا ہی

قصد ہستی کا جو کرتا بھی ہی ہمسر اوسکا
راستی ہی سے وہ پھر راہ عدم لیتا ہی

جسکو ملتا ہی مئی الفت حضرت کا مزا
پھر وہ کوثر کو نہین ساغر جم لیتا ہی

گھر سے چلتا ہے مدینے کی طرف جو زائر
ہر قدم بڑھ کے ثواب اوسکے قدم لیتا ہی

حکم دیتی ہین جو حضرت تو برہمن کیسا
اوٹھ کو بتخانے سی بیت الحرم لیتا ہی

مین بھی ہون سبط محمدؐ کے عزادارو غمین
تعزیہ رکھتا ہی دل نالہ علم لیتا ہی

کیون نہ سمجھیگا وہ طاعت مین کسیکی محنت
مول شداد سی جو باغ ارم لیتا ہی

طی ہو کسطرح سی میدان صفت حضرت کا
ٹھوکرین راہ مین رہوار قلم لیتا ہی

ہین ترے دور مین خونریز یہانتک خائف
کہ لہو پیر کا فصاد بھی کم لیتا ہے

مدح حضرتؐ سی ملا ہی مجھے رتبہ یہ امیر
نام تعظیم سے حسانؑ عجم لیتا ہے

بن آئی تیری شفاعت سی روسیاہونکی
کہ فرد داخل دفتر ہوئی گناہون کی

ترے فقیر دکھائین جو مرتبہ اپنا
نظر سی اوترے چڑھے بارگاہ شاہون کی

ثواب جملہ عبادت کا ہے زیارت مین
یہ ایک آہ ہے ایدل ہزار راہون کی

نہین ہی گرد و نواح مدینہ نخلستان
قطار ہی یہ ترے عاشقون کی آہون کی

ذرا بھی چشم کرم ہو تو لے اوڑین حورین
سمجھ کے سرمہ سیاہی مری گناہون کی

نظارہ کرکے رخ پاک کا جو پھرتی ہین
بلائین لیتی ہین آنکھین مری نگاہون کی

خوشا نصیب جو تیری گلی مین دفن ہوے
جنان مین روحین ہین اون مغفرت پناہون کی

فرشتے کرتے ہین دامان لف حور سی صاف
جو گرد پڑتی ہی اوس روضے پر کلاہون کی

یقین ہی چشم در خلد کی بہین پلکین
ترے کرم سے صفین ہم سی روسیاہون کی

کہیگی آکے شفاعت تری خریداری
کھلین گی حشر مین جب گٹھریان گناہون کی

مین ناتوان ہون پہونچونگا آپ تک کیونکر
کہ بھیڑ ہوگی قیامت مین عذرخواہون کی

نگاہ لطف ہی لازم کہ دور ہو یہ مرض
دبا رہی ہے سیاہی مجھے گناہون کی

خدا کریم محمد شفیع روز جزا
امیر کیا ہے حقیقت مری گناہون کی

اعجاز مصطفی سے تھے ہر بار کیسی کیسے
اسپر تھے منکرونکو انکار کیسی کیسے

فرمان ہوا تو بولے مٹھی مین سنگریزے
ایما ہوا تو دوڑے اشجار کیسی کیسے

اندھون کو دی بصیرت مردے بہت جلائے
اچھے کیے نبی نے بیمار کیسی کیسے

تدبیر کا تھا ناخن شمشیر سے زیادہ
کھولے جری نے عقدے دشوار کیسی کیسے

کچھ بھی چلی نہ ایسی دل ہو گئے شکستہ
ہرچند تھی بتونکو پندار کیسی کیسے

پامال روز ہیجا کیا کیا ہوے نہ سرکش
لوٹے لہو مین اپنے خونخوار کیسی کیسے

کیا کفر کو مٹایا توڑے صنم کدے وہ
ناقوس کیسی کیسے زنار کیسی کیسے

تائید کی خدا نے غلبہ انہین کو بخشا
دبکر ہوے مسلمان کفار کیسی کیسے

سچ ہی کہ تھے دلاور اصحاب شاہ کیا کیا
الحق کہ تھے بہادر انصار کیسی کیسے

لیتے تھے مول جنت سر بیچتے تھے اپنا
غازی جری مجاہد دیندار کیسی کیسے

وقت غضب جب آیا دریا مین خاک اوڑائی
جنگل کیے عطا سے گلزار کیسی کیسے

یہ بھی امیر فیض توصیف مصطفی ہے
طبع رسا سے ٹپکے اشعار کیسی کیسے

بیت خدا شرف مین ہی تربت رسول کی
کچھ کم نہین ہی حج سے زیارت رسول کی

منکر ہے جو نبی کا وہ منکر خدا کا ہی
توحید ہی خدا کی نبوت رسول کی

اونکے کرم سے داخل اسلام ہم ہوے
دولت ملی یہ ہمکو بدولت رسول کی

امت کا ذکر کیا ہے یہ بندے ہین آپکے | واجب ہے انبیا پہ محبت رسول کی
نفسی سے امتی سے یہ ثابت ہوا ہمین | امت ہر اک نبی کی ہے امت رسول کی
ہوتا نہ کوئی عرصۂ محشر مین رستگار | ہوتی جو درمیان نہ شفاعت رسول کی
پڑھتے ہین پانچ وقت نمازین جو اہل دین | بجتی ہے پانچ وقت یہ نوبت رسول کی
ظاہر ہے بعد شاہ کے کوئی نبی نہین | جاری ہے تا بحشر شریعت رسول کی

ق

پنہان نہین ہے مرتبہ قرآن و آل کا | وہ حجت خدا ہے یہ حجت رسول کی
خاین ہے جو نجات کہان اوسکی روز حشر | امت کے ہے سپرد امانت رسول کی
…تے تھے سامنے تو لرزتے تھے دست و پا | غالب تھی کافرون پہ ہیبت رسول کی
…نہا تھے آپ سارا زمانہ پھرا ہوا | جرات تھی واہ کیا دم بعثت رسول کی
…رفیق راہبر ہوئی اوسکی خضر کی طرح | کی اختیار جسنے رفاقت رسول کی
…چند مین قبضہ شرق سے تا غرب کر لیا | تھی کہکشان کہ تیغ شجاعت رسول کی
…یمان لاتے جاتے ہین اب بھی ہزارہا | تقسیم ہوتی رہتی ہے دولت رسول کی
…ن و مکان ہون ہم و یہ ہم جہان تباہ | ضامن نہو جو آج بھی جنت رسول کی
…یلی ہے دو جہان مین شریعت کی روشنی | قندیل در ہے شمع ہدایت رسول کی
…ن سے سوا ہے کون سی دولت جہان مین | یارب نصیب سبکو زیارت رسول کی

مفتاح باب خلد جسے کہتے ہین امیر
الفت رسول کی ہے وہ الفت رسول کی

…رہ بھی جانب لحد مصطفیٰ چلے | یثرب کو ہند سے جو کوئی قافلہ چلے
…ب خلق سوئے روضۂ شاہ ہدا چلے | باغ جہان مین ایسی الٰہی ہوا چلے
…ملک کہ دل سے شوق زیارت ہو شاہ کا | آئے بہار ساتھ وہ یثرب چلا چلے
…ہا ہے زنگ قافلہ دین سے یہ صدا | کافر ہماری ساتھ نہ آئے جدا چلے

باندھی کمر سفر کا سرانجام ہے درست
اب دیر کیا ہے صبح چلو یا مسا چلے

یہ راہ مغفرت ہی یہ ہے جادۂ ثواب
جاتے ہین ہم اودہر کو جدہر انبیا چلے

گھر سے ہی قصد روضۂ پرنور کی طرف
زندان سے جانب چمن دلکشا چلے

شدت اگر ہو آپ کے زائر پہ پیاس کی
خود لے کے خضرؑ ساغر آب بقا چلے

گھبرا جو رہنوردون سے تو عیسیٰؑ بے مدد
چوتھے فلک سے ہاتہ مین لیکر عصا چلے

دشمن ضعیف آپکے احباب ہین قوی
جو کاہ زیر کوہ ہو زور اوسکا کیا چلے

دیکھے عدو تمھین نگہ بد سے کیا مجال
گردن پہ سر اوٹھاتی ہی تیغ قضا چلے

امید ہی یہ آپ کی مستون کو روز حشر
کوثر پہ جام بادۂ حب و لا سے چلے

حضرت ہی بخشوائین گر سب امتین امیر
شافع نہو تو کام شفاعت کا کیا چلے

وہ بزم خاص جو دربار عام ہو جائے
امید ہے کہ ہمارا اسلام ہو جائے

ادہر بھی اک نگہ لطف عام ہو جائے
کہ عاشقون مین ہمارا بھی نام ہو جائے

تری غلام کی شوکت جو دیکہ لے محمود
ابھی ایاز کی صورت غلام ہو جائے

مین قائل آپ کی وضع کا ہون قائل طور
کلیمؑ سے نہ کسیدن کلام ہو جائے

مدینہ جاؤن پھر آؤن دوبارہ پھر جاؤن
تمام عمر اسی مین تمام ہو جائے

ثنای زلف و رخ شاہ کا ہی شوق ایسا
کہ بیٹھون صبح سے لکھنی تو شام ہو جائے

وہ نشہ ہی الفت کا کیا رہے خالی
جسے کہ عادت شرب مدام ہو جائے

جو بہر قتل عدو آپ آستین اولٹین
یقین ہی تیغ قضا بی نیام ہو جائے

بلائیے اسے محشر مین حوض کوثر پر
کہ سیر آپ کا یہ تشنہ کام ہو جائے

شکستہ لاکہ ہو دل بادۂ ولا نہ گرے
یہ شیشہ ٹوٹ بھی جائے تو جام ہو جائے

بلاؤ جلد مدینے مین سے امیر کو خوف
کہین نہ عمر دوروزہ تمام ہو جائے

محمد ہین ہمکو سزا تی گناہ کیا ہوگی
وہ نا خدا ہے تو کشتی تباہ کیا ہوگی

کھلی جو آنکھ ہماری وہ سرو قد دیکھا
بلند اس سے زیادہ نگاہ کیا ہوگی

پہونچ ہی جائینگے یثرب ہین ہین جو تیز قدم
ہوا کو سختی رہ سنگ راہ کیا ہوگی

مقابل آپ کے یوسف کو کون پوچھیگا
کنار بحر روان قدر چاہ کیا ہوگی

رہیگا خلق مین جاری اگر نہ آپکا فیض
شکستہ حال سے خلقت رفاہ کیا ہوگی

نکی جو تیز روی ہنسنے راہ میں سر بستیا
ہمارے پاون کی ٹھوکر گاہ کیا ہوگی

خدا نے آپ کو پیدا کیا سمجھکے یہ بات
رفاہ خلق کی بی بادشاہ کیا ہوگی

ہوا نہ فائز دیدار اگر یہ پیر فلک
تو پھر یہ عینک خورشید و ماہ کیا ہوگی

سپر نہ حشر مین جنکی ہوئی حفاظت شاہ
اونہین جحیم سے حاصل پناہ کیا ہوگی

جو روئی ہین غم شہ مین وہ ہین گناہ سحاب
برس چکی ہی جو بدلی سیاہ کیا ہوگی

نظر سے آپ کی اوتری ہوئی ہین جو مجرم
جنان مین اونکی چڑہی بارگاہ کیا ہوگی

شفاعت اونکی ہے جو قابل شفاعت ہین
جو سر ہی تن پہ نہوگا کلاہ کیا ہوگی

بغیر شوق زیارت نصیب حج تی ہے کب
عطش نہوگی تو پانی کی چاہ کیا ہوگی

کبھی نہ حشر مین سرسبز ہونگے زاہد خشک
زمین تفتہ سے پیدا گیاہ کیا ہوگی

امیر چشتی مضمون سے ہوا امید ثواب
کہی جو سست غزل واہ واہ کیا ہوگی

مال آپ پر تصدق جان آپ پر سی صدقی
آنکھون سی سر ہی قربان آنکھین سر سی صدقے

کہتے ہین گرد عارض باہم یہ دونون گیسو
ہین ہون اوہر سی قربان تم ہو اودہر سی صدقی

بولے ملک جو آدم نازان ہوسے ولا
تم آج ہو فدا تی ہم پیشتر سی صدقی

کہتا ہی مہر مہ سی رخ دیکھنے کا
تو شام سی ہو قربان مین صبح سحر سی صدقی

ناف زمین ہی جسکا مانند کعبہ روضہ
شرقی ادہر سی قربان غربی اودہر سی صدقی

ٹکروں سے پل گئے سب جتنے تھے اہل حاجت	شاہ و گدا نے پائے حضرت کے در سے صدقے

جو مال امیر کا ہے مالک ہیں آپ اوسکے
دل آپ پر سے قربان جان آپ پر سے صدقے

زبان ہے منہ میں خشک ایسی ہیبت طاقت تکلم کی	نہیں بھی کوئی ساقی میر کوثر خیر امم کی
پسند آتا ہے کتنا مسکرانا غنچۂ گل کا	شباہت دل کو یاد آتی ہے حضرت کے تبسم کی
نہ ہے رحمت جو گرمی مہر محشر کی ہوتی غالب	سیہ کاروں کے سر پر چھا گئی بدلی ترحم کی
کہ دتر دامنوں کو پاک دامن جنبش لب سے	ادھر بھی موج آجاتی کوئی رحمت کے قلزم کی
مگر میری طرح ہے انتظار شاہ انکو بھی	سپید آنکھیں نظر آتی ہیں گردوں پر جو انجم کی
وہ عاشق ہوں کہ ہے جسدم گلستاں میں طفلی میں	پسند آتی نہایت ہے حکایت باب پنجم کی
کہیں نسبت مسیحا سے ہے برتر اوس مسیحا کا	بلندی عرش کی آگے ہے کیا چرخ چہارم کی
ملی بحر سخن کو مدحت حضرت سے یہ وسعت	کہ موجیں ہیں دریا کی ہیں جلدیں ہفت قلزم کی
ترے منکر کو مردہ کو جلاتا ہو نہیں سکتا	گرہ ہو جاتی ہے حلقوم عیسیٰ میں صدا قم کی
بڑے وہی ہیں جنکو ہے تری معراج میں شبہہ	نہیں ہے پاس لقمان کے دوا اونکے توہم کی
غذا ہی نان جو اسواسطے شہ کو پسند آئی	حقیقت جانتے تھے آدم و حوا بھی گندم کی
ہے خود جلوہ آرا بوریائی فقر پر حضرت	ہزاروں کو عطا کیں مسندیں سنجاب و قاقم کی

جو حضرت ناخدا ہیں بحر طوفان خیز محشر میں
امیر اپنے سفینے کو نہیں دہشت تلاطم کی

در شہ پر اجل آئی کاش میسر ہوتی	میری تربت بھی شہیدوں کے برابر ہوتی
تھی جو اک برق سر طور نمائش منظور	آکے قندیل در روضۂ انور ہوتی
جلوۂ نور ترا پیش نظر تھا دم نزع	جسم خاکی سے جدا روح نکیونکر ہوتی
راستہ کوئی مدینے کا بتاتا مجھکو	طپش دل نہ خضر بنکی جو رہبر ہوتی

ہو ترے پیرہن پاک کی حسرت جسکو
ورنہ کیون نکہت گل جامی سی باہر ہوتی

مہر کر مجھکو نکیرین سے درپیش ہے آج
آپ تشریف جو لاتی تو مہم سر ہوتی

گرمی مہر قیامت سی نہ جی گھبراتا
سایہ افگن جو تری زلف معنبر ہوتی

زرد رو تجھسے کیا مجھکو سیہ کاری نے
کیون نہ آنکھ اشک ندامت سے مری تر ہوتی

خاک کچھ بھی تری کوچی کی جو ہوتی شامل
روح پھر قالب خاکی مین نہ مضطر ہوتی

روضہ پاک کی خاک آنکھ نصیب ہاہین امیر
کاش جاروب کشی وان کی میسر ہوتی

جو نگاہ خسرو عالی مکان سی گر پڑے
لاکھ سرکش ہو زمین پر آسمان سی گر پڑی

اشک دامن پر گرا مژگان دشمن سی تو یون
صحن مین جیسی کوئی بام مکان سی گر پڑی

آئی جب دنیا مین حضرت دیر مین جتنی تھی بت
منہ کے بل سب خجلت شاہ انس و جان سی گر پڑی

رعب سی میلاد کی جب کانپ اوٹھی نوشیروان
کیون نہ ایوان ہیبت شاہ زمان سی گر پڑی

لطف حضرت نے یہ باندھی باغ عالم مین ہوا
دوستدارون کی نہ برگ خزان سی گر پڑی

جو پھرا ہی آپ سی اوسکو کہان رفعت نصیب
بام پر چڑھنے لگے تو نردبان سی گر پڑی

آنکھ اوٹھا کر بام عالی کو لگے جب دیکھنی
مہر کی دستار فرق آسمان سی گر پڑی

گنبد مرقد پہ چڑھنے کا کری کیوان جو قصد
بام تک جانی نپائی درمیان سی گر پڑی

ق

آپ کی آمد جو ہو میدان مین چھائی پر رعب
گرز دست پہلوان سیستان سی گر پڑی

مردمک آنکھون سی دل پہلو سی پہلو سے جگر
جان ہو تن سی جدا مغز استخوان سی گر پڑی

ہو نگاہ قہر حضرت کی اگر اوسکی طرف
تاج رفعت کیون نہ فرق فرقدان سی گر پڑی

ق

آپ کی رحلت کی پونہچی آسمان پر جب خبر
اشک ماتم دیدۂ روحانیان سی گر پڑے

وحشیون نے خاک پنچونسی اوڑائی دشت مین
ساری طائر اپنی اپنی آشیان سی گر پڑے

چھا گئی بالکل ریاض دہر مین افسردگی
خاک پر برگ و ثمر باد خزان سی گر پڑے